[illegible] و بہ سرپرستی اعلیٰحضرت حضور پرنور نظام [illegible] عثمان علی خاں [illegible] خلد اللہ ملکہ

من عشق وعف ثم مات فهو شهيد

خطاب این کتاب عاشق بسر

دولرانی خضر خاں را ندر دہر

مثنوی

دولرانی خضر خاں

حضرت امیر خسرو دہلوی رح

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب سالم انصاری

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی

مطبع انسٹی ٹیوٹ علیگڈھ میں طبع ہوئی

۱۳۳۶ھ
۱۹۱۷ء

انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت
اعلیحضرت بندگان عالی متعالی ہز ہائنس آصفجاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر سر عثمان علی خان بہادر
فتح جنگ جی سی ایس آئی، جی سی بی خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ و ادام اقبالہ کے نام نامی و اسم
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

فہرستِ مضامین

صفحہ

مقدمہ

صفحہ

صفحہ

متن

صفحہ

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

مقدّمہ

مثنوی دولرانی خضرخاں جو حضرت امیرخسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ مشہور ہوگئی ہے اُس کی تصحیح و تنقیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت حوصلہ شکن اور صبر آزما مشکلات اس دشوارگزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوندتعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل و کرم اور اُسی کی تائید و توفیق سے یہ کام اختتام کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ و تمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب و تصحیح کلیاتِ خسروی کا کام اس قدر مہتم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

ومسلم الثبوت علما و اُدبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمربستہ ہوتی اور ملک کے علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شور و فتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں پر مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم و فنون کی تباہی، کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل در نقل ہو کر بالکل مسخ ہو گیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نا اہل مصححوں کے تصرفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہے۔

ہر گز از چنگیز خاں بر عالم صورت نرفت
آں ستم کز کاتباں بر اہل معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش و جستجو کے جو عالیجناب نواب صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دو صدی سے اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدان بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلما مولانا شبلی نعمانی، خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی، مولانا عبدالغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم و فضل کے آفتاب

و ماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہو گئے
اور اس قحط الرّجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہے تنزل کی
یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار ہیچمیرز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیسا کہ
حضرت امیر خسرو نے فرمایا ہے ؎

چو روا اندر غروب آورد خورشید | زند سیارہ لاف ملک جاوید
چو شب سیارہ شد در ابر تاباب | چراغ دشت گردد کرم شب تاب
چو شمع ماہ را کم شد زبانہ | بخورشیدی نشیند شمع خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے
نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتب ہوا ہے۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سر سیّد مرحوم و مغفور
کا نقل کرایا ہوا ہے اور اچھا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی
نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں
صدی کا لکھا ہوا تھا) دفتر نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچکر وہاں کے
تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمد صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی
میں نہایت قابل شخص ہیں اور شاہیر شعراء عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس
مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب ممدوح کا حصّہ اس مقابلہ میں سوائے
شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرأت رہا ہے۔ جناب حافظ احمد علی خاں صاحب شوق
سپرنٹنڈنٹ کارخانجات و اعلیٰ افسر کتب خانہ کی عنایت خاص و اجازت سے منشی صاحب

ممدوح کی معیت کی عزت مجھکو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی ر۱ و ر۲ تو صحت کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی ر۳ اچھا تھا۔ یہ نسخہ نہایت پیچدار خط شفیعا میں لکھا ہوا ہی۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اُس پر طرّہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پیوندکار تھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خاتمہ پر کاتب نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص بہ عاشق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہی اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاد بندہ تصرفات[1] بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں حواشی بھی لکھے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خاتمہ کے آخر میں لکھا ہی: "در مقابلہ ایں بسیار محنتہا کشیدم تا بر وفقِ دلخواہ تصحیح کردم" انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے نسخہ سے بھی جس کا اصطلاحی نام حج ہی اور نیز مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخہ سے بھی جو حال میں خریدا گیا تھا اور جس کا نام ع۲ ہی مقابلہ میں وقتاً فوقتاً مدد لی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھکو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے صفحے

---

[1] مثلاً اس شعر میں

به بیماری که بیکس مُرد و بدحال بداں موری که در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مور کے لفظ کور بنا کر اپنی دانست میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہی۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ بیمار کے مقابلہ میں کور کا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہی۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزا سے بھی تناسب قایم کر دیتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہی۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہی جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہی اور مار و مور کا تقابل بالکل عام

مسودے کے درست کرکے اور اُن کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کر دئیے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۹۱ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصّہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جاسکے ہیں جو مندرجۂ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۹۱ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پُروفوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہوگا۔

بانکی پور پہنچکر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحبؒ جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لایق فایق اور ہر دلعزیز معلّم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھکو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمد خاں گورنر صوبۂ گجرات کی فرمایش سے ۹۹۵ھ میں بمقام احمد آباد تیار ہوا اور میر محمد شریف وقوعی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیسا کہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:۔

حسب فرمودۂ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین احمد خان الحسنی ارقاہ اللہ علی مدارج العز والعلےٰ واوصل عوائدہ فوائدہ الی اہل الصداقۃ والولا در بلدۂ طیبہ احمد آباد بتاریخ ۲۸ شہر ذیحجہ ۹۹۵ھ باتمام رسیدہ مقابلہ این نسخہ شریفہ حسب الامر نواب مستطاب نامدار عالم مدار عدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جاہ و جلال اختر فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال اشفاقہ و احسانہ علی مفارق المسلمین

الیٰ یوم آلا مال درخدمت سیادت ونقابت وشرافت انتباہ فضیلت دستگاہ فصاحت وبلاغت شعار میر محمد شریف وقوعی باتمام رسید سابع[1] عشر شہر سنہ مذکورہ۔ وانا الآنس بمولاہ الآیس عما سواہ حسین بن علی الحسینی"

لیکن افسوس ہے کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش لائبریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھکر جو خوش آیندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں سخت مایوسی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلوم ہوتے ہیں لیکن آخر میں تو تغلیط کی نوبت پہنچ گئی ہے۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام لش ہے امپیریل لائبریری میں ہے یہ نہایت ناقص اور غلط ہے۔ دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہیں ایک کا نام ک ہے یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوشخط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی ہے دوسرا نسخہ جس کا نام ک ہے کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہے البتہ اس کی صحت جیسا کہ حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کسی قابل شخص نے کی ہے۔ حواشی بھی کہیں کہیں لکھے ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن مشتبہ اشعار کو نہایت تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام ح[2] ہے

---

[1] یہ لفظ اصل میں مشکوک ہے بظاہر سابع معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ تاسع ہو

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام د ہے ان میں سے بھی حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اوّل الذکر میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جابجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشہاد کے نقل کیے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہو گی مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھ سے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں، سیرت میں، خط میں، زمانۂ کتابت میں مختلف ہیں لیکن جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور نہ صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جوہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصححوں کے تصرفات سے زمانۂ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

مجھکو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہو گیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسلٍ اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

مثنوی کا نام اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ ہے یورپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہے اکثر مورخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشقیہ، عاشقیہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہے۔ محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو اس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ د میں کتاب کا نام سرورق پر صحیفۂ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوان کتاب سے ماخوذ ہے۔ راجہ درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستانِ ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغازِ عشق اور منشور شاہی بھی دیکھا گیا ہے آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہے

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی
بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلۂ عرفِ عام کے سمجھنا چاہیئے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سبکی اور خفت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنفِ علام نے تجویز فرمایا ہے

دولرانی خضر خاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک در ظلِّ ایں ہر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر | دولرانی خضر خاں ماند در دہر
مبارک نقشِ ایں حرفِ ورق بال | بدو معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکہ اندر کامرانی | خضر خانا تو دولتہا برانی
دگر چوں لیلی و مجنوں بترتیب | دولرانی خضر خاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانے | بیاں کردن نمیدار دزیانے

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیئے۔

سببِ نظمِ کتاب اس مثنوی میں شاہزادہ خضر خاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خود خضر خاں کی فرمایش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب و تفریس کا عمل کر کے اس کو دولرانی بنا لیا ہے

اس کے سببِ تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی مبارک روز تھا جبکہ شاہزادہ خضر خاں نے مجھکو بلایا اور باوجود باشاہی شان و شکوہ کے میری خیر اندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھکو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمایش کی ؎

مبارک بامدادے کا خترِ روز — شد از نورِ مبارک گیتی افروز
رسید اقبالِ پیشانی کشادہ — کلہ بالائے پیشانی نہادہ
دلم را گفت کاحسنت اے جوان بخت — کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت
چہ گنج ست ایں کہ دادت خازنِ غیب — کہ در پشتت نگوں کرد آسمان جیب
بفردوس ار زلالِ جاوداں ست — زبانِ کلکت آں را ناوداں ست
نماند از بس کہ دادندت بسینہ — کواکب را متاعے در خزینہ
بشارت میدہم کز پردۂ راز — درے کردہ ست دولت بہرِ تو باز
خضر دی مژدۂ دادہ ست جانی — خضر خاں را بآبِ زندگانی
نہ آں آبے کز اں اسکندرِ روم — نہ بُد چوں آب خوردش ماند محروم
ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار — بعہدِ دوم اسکندر پدیدار
چنیں دانم کہ آں گویندۂ چست — تولّی واں آبِ حیواں گفتہ نیست
رواں کن چشمۂ خود را بدانسوے — کہ ہست ایں چشمہ را زاں تشنہ رہ جوے
زہی بخت ارچناں فرخ نہالے — زجوئے خاطرت نوشد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ و جلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسبِ ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش — ز شادی پائے خود کردم فراموش
زہمت ساختم رخشِ فلک گام — بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

همان چشمه که دریا بود در موج — بهمراهی شده با من دران اوج
رسیدم تا بدان گلشن که جستم — چو گل بر چشمهٔ امید رستم
معلّا حضرتی دیدم فلک سای — ملک صف بسته و انجم صف آرای
فلک بر کرسیِ بخشش نشانده — سعادت آیة الکرسیش خوانده
فروغِ جبهه نور افگنده تا دور — چنانکه از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشمِ من دران خورشید شد گرم — چو مومِ روزگارِ سخت شد نرم
بجای سوده شد رو بر زمینم — که انجم رشک برد از جبینم
دران خدمت چو بسم اللّٰه شنیدم — دعای سوی مسند در دمیدم
بروی سرورانِ چیدهٔ ملک — با برو در حدیث آن دیدهٔ ملک
دران ابرو دو چشمِ بنده خسرو — چو چشمِ عیدجویان در مهِ نو
بهر کان ماهِ نو خم گشت ناگاه — مبارک باد گفتش خواجه و شاه
مرا بآن شکوهِ پادشاهی — بپرسش داد مُزدِ نیک خواهی
عزیزم داشت همچون جم نگیں را — تواضع کرد چون گردون زمین را
بهم گفتاریم داد احترامے — که دولت گفت بختم را سلامے

خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصّے کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا ہے —

چو گفت این بس نوازش کرد و فرمود — که اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوے تر — ز کلکت یک شبه صد کانِ گوهر

مرا در سر ز سودائے جوانی — خیالے ہست زاں گونہ کہ دانی
دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے — مسلسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ — کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آب خوش خوردن نیارم
اگرچہ عالم است ایں دل درین گل — دو عالم غم کجا گنجد دریں دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز — کہ گرداز رخنہائے سینہ درباز
چناں سنجی ز بہرِ ایں دلِ تنگ — کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ
دلِ مردہ حیات از سر پذیرد — وگر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہِ غم و اندیشہ یارے — مرادِ عالمے را غمگسارے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کنیز نے قصّہ کا مسودہ لا کر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا۔[۹]

بقر مود انگہے کاں نامۂ درد — نہانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگر تاب — کشاد از دیدۂ من در زماں آب

شدم بس سربلند از خدمتِ پست — نمودم رجعت این دیباچہ بر دست
من و زین پس طرازِ این معانی — سوادِ حرف و سودائے نہانی

حضرت امیر خسروان تمام واقعات کو بیان کرکے فرماتے ہیں کہ اگر اجل نے مُہلت دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہوگئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے اپنا پُورا زورِ طبّاعی اس مثنوی میں صرف کروں گا ؎

کنوں گر در بقا باشد درنگے — ق — برین شیشہ نبارد چرخ سنگے
ز بخششہا کہ من در سینہ دارم — بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجارے نگارم نقشِ این درج — کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لائق بیش ازین تا کردہ ترتیب — کہ گُل نا رستہ نتواں گفتن از طیب
چو آید نقشِ این دیبا بپایاں — بیاید خود برے کش ہست شایاں
خدا عمرم ببخشد تا بد انگاہ — کہ از گلگونہ بیروں آید این ماہ
چو ہیئت گرم گردم جلوہ سازش — کم از شہرے نباشد نرخِ نازش
ز شاہی کوست این بُت را وفا جوے — توانم خواست لائد ہدیۂ روے
خدایا دہ فراغ و زندگانی — کہ بینم این صنم را در جوانی
چو شد پروردہ زآبِ خضر جانش — سُپارم در کنارِ خضر خانش
کز آبِ لطف آں خضرِ زمانہ — بسر سبزی بماند جاودانہ

زمانۂ تصنیف | راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

دفتر دوم صفحہ ۴۳ امیں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جُدائی دونوں پر بہت شاق گذری اور اُسی جوش و خروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بلا کر اس مثنوی کے لکھنے کی فرمایش کی۔ اس فصل میں چند اشعار ایسے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

مرا در سر ز سودائے جوانی　　خیالے ہست زانگونہ کہ دانی
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز　　شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بنا گاہ　　کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم　　ولیکن آب خوش خوردن نیارم

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہو مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر لکھا ہو کہ چھ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی　　بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے　　فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
جمال آراست ایں ماہِ دل افروز　　ز ذوالقعدہ دوم حرف و سوم روز

مؤرخ چوں شمار سالِ وے کرد عطارد بر سر ذوالقعدہ ہے کرد
دگر تاریخ یکشا یند زابجد زہجرت پانزدہ گیر ند و ہفصد ۷۱۵

اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ غالباً اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمایش ہوئی اور حضرت امیر خسروؒ نے اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جُدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے اپنی بنائے تصنیفِ مثنوی قرار دیا ہی ۷۱۱ھ سے پہلے کا ہی۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال جو اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہی، حضرت امیر خسروؒ نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہی۔ ۲۳ رمضان المبارک روز چہار شنبہ ۷۱۱ھ ہجری کو ساعت سعید میں جو مُنجّموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرۂ ذیحجہ روز یکشنبہ کو معمولی رسموں کے ساتھ دُلہن رُخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی دُھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں اس کی تصریح کی گئی ہی۔ غالباً ۷۱۳ھ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہی۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے پہلے یہ واقعہ اس قابل نہ تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک صحیح یہ ہی کہ اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع ہو کر ۶ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسروؒ نے خاتمۂ کتاب میں

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو ۷۱۵ھ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعۂ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

دگر دانندہ پرسد بیت چندست ق درین نامہ کہ از عشق ارجمندست

بصد خوبی نشاند بر دل و جاں غم خوب دولرانی خضر خاں

چو بر بالا کشند این پردہ راکس چہار الف ہست و دویست این قدر بس

پس از خون شہیدان پرا ندوہ نوشتم سہ صد و زاں پس دہ و نہ

دگر بر راستی خواہی گواخاست شہید انیک گواہی میدہد راست

دگر زیر و زبر گردند ہمہ چہار الف ست و پانصد بانہ و دہ

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعۂ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۷ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷۷ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ

الحاقی ہو۔ اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۱۳۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجۂ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلا شبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جاویں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۱۳۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجۂ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانۂ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعۂ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تواریخ کی کتابیں بھی اس سے ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۱۸ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھائن میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گوالیار پہنچکر خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کر دے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے۔ فرشتہ کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۷۱۸ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعیّن میں حضرت امیر خسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آرہا ہے۔ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشقیہ میں ۷۱۵ھ اور ضیاء برنی

نے ۷۱۶ھ لکھی ہے اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہر میں ۷۱۶ھ اور ضیاء برنی نے ۷۱۷ھ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اُس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ ۷۱۷ھ ہونی چاہیئے۔ ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفرنامہ میں اس واقعۂ قتل کو بلا تعین تاریخ لکھا ہے۔ بہر حال یہ درد انگیز واقعہ ۷۱۷ھ یا ۷۱۸ھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کر کے مثنوی کی تکمیل کر دی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا۔ مثلاً فرماتے ہیں ؎

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز ۔۔۔ ز گنجِ راز زینساں در کشد باز
کہ چوں سلطاں مبارک شاہِ بے مہر ۔۔۔ ز تلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک در خونریزِ شاں دید ۔۔۔ سزاواری بہ تیغِ تیز شاں دید
براں شد تا کند از کیں سگالی ۔۔۔ ز انبازانِ ملک اقلیم خالی
نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد ۔۔۔ کہ داری بعد راز دل بروں داد

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش روئی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعۂ قتل میں اُس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہے یعنی اُس کے نزدیک مصلحتِ ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہے کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہدِ سلطنت میں لکھی گئی ہے اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہے اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیئے۔

واقعات قصہ | اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جاوے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاءالدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ المخاطب بہ الغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں جالیسری جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور اپنے صدر مقام نہر والے سے جو گجراتی تواریخ میں انہلواڑہ کے نام سے مشہور ہے بدحواسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولا دیوی اور دیگر عورتیں بھی اسیر ہو کر دہلی میں آئیں کنولا دیوی حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اُس نے سلطان کو خوش پا کر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہے جو ان کے تعلق سے دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہے اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل ہو سکتا ہے بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہو گا اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں ؎

شبے خوش دید دارائے زمن را | بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخست اندر دُعا لب را زباں داد | زباں را در دعا گوئی عناں داد
کہ شاہا تا ابد مسند نشیں باش | بشاہی خسرو روئے زمیں باش
بیادت ہر کہ بنود بر زمیں شاد | اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگہ با دلِ پُر بیم و امید | بشرح حال شد لرزندہ چوں بید
کہ از شاخِ جوانی بر درختم | دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آں طرف تاخت | مرا زانجا ربود اینجانب انداخت
شدم من خوش زبختِ روشنِ خویش | ولے ماندآں دو گل در گلشنِ خویش

یکے زاں دو پسر اندر جوانی   پرستارانِ شہ را زندگانی
دوم ماندہ است چوں پیوندِ خون ست   دلِ من بہرِ آں خوں بے سکون ست
دمے گر مہرِ شہ بر بندہ تابد   بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندے بیاور   نیاید پائے شہ فردا برآدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے رانی کنولا دیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ جہیز فراہم کر کے دیولدی کو دہلی روانہ کرے ؎

سر ہر آرائے ملکِ ہندواں کرن   کہ بُد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش   نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید   دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائی   شود آں چشمہ ہم بحر از روائی
براں شد کاں طرب را کار سازد   علم بر پشتِ پیلاں بر فرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا   ز دیبا و خز و لولوی لالا
دگر کالائے گونا گوں نہ چنداں   کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار امیدواری   نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت   کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہوگئی اور گجرات کو ممالک محروسہ میں شامل کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچمیں اور دیگر سردارانِ لشکر اس مُہم پر مامور ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیردی جب سنگھن دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اُس نے اپنے بھائی بھیلم دیو کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پاکر دیولدی رخصت کردی گئی ؎

چو کرن آزردہ بختِ پریشاں — حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیارست اندراں پیغام نہ کرد — ضرورت بازُحل پیوند مہ کرد
نشانیہا کہ باشد شرطِ ایں کار — بمقدارے کہ رایاں راست مقدار
ہمہ یک یک بیکدیگر سُپردند — بصد دریا یکے گوہر سُپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر — رواں شد چاشنی برچاشنی گیر
فرستادند بر بُوسے ہُمائے — مہِ روشن بکامِ اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جارہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچمیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کر رہا تھا اُس کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچمیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اُس نے

دیولدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق وہ ایک جرار فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور محلسرا میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بعصمت ہم بدانساں بہرماں پوش | اُلغ خاں را رسانید از سر ہوش
الغ خاں درحرم میداشت مستور | چو فرزندِ خود دش در پردہ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس | بشہر آرند چوں بر جبیں در توس
رسانیدند در ایوانِ جمشید | بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبد القادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے مُلّا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں ان واقعات سے ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولفِ جہاں آرا کے حوالہ سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرّر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانوں کو پڑھ کر (جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا مؤرخانہ ہے) اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

اوائل ۷۰۶ھ[1] میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

---

[1] حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزاء کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک ملتانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے آپ کو ملک نائب کے کمکیوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اُس کے احکام کی خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اُس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پر کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے۔"

اُس وقت کنولا دی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ کرن کے محل میں تھی تو دو پری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دونوں لڑکیاں رائے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سُنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چہار سالہ[1] چھوڑ کر آئی تھی اس وقت تک زندہ ہے اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہوگی۔ سلطان علاء الدین نے

[1] قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی؟

دوم را عمر شش مہ بود رفتہ   کہ بود آں شش مہ ماہ دو ہفتہ

اس کو صحیح تسلیم کرنے سے قصہ کے تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پھر امیر خضر خاں اور دولرانی کے رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولرانی کی عمر آٹھ سال تھی۔

دراں دم بود جاں دہ سالہ را آں   کہ ایں ہنگامہ شادیش برخاست

دولرانی بقدر ہشت سالہ   دو ہفتہ ماہ را بستہ کلالہ

اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت دولرانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۷۰۶ھ کا ہے

اس درخواست کو سن کر ملک نائب اور الغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ رائے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اُس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامین ہوشیار اور تجربہ کار سفرا کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایانِ دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور اُلغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف سے کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثباتِ قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ اُلغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگلدیو[۱] نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم[۲] دیو کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو مابہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیج دیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

۱؎ حضرت امیر نے یہ نام سنکھن دیو لکھا ہے ۲؎ حضرت امیر نے یہ نام بھیلم دیو لکھا ہے

اس رشتہ کو منظور کر لیا اور دیولدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیوگڈھ بھیجدینے کا فیصلہ کرلیا"

"الغ خاں یہ واقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے کانپ اُٹھا اور فوراً سرداران لشکر کو جمع کر کے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہی ہے کہ اس وقت جبکہ دیولدی یہاں موجود ہے ایک سخت حملہ کر کے اُس کو حاصل کرلیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو ہم برے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہینگا۔ تمام سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کوہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رائے کرن کو سخت شکست ہوئی اس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہو گئے اور وہ دیوگڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا تھا یہاں تک کہ دیوگڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصولِ مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیولدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آگئی"

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب الغ خاں رائے کرن اور دیولدی سے مایوس ہوا تو اُس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلورا کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیوگڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثناء سیر میں اچانک دکھنیوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ اِن کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو اِن پر حملہ آور ہوئی ہے

فوراً مجتمع ہوگئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کرلیں۔ یہ فوج حقیقت میں بھیم دیو کی فوج تھی جو راے کرن سے رخصت ہوکر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہوگئے۔ ہندو مغلوں اور خلجیوں کے آہن دوز تیروں کی تاب نہ لاسکے اور راہِ گریز اختیار کی۔ ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی تلاش میں اُس کے گرد جمع ہوگئے فوراً ایک لونڈی چلّائی کہ او بے رحمو دیولدی یہی ہے۔ اِس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی یہ مژدۂ فرحت فزا سنکر ہَوَا ہوگئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کردیا۔ الغ خاں اِس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولا نہ سمایا اور خدا کا شکر بجالایا اور بلا توقف گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کرکے دہلی کو روانہ کردیا اور دیولدی اواخر ۷۰۶ھ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولادی کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کیا؟

بیا مطرب۔ بساز ابریشم چنگ   بدیں شادی کہ آمد دوست در چنگ
چہ روییست ایں کہ چشمم کردہ روشن   چہ بوییست ایں کہ مجلس کردہ گلشن
نہ ماہِ آسماں باشد ایں روے   نہ فردوس بریں دارد چنیں بوے

گجرات کے ان دونوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلجان درپیش ہے۔ ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہوجائے اس لیے اُس کا صاف کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہی اور یہ بظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہی لیکن واقع میں ایسا نہیں ہی۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہی وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہی جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہی جیسا کہ فرشتہ سے صراحتہً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہی۔ اِس اُلغ خاں نے باختلافِ اقوال موٴرخین قلعۂ رنتھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۷۰۰ھ یا ۷۰۱ھ میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہی کہ دوسرے حملہ میں جو ۷۰۲ھ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہو سکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہی۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں والی گجرات لکھتا ہی۔ اور نیز آگے چلکر لکھتا ہی کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خان کو گجرات سے بلایا اور قتل کرا دیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں اور خسر ہی۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہی الپ خاں لکھا ہی علیٰ ہذا القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہی۔ پس کافی غور و فکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہی کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہی اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کر کے الغ خاں بنا دیا ہی جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہی کہ بعض نسخوں میں بجائے الغ خاں کے الف خاں پایا جاتا ہی (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات)

فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخر عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور الغ خاں کا ذکر کیا ہی جس کا نام نظام الدین الغ خاں ہی جو جالور کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی الغ خاں

والیٔ گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علائی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی عظیم الشان مہم میں اُس کا سپہ سالار رہنا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ

دولرانی حرم سرا میں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک روز سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا کہ جو تجویز ہوئی ہے اُس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشا مبارک ہے کہ تمھاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماں کی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اُس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباہت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کچھ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف تھا کہ وہ کسی روز اُس کی دولہن بننے والی ہے۔ دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ؎

ببازی بود شاں عشقے کہ یک دم — نبودندے جدا در بازی از ہم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی — شد آں بازی در آخر عشقبازی
چو طفلانے کہ باہم لعب سازند — بہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندے آں دو مشتاق — ز طاقِ ابرواں ہم جفت و ہم طاق
بہر بازیگہے چوں خضر و سالال — دویدے خرد شیرے با غزالاں

شدے ہر سو کہ آں خورشید پایہ — صنم رفتے بدنبالش چو سایہ

نبودے زو جدا در گاہ و بیگاہ — چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ

دو دیدی شمسِ و الاہم پس و پیش — ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش

بیک جا خوردشاں بودے جدا خواب — نہ خوردندے دمے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ

اب دول رانی نے نویں برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سنِ بلوغ کو پہنچا۔ ایک روز سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کی فکر ہونی چاہیئے۔ آخر کار باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جاوے جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے ؎

پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را — ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را

کہ چوں خالِ خضر خاں الپ خاں ست — کہ زیبِ چہرۂ دولت بداں ست

بدرجِ عصمتش دُرّیست مستور — کہ چوں خورشید تواں دیدش از نور

کنندش با اختراں ارجمندی — بعقدِ آں زہرہ عقد بندی

چو این اندیشہ محکم گشت شہ را نوید خواستگاری داد مہ را
الپ خان کان بلندی یافت از بخت پذیرفت آن مبارک مژدہ از تخت

قصر شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں ں لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ اُس کو کوئی کلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپروائی کی جائے۔ خضر خاں ا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دولرانی کے ساتھ کر دیا ہے اُسی کا تمام پروانہ اور یوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورہ سے قرار پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیے اور دونوں کے لیے جدا جدا مکان مقرر ر دیے گئے ؎

صواب آن شد کہ دو لولوی ہمسج شود ہر یک چراغے در دگر برج
خوش آمد این سخن بانوی شہ را دو منزل شد معین ہر دو مہ را
بجائے شہ شد جائے دگر دوست دو جان یکجا و فارغ پوست از پوست
ہمیں شد رسم دوران ستم ساز کہ نتواند دو کس را دید دمساز
غرض ہر یک بخلوت گاہ خود رفت بجائے دیگران نہ از پائے خود رفت

ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اُس کا نقشہ دکھلاتے ہیں ؎

پس از یک ہفتہ آن ماہ دو ہفتہ بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خضر خاں کردے از دوش نگاہے — برآوردے ز دل ز دیدہ آہے
دولرانی ہم از دنبالۂ چشم — بدیدے و فگندے شعلہ در چشم
خضر خاں است کردے موزہ از پیش — چنیں کردے سلامِ دلبرِ خویش
سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے — گل افگندے بخاک و برگرفتے
جسدہا دور جانہا یک دگر یار — زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار
پرستش ہر نظر زیں سو بیانے — بپاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے
جگر بے صبر و تنہا در قناعت — مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بہر ایں در درونِ او جگر دش — بناز او از درونِ ایں جگر کش
درونِ یک دگر در رفتہ پنہاں — نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں
دو آئینہ گر از رسمِ خیالے — رود در یکدگر نبود محالے
دو شمع ار چہ بوند از یکدگر دور — ولے پیوند یابد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھلایا ہی جس کی قرارداد طرفین سے بذریعہ رازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اول اس چاندنی رات کی روشنی اور نورانیت اور اس کی خوشگوار ٹھنڈک کا بیان ہی۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد میں حارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہی اور خضر خاں

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اور اس کو اپنی چادر اڑھا کر دولرانی کی ملاقات کے لیے روانہ ہوتا ہے۔ چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں

شبے دادہ جہاں از نورِ روز　　مہے چوں آفتابِ عالم افروز
فلک نورے کہ گرد آوردہ از مہر　　ازاں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
نمودہ آفتابِ آسماں قدر　　جمالِ خویش در آئینۂ بدر
مہے خورشید وام از نورِ جاوید　　دوچنداں باز دادہ وام خورشید
ستارہ زیرِ نورِ آسماں پوش　　بسانِ نوعروسانِ نہاں پوش
رخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ　　بحسنِ آرائشِ ہر ہفت کردہ
فلک دل بستہ در بیدل نوازی　　کواکب یکدگر در عشقبازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیدہ　　ازیں خوشتر جہاں خوابے ندیدہ

زمستان و ہواءِ آں کہ مشتاق　　نہ باشد یک نفس از جفتِ خو طاق
قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ　　بر او چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل　　چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل
بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش　　فرو دستاں چو روبہ پوستیں پوش
چو گل زردار در خز کردہ در خز　　برہنہ مفلساں چوں دخترانِ رز

خضر خاں کی دعا کارسازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہے اور غیب سے ایک

ابر اُٹھتا ہے جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہے

از انجا کہ آہِ عاشق فتح درہاست | نیازِ دردمنداں را اثرہاست
برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب | ہمہ گلہائے انجم کردہ در جیب
گرفت از پیشِ گردوں پردہ داری | نہاں شد ماہ در شبگوں عماری
چناں می جست برق از بامِ افلاک | کہ بودش بیمِ افتادن سوئے خاک
چناں گیتی در ابر و باد شد گم | کہ چوں خس می پرید از باد مردم
قیامت بود و گیتی جملہ تاریک | قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں دولرانی کے مکان میں پہنچتا ہے اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ کھڑے رہ جاتے ہیں

ستادہ ہر دو چوں دو سروِ نوخیز | بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار | بدیدن زیرِ منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور | چو دو دیدہ بیکجا و زہم دور
دو سیارہ قراں کردہ بیک برج | زہم بے بہرہ چوں دو در بیک درج
دو طاؤسِ حریں با ہم رسیدہ | ولے طاؤس ہر دو پر بریدہ
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند | ببوئے یکدگر از دور خرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز | ز سوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل روبرو آوردہ مشتاق | نظرہا جفت و دلہا جفت تن طاق

تباراجِ طبیعت حیرت و شرم | کجا بازارِ رعنائی شود گرم
قوی گشتہ زغیرت عشق را حال | قوی دستانِ شہوت گشتہ پامال
کماندارانِ رغبت تیر در شست | نہ امکانِ زدن بر آہوے مست
ہوائے دل ہمی کرد از درون جوش | تحیّر بانگ بر می زد کہ خاموش
جوان شیرے نے کار خویش خنداں | کہ صیدش پیش و او بربستہ دنداں
تنش را با چنان زور دلیری | گسستہ عشق بازو ہاے شیری
بلے نازِ غزالانِ قصب پوش | دہد شیر افگنان را خواب خرگوش
چو مرغ بست دل در سبزی شاخ | پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سُرخ شد در لالہ رنگے | عجب نہ بود گر آید پا بسنگے

خضر خاں اور دولرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا ملکہ جہاں کو اس کی خبریں پہنچیں اور یہ واقعہ اُس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اُس نے حکم دیا کہ دولرانی تو قصرِ لعل بھیجدی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دولرانی کو سنگھاسن میں بٹھا کر جو غالباً اُس زمانہ کی کوئی سواری ہے مع سہیلیوں اور کنیزوں کے قصرِ لعل کی طرف روانہ کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ہے

صواب آں شد کزاں فردوس پر نور | بقصرِ لعل سازد جائے آں حور
نشاندند اندر سنگھاسن آں پری را | چو گردون زہرا زو مشتری را

ہے بطور تخت رواں ایک سواری تھی ۱۲ حسرت

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند ... زرفرّد را بدُرجِ لعل دارند
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال ... روانشد زُہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیارۂ پرّاں تر از طیر ... بسوئے شمسِ دولت شد سبک سیر
فگند آں گلستاں اخگر خارے ... کہ سوزت اندر سوئے لالہ زارے

یعنی ملکۂ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سہیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہرکارہ جو پرندے سے زیادہ تیز رو تھا شمس الحق خضر خاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکۂ جہاں۔ زہرہ، دولرانی پرویں، سہیلیاں۔ سیارہ، قاصد۔ شمس دولت، شمس الحق خضر خاں۔ باقی استعارے ظاہر ہیں۔ خضر خاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اُس کی جو حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ؎

شہ آندم بود حاضر پیشِ اُستاد ... کتابِ عاشقی را شرح میداد
سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ ... خبر گوئے زلیخاش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد ... زحالِ بیت احزانش خبر کرد
چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش ... نماند از جاں خبر از ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود بر خاک ... زداز مہرِ زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بے گنہ افتاد بیروں ... ہمش پیراہن و ہم چہرہ پرخوں
کتاب و سبق و خط بر جائے بگذاشت ... قلم از دست و کفش از پائے بگذاشت

برہنہ پاؤ سراز جا بروں جست ز مکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف ز آں حرف معلوم بجاناں قایم و از خویش معدوم

غرض کہ یہ وحشتناک خبر سنکر شہزادہ مکتب سے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھپال کو جا پکڑا دونوں ملکر خوب روے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہوکر ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ؎

چو ہر دو یادگار مہربانی رسانیدند یک دیگر نہانی
وداع یک دگر کردند گریاں بطوفاں ہر دو غرق ہر دو بریاں
شتاباں گشت زاں سو ماہ را مہد وزیں سو بازگشت ایں مہدی عہد
پری چوں بر پرید و رفت چوں باد سلیماں زادہ را دیوانگی زاد
توانے داشت آں فرزند جمشید کہ بازآرد سلیماں ار خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود بر جاے بہ تعظیم سلیماں گشت از اں راے

جشنِ شادی اوپر بیان ہوچکا ہی کہ اوّل خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے دولرانی کے ساتھ کردیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہی۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہوجانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے ثابت نہیں ہوتا لیکن اِس میں شبہہ نہیں کہ وہ مضمون چندے التوا میں ضرور پڑگیا اور الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل اور دہوم دھام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں اُسی وقت جاری ہو چکی تھیں۔ اس جشن شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرایش کی گئی۔ جابجا ڈیرے خیمے استادہ کیے گئے اور زرّیں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام در و دیوار پر عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں و نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پریوں کی حیرت انگیز اور دلفریب مورتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں ریشمین فرش بچھائے گئے ؎

اشارت کرد تا در گردشِ دہر — بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ — بچرخ آمد خزانہ در خزانہ
چناں در نغمۂ شادی شد آفاق — کہ در رقص آمد ایں نُہ سقفِ شش طاق
بگرد اگرد قصرِ بادشاہی — برآمد قبہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبہائے کار داراں — شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں
مرصّع پردہا چون چرخ زانجم — شدہ انجم دراں دُر و گہر گم
بہر زر دوزیِ مہرِ زر انگیز — نظر با صد تعجب دوختہ تیز
ہر آں کلہ کہ برکردند آں را — شدہ استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سائبانہا — فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں پری و حور — بشادروانِ عصمت ماندہ مستور
بہر دیوار نقشے کردہ پرکار — فلک حیران درو چوں نقشِ دیوار

رسیدہ صورتِ قبہ بانجم — درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم
فرس گوئی کہ درخواھد دویدن — پری گوئی کہ برخواھد پریدن
بہر جانب کہ مردم بر زمین رفت — ہمہ بر فرشِ دیبا ہا چنین رفت
زبس شارع کہ خفت اندر زرِ ناب — زمین اکنون ندید الا کہ در خواب

غرض کہ نوبت اور شادیانے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کے اکھاڑے، نٹوں اور شعبدہ بازوں کے تماشے گنبد کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نگلنا، ناک کے راستے چاقو چڑھا لینا، بہروپیوں کے سانگ، ولایتی اور ہندوستانی راگ اور باجے ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جابجا منجنیقوں کا نصب کیا جانا اور ان سے روپئے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ؎

شدہ در تیغ رانی تیغ رانان — دو کردہ موی و موئے چون جوانان
دہل در بانگ و رخشان پیش او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
بخنجر ہائے چون پرِ مگس صاف — مگس پران دونیمہ کردہ بی لاف
برآوازِ دہل مردِ سلح کار — معلق زن بنوبت نوبتی دار
ہر آن بازی کہ بودہ آسمان را — برون افگندہ دہر از پردہ آن را
سپہرِ بو العجب از ہفت پردہ — جہان را دارِ بازی راست کردہ
بگردش دار بازان بر سرِ دار — شدہ سرگشتہ زیشان چرخ دوار

رسن بازاں بہ بالائے سنہا — چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی — کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی
ز دستِ لوا عجب گوئے آسماں گیر — بسانِ گردِ مُہرہ توسنِ پیر
فرو بُردہ مشعبد تیغ چوں آب — چو مستسقی کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی نیز گزلک را فرو خورد — چو آبے کز رہِ بینی خورد مرد
جہاں از خنجر و چنبر ہر گراں تن — چو پیل از روزنِ اُشتر ز سوزن
نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں بو — گہے خود را پری کردہ گہے دیو
ز دہر آموختہ گوئی دو رنگی — کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی
پری رویانِ ہندی جادوے سا — زلب کردہ درِ دیوانگی باز
لباسِ جوگیری شاں تنگ و ام — پری را سایہ بگرفتہ در اندام
گرفتہ چوں پیالہ تال در دست — نہ از مے کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبہاے خوباں — شتاباں سوے گردوں پاے کوباں
برقص و جست خوبانِ ہوا باز — نہادہ پاے بر بالاے آواز
پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا — معلق زن کبوتر ساں ببالا
بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے — بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے
عرق کز روے ہر طناز می ریخت — کرشمہ می چکید و ناز می ریخت

اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کے ساتھ ساتھ اہلِ علم اور پرہیزگار لو

سے کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآن و حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قبہا از اہلِ پرہیز | شدہ آوازِ قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ | کتابِ مصطفیٰ بے لحن خواندہ
تیا شیہائے شیریں شکریں بار | فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سعید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر خاں بسم اللہ کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمرا اور صُدور پیادہ پا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زرّیں عماریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجروں سے نظرِ بد کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۱ھ کو صدر جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعت سعید میں ایک پُر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا۔

شه و شهزاده شمس الحق که جاوید — جهان را باد چون تابنده خورشید
بر آمد بر کمیت تند پر جوش — چنان کز دود او شد چرخ بیهوش
چنان شد بانگ بسم الله سوی ماه — که گفتند اختران الحمد لله
زحل چون هندو از ره خاک میرفت — فلک بر وی هذاک الله می‌گفت
دوان پیش پر آتش خسروان باد — چو گلهای پیاده در ره باد
بخنده تیغها چون برق در میغ — بعطسه آفتاب از خنده تیغ
عماریهای زرین گوهر آمود — ملمع چرخ را کرده زراندود
بگردش تیغ و خنجر دسته دسته — ره چشم بد از پولاد بسته
زمین در زیر لولوی خطرناک — تو گوئی ژاله باریده است بر خاک
بدین سان کاین روش بار دیگر آمد — به ایوان الپ خانی در آمد
برات سدره و طوبی نهالش — نشست اندر میان چارپالش
فلک حیران ز زیبائیش مانده — گهی سیاره گه ثابت فشانده
بدور حلقه‌های آسمانی — فلک در خواندن سبع المثانی
بترتیب آن چنان کاقبال میخواست — نشستند اهل اقبال از چپ و راست
جهان صدر آن شریح آسمان قدر — جهان در معنی ریخت از صدر
مقدایی که ملکی را بود نقد — بهم بست آفتاب و ماه را عقد
نثار افگن رسیدند اهل درگاه — ز خرمنهای گوهر تنگ شد راه

بہر کس کہ دادند از خزائن	خراج مصر و محصول مدائن
چو رسم کار خیر پادشاہاں ق	بسر شد بر مراد نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آں سو سرافراز	بدولت گاہ خود شد ہمراساز
نشستہ بود بیروں سوئے خنداں	دروں با درد و داغ دردمنداں
بروں زربفت شاہاں بستہ سازا	دروں چوں زر بر آتش در گداز
چو صدر بزرگاں مجمر عود	دروں پر آتش و بیروں تراندود

رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں

غرۂ ذیحجہ شب دو شنبہ ۱۱۷۰ھ حسب اختیار منجموں ایک پہر رات گذرنے کے بعد شاہزادہ محل میں داخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک پر تکلف کرسی بچھائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیری ہوئی موتیوں کے نورانی سیارے برس رہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر دُور ہو گیا ؎

سر پر سر باوج ماہ بردہ	مہش خورشید را از راہ بردہ
نہادہ کرسیئے بر گوہریں فرش	کہ بود آں ہمسر و ہم پایۂ عرش
برآں کرسی نشست از رسم شاہاں	چو بر چرخ آفتاب صبحگاہاں
چناں در بارش آمد گوہر و دُر	کہ گردوں خواست تا دامن کند پُر
ز گوہر نازنیناں را تہ پاے	شد اندر آبلہ پاے گہر ساے
گہرہاے کہ ہر یک را زامید	بصد خون جگر پرورده خورشید

فتادہ ہر طرف بی قیمت و خوار — چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
ہمی بارید سیّاراتِ پر نور — کہ ابر از پیشِ مہ شد ناگہاں دور
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت — ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت
پدید آمد مہے کاندر نظارہ — دلِ مہ پارہ شد زاں ماہ پارہ

جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک — عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک
بلند آئینۂ مہرِ سمائش — بجلوہ بود در خوردِ نمائش
ولیک آں آئینہ چوں در حمل بود — بحالِ خضر خاں نعم البدل بود
ہمہ شاد از خضر خانِ غم اندیش — خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت — کہ تن آں جا و دل جاے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد — درونش خارِ ہجراں نیش میزد
دو چشمش ماہ را نظارہ میکرد — مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد
بلب نامِ عروس خانہ می گفت — بجاں پیشِ خیالِ افسانہ می گفت
پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت — قراں کردند باہم دولت و بخت
گہرہاے دگر بیروں شد از دُرج — مہ و خورشید باہم ماند در برج

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ

ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ ناتے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رائے لی جاتی ہے۔ بلکہ اکثر جگہ شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کے سبب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کر سکا اور یہ ایسی بات ہے جو ملکہ جہاں اور قصرِ شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہونگی کہ شادی ہو جانے کے بعد دولرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہیگا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شیفتگی میں جو اُس کو دولرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب الم ہائے فراق ناقابل برداشت ہو گئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپروائی بدستور جاری ہے تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرم راز کو روبراہ کر کے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالتِ زار نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور یہی غفلت رہی تو سوا کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارۂ کار نہ ہو سکیگا ؎

کجا شاید کہ با این تختِ شاہی … بود فرزندت اندر سینہ کاہی

تہیدستی بود نے تاجداری	کہ ہر کامے نباشد کامگاری
بکُش بہرِ برادر زادہ فرزند	کہ آں رسمے و ایں جانے ست پیوند
اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش است	ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش است
در انگشتِ برادر گر خلد خار	نہ چوں انگشتِ خویشت باشد آزار
ز درد ار چشمِ ما ہر ریش باشد	نہ ہمچوں دردِ چشمِ خویش باشد
مکن چنداں برادر زادہ را مہر	کہ یکسو تابی از فرزندِ خود چہر
ہنوزش ہست پا یابا تہی دست	ہمالی دست چوں رفتہ نشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکۂ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں اور نازک استعاروں کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہے شعرائے عجم کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا جواب مل سکے ؎

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوش	چو دُرّ و لعل با تو کرد در گوش
دل از یاقوتِ گوشش سفتہ تر گشت	دو چشمش ہمچو گوشش پر گہر گشت

آخر کار ملکۂ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دول رانی کا چپ چاپ نکاح ہو گیا ؎

نہفتہ با درونی خاصۂ چند	نشست و عقدِ کابیں کرد پیوند

زدرجِ دیدہ گوہرہا بردریخت | نثار از گریۂ شادی فروریخت
براں شد تا برآں مہمانِ شیریں | شکرریزی کند از جانِ شیریں
ولی چوں شکرش بہ جلوہ رہ داشت | نہ بہر شربت آں شکر نگہ داشت

خضر خاں جب اپنے اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اُس کی حالت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام منہیات سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے بیعت کر کے اُن کے معتقدوں اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا ؎

ارادت را در آں درگاہ شد خاص | گرفت الحمد اللہ ملک اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی | دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمت زد درِ پرہیزگاری | خدا کردش در آں پرہیزگاری
ربود از جسم ملک انگشتری را | نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کردہ بازش | سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست | رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مُصلّائے نماز افگند در پیش | سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
برآورد از پئے تحریمہ راز | طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ تکبیرے کہ از دُنبالہ پیر | بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بجہد آمد ز اقلاسِ نہانی | زہفت اندامِ او سبع المثانی

قیامے کرد در طاعت الف وا	کہ گشت از راستی سر حرف اسرا
رکوعے کرد چوں لام محقق	کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود	کہ سر رہ نمایش گشت موجود
زد اندر قعدۂ زانوے امید	کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند	زملکش بس فرائض کاں قضا ماند
نمازے کرد بر سجّادۂ شوق	کہ کرّو بی و عرشی گم شد از ذوق
چو ذاتش عشق بود از فرق تاپائے	گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
چو عشق اندر مجازش جلوہ گر داد	مجازش سوئے پلِ تحقیق رہ داد

خضر خاں کا زوال

جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال کا آفتاب انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی دردانگیز داستان یہ ہے کہ سلطان علاء الدین بیمار ہوا خضر خاں نے منت مانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا ہتناپور کی زیارت کو جاؤنگا اور جب قدرے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ ہوا۔ ملک کافور نے جو حصولِ سلطنت کی فکر میں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی شکایتیں کرکے سلطان کو خضر خاں اور اس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔ الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہً کم سزا دی گئی۔ چتر و دور باش رجو ولیعہدی کی علامتیں تھیں اُس سے واپس لی گئیں اور اُس کو امروہہ میں رہنے کا حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب دہلی میں نہ آئے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے آگے بڑھا

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی اور چتر و دورباش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امروہہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجودیکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے بھی ہٹ گیا تھا ؎

غلط شد با چناں تعظیم کامل ق یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نہ رفت آں سو گہِ باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر روشیں قضا میخواست گرد نبرد شش در پناہِ نیک مردے
حمایت ہائے اکمہن در امانِ درویش ز صد سدِ سکندر قوتش بیش
بگوشِ اقبال میکرد ش منادی کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی
وے گوشش پُر از بانگِ نے و چنگ درو کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرۂ سیمیں عذاراں چو سُبحہ در کفِ پرہیزگاراں
ز نہا کہ رفت تا بجز رشید شدہ بیت السعادت برجِ ناہید

چو بر عزم زیارتگاہ می رفت — ہزاراں رہزنش ہمراہ می رفت
ز نغمہا کہ ہوشش از مغز می رفت — درخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضر خاں کی سیرت و خصلت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخین عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اُس سے خضر خاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سوائے عیش و عشرت راگ و رنگ اور لہو و لعب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں رہا۔ ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتہام جو اُس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاء الدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں

اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کی بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے کسیقدر مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابلِ قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاء الدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ "سلطان علاء الدینؒ ایک سخت مرض[۱] میں مبتلا ہوا۔ چونکہ خضر خاں اور ملکہ جہاں ہمیشہ نئے جشنہائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معالجہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپرائی کی طرف منسوب کر کے ان سے سخت ناراض ہو گیا۔ ہر روز ان سے ایسی نئی ادائیں زد

---

۱ حضرت امیر خسرو نے بخار اور ضیاء برنی نے استسقا لکھا ہے

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سوائے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ وختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نہ کرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اس کی بیماری کا خیال تھا۔"

یہ حالت دیکھکر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الغ خاں[1] کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہوگئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپروائی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصول سلطنت کا خبط جاگزیں ہو رہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھکر کہا کہ یہ لوگ الغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہوگئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کررہے ہیں۔ (بدقسمتی سے) اسی اثناء میں ملکہ جہاں نے الغ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پاکر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گذار کیں جن کو سنکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہوگیا اور از راہ احتیاط و دوراندیشی خضر خاں کو امروہہ کی طرف رخصت کردیا اور کہا کہ جب صحت ہوگی تم کو طلب کرلیا جاویگا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سے اب تک

---

[1] یہ الغ خاں المابیگ الغ خاں نہیں ہے جو سلطان علاءالدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خسر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کرچکے ہیں)

واقف نہ تھا اس لیے امروہہ پہنچکر سخت رنج والم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ یہ باتیں سوچکر فوراً بلا طلب دہلی میں ا دسلطان کی حضور میں حاضر ہوگیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پدرانہ شفقت سے گلے لگایا۔ اور معذرت کی ؎

بامروہہ درول غمناک بنشست | چو گل باسینۂ صدچاک بنشست
در اندیشید ازاں پس با دلِ خویش | کہ نتوان داشت بی مرہم دلِ ریش
گر از قہر شہ چو دریا سہمناک ست | نہ آخر گوہر ادیم چہ باک ست
گناہِ خود ہمی بینیم دریں ہیچ | کہ خشم شاہ گوشم ادہد پیچ
ور آرد گوشمالِ ادبجو شم | شفیعے ہست مروارید گوشم
وگر زو نشنود عذرِ گناہم | بمروارید دیدہ عذر خواہم
بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشست | پس آں گاہے چو گل بر باد بنشست
بسرعت سوئے حضرت شد شتاباں | چو مہ در چرخ و با د اندر بیاباں
شبا روزی بہ تیزی کرد رہ قطع | رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پدرانہ شفقت و مہربانی کے ظہار کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ محلسرا میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔ لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہوگیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

پابندی ترک کردی تو ملک نائب کو موقع مل گیا۔ اس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں اور شادی خاں بعض امراء کے ساتھ سازش کر کے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سرا ؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کام میں لا کر سلطان سے حکم حاصل کر لیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کر دئیے جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی محلسرا سے نکال کر پرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔

سلطان علاءالدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کر کے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور خضر خاں کی بیقراری دیکھکر کہتا ہے ؎

خضر خاں چوں برون ادایں دم درد — بلرزید خاصانِ آں دم بہ درد
بسے بگریست شہ چوں بر نور دز — پس از دل بر زد ایں برقِ جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگار ست — ترا از دو زخم گوئی شرارے ست
چہ پنداری مرا جانے نست در تن — بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشم من نور — کہ چوں تو مردم از چشم شود دور
و لے چوں آفرینش دارم ایں ننگ — کہ باشد حکم من چوں نقش بر سنگ
اگر جنبش آید کوہ را پائے — نہ جنبد حکم سنگین من از جائے
دگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں — خط سنگ ست اگر نقش یخ ست ایں
ز خلقت چوں مرا زیں گونہ حال ست — بدل در خلقتِ مردم محال ست
چو آگاہی ز خوے بد ستیزم — بہ ہار سلامت زآب چیزم

ہم اکنوں بازت آرد بختِ والا — برافسر سازدت لولوے لالا

خضر خاں کی روانگی کے وقت سلطان کی اندرونی حالت و شفقتِ پدری اور نخوتِ شاہی میں جو باہمی آویزش و کشمکش ہو رہی ہے اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعری میں نہایت ہی مشکل کام ہے ؎

چو آئینِ وثیقت محکمی یافت — دو دل با عالمِ غم ہمدمی یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں — بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بردن شبانگاہ — بحصنِ گوالیر از منظرِ شاہ
تعالی اللہ ندانم کاں چہ دل بود — کہ نزدش گوہرے زانگونہ گِل بود
چکیدہ قطرۂ دریا دلش از روے — فگند از روے خود چوں قطرہ سوے
سکونت را عجب برپای میداشت — کہ جاں میرفت و دل برجاے میداشت
جگر می کند ہجرانش بصد زور — کہ در کندن نبود دستش ز رہ شور
جگر گوشہ ز دیدہ می شدش دور — بدیدہ خونِ دل میداشت مستور
ہمی رفت و ہمی شد طاقتش کم — ز چشمش دیدہ و از دیدہ ہر دم
درونش پارہ پارہ می شد از درد — بروں آں دردہا پنہاں می خورد
جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم — تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ پر غم — شہنشہ ماند نیمے جانِ درہم

سہر سوزن نہ سر رشتہ پدیدار   کہ تواں دوخت آں دونیمہ یکبار
چو آں دیدہ ز چشمش بر کراں شد   ز گریہ مردم چشمش رواں شد

مورخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کر کے فتنۂ عظیم برپا کر دیا۔ سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سید کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بری طرح قتل کیا گیا۔ حاکم جیتور[1] نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں باندھ کر فصیل قلعہ سے نیچے پھنکوا دیا۔ ہرپال دیو بھی جو رام دیو سابق والیِ دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور اکثر شاہی تھانوں کو اٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاوتوں کی خبروں کو سن کر اپنے بستر مرگ پر پیچ و تاب کھاتا اور دانت پیستا تھا۔ اس کی حالت روز بروز ردی ہوتی جاتی تھی۔ اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہ ہوتی تھی۔ آخر اسی حالت میں بتاریخ ۶ شوال ۷۱۵ھ ہجری وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعۂ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

کہ چوں شد سر احکم لایزالی   شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی
درونش را درآں غمہای جانی   تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں می شد و بیروں نمی داد   جگر را غوطہ جز در خوں نمی داد

---

[1] یہ غالباً کوئی دوسرا جیتور ہے جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جیتور معلوم نہیں ہوتا

فرو می ریخت خونِ تاب خورده — چو دیوارِ گلِ خام آب خورده
یکے رنجش گرفتہ در جگرگاہ — دگر قطعِ جگر گوشہ جگرگاہ

وزیں ہر دو بتر خوے جفاساز — کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز
ستیزے سخت کایں رسمِ جہال ست — کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محال ست
جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد — چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج — غمِ فرزند و خوے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جاے — بریں ہر سہ اجل شد کار فرماے

ز شوال آمدہ ہفتم پیاپے — سنہ ہفتصد سہ پنج بر سرِ شے
کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق — بروں زد ز ہفت گنبد بر دو شش طاق
برو کرد آں چناں شیرِ فلک زور — کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور
نگر تا چند زینساں شیرِ پیچیم — شکارِ گور شد زیں آہوے سیم
عجب ناوک زنے گوگاہِ نخچیر — شکافد مور و اژدرہا بیک تیر
چو پیچے برآرد لطمۂ خویش — چہ سلطان زیرِ آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اور اُس کی دلچسپیوں کو بہ نظرِ اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منظر نہایت ہی وحشت خیز اور عبرت انگیز لکھا ہے ؎

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند — بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند

کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ — کہ لعبت می کند ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش — چہ خواہد کردنش فردا ببیں بیش
مبیں لعبت کہ بر روے زمیں ست — کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازیں ست
گر از دیباے چینی خواہی نمونہ — زمیں اکردہ باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آں کس نہد تاج — کہ زیرِ تختہ گِل خواہست شد عاج
خرد بیند چو گردد استخواں سنج — کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز مانندش استخواں چیز — کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم — چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر گز خاک زاید باز خاک ست — خوش آں کس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں نہ ہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بحوالہ تاریخ صدر جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے دوسرے دن ملک نائب نے تمام امرا و ارکانِ دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اس کے شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کاروبارِ سلطنت بحیثیت نیابت کی خود انجام

له اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غرۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بھی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے۔

زروے خفتگانِ خود زمیں گر پردہ بردارد — درآں دیباچۂ عبرت بخوانی تا ابد حیراں
نہفتہ خاک را بینی اندر کلہ کسرے — شکستہ استخواں بینی اندر کاسۂ خاقاں

دینے لگا اور تمام امراء علائی کو اپنا ہوا خواہ تصور کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دن ملک سنبل کو باربکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں اور شادی خاں کی آنکھوں کو بے نور کر دے۔ اُس کافرِ نعمت اور کور دل نے وہاں پہنچکر دونوں بھائیوں کی آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب نے ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بیقراری کا اظہار نہیں کیا اور احکامِ قضا و قدر کو رضا و تسلیم کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا۔

هنوز آں ماه را نابرده در مهد — که گشت آں دشمنِ مهدی کُش از عهد
سبک نامهربانے زاں رواں کرد — که بے مهری کند تا میتواں کرد
شتابد میل میل آنسو به تعجیل — که نورِ دیدهٔ شہ را کشند میل
شتابان رفت سنبل تند چوں باد — غبار آلوده سوئے سروِ آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار — کزاں بادامِ چشمش یابد آزار
به تسلیم قضا بنشست خنداں — نرفت از جائے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلوده از راه — برآمد بر فرازِ قلعه ناگاه
برآں جانِ گرامی باتنے چند — رسید آہختہ بر گل سوزنے چند[1]
چو آں دیده برآں خصماں نظر کرد — ہماں چشمے که خواہد رفت تر کرد

---

[1] گل سے خضر خاں اور سوزنے چند سے مراد نشتر ہیں

بگریہ گفت با شہ فرو خفت — کز ینساں فتنہ خفتہ بر آشفت
چہ حال ست این و این جوشش از چیست — برایں تو ندانی ایں بخشایش از کیست
در امیدِ خلاص آں خود نباشد — کہ دشمن لائقِ مسند نباشد
وگر بر دیدہ و بر جاں ست فرماں — منم فرماں پذیر از دیدہ و جاں

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہے ؎

جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت — چہ باشد سنبلے با صد مہ سخت
بحکمے کاں بسختی تند باد ست — گیاہے را نہ جائے ایستاد ست
منم سنبل ترا ایک بندہ داغی — نہ آں سنبل کہ شد آبی و[له] باغی
بشارت می دہم بارے نخست — کہ حکمے نیست بر جانِ درست
ولیکن در چنیں فسخ جمالی — ہمی خواہد فلک عین الکمالی
مرنج از من کہ از من نیست ایں زور — کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور — بچشمش چوں بچشمِ مردہ کافور
ہمی خواہد زراے سست تمیز — کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

اس مکالمہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہے اور بیرحم سپاہی اس کو پچھاڑ کر آنکھیں نکال لیتے ہیں ؎

چو خاں دانست کامد تیرِ تقدیر — شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

له آبی و باغی کے دو معنی ہیں: اول تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اُگنے والا

برغبت و اشت نرگس پیش سنبل | کہ خواہی خارم افگن خواہیم گل
چو دید آن حال سنبل چارہ ناچار | عنیفان از ہر سو کرد ہر کار
کہ بفگندند سرو راستیں را | بیازردند چشم نازنیں را
کسے کز ہر زخم چشم دنبل | رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش | چگونہ تاب میل آرد بیندیش
چو پر خوں شد خماری نرگس وے | خماری گوئیا قے مے کند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے | کہ شد چشم و خمارش ہا ندبر جائے
بدیدہ ہر کس اندر ورد می کرد | وے از دیدہ ہمی افشاں شدہ ہے در
اگر بود از فلک نیکو نہ بیداد | فلک کور ست یا رب کور تر باد
ستارہ بر شہابی یافت چوں میل | کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل
جہانے خستہ شد کز بس خرابی | شد آں بادام عنابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را | بچشم خویشتن خواندآں رقم را
وگر بیبی سواد ش کز قدر بود | اِذَا جَآءَ الْقَضَا عَمِيَ الْبَصَرُ بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔
ملک نائب نے جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ اُلٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل پر متعین

ہوئے تھے اُنھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور قصر ہزار ستون کے دروازے بند کر دیئے گئے ملک نائب کی خیمے میں گھس کر اُسکو اور اُس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کر ڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی مکافات پوری پوری اُس کو مل گئی ؎

فلک زانجا کہ در پاداش سرہاست — دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے زاہِ مظلوم — سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سر بسر بکشایم این قطع — کہ خونریزِ سرش چوں بود بالقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی — کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود — کش از ہر خار خارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغ ست قاطع — رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی داد شش افیونے زمانہ — کز و ہوشش و خرد شد برکرانہ
بلے ہست ایں عمل در دہر قلاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قرصے کاندریں بالا و شیب اند — چو نانِ کیسہ پر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخور گر تا ز سرو گردن نباید
چو ابرِ دیدہ منعم جفا کرد — سپہر از دیدہ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیر خواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

کیا مگر کچھ خوش نہوا ؎

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ — بدل بود از فریب عالم آگاہ
نہ چنداں شادماں گشت اندراں کار — کہ ہر کس را ابنوبت دید تیمار
کسے کز خیح نوبت رنج دارد — بر بجد گرچہ نوبت پنج دارد

خضر خاں چوں ز غیب انصافِ خود یافت — کرم را جائے شکر بے عدد یافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید — ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
براں بدخواہِ بے تمیز بگریست — برو بگریست و برخود نیز بگریست

قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل

ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرا دولت کی ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد روز یکشنبہ ۲ محرم ۷۱۶ھ کو تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو اندھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے اپنے جلوس کی دوسرے[۱] سال دکن پر فوجکشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھائن پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحدار

---

[۱] جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۷ھ اور مؤرخین کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ ہوتا ہے

کو گوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کر دے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلق بحث نہیں کی! اور نہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسروؒ نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نابینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔ ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوجکشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آرہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسد الدین نے اُس کے قتل کی ایک زبردست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن اُنھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معین سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کر دیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شریک یا جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔

نہایت قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کرا دیا ہو۔ اس لیے کہ اگرچہ یہ لوگ بحالت موجودہ سلطنت کے قابل نہیں رہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلۂ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان عزیزوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں [لہ]

که چون سلطان مبارک شاهِ بے مهر — ز تلخی گشت بر خویشان ترش چهر
صلاحِ ملک در خون ریزشان دید — سزاواری به تیغ تیزشان دید
بر آن شد تا کند از کین سگالی — ز انباز انِ ملک اقلیم خالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر قلعہ گوالیار جانے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے [لہ]

به تندی سر سلاحی را طلب کرد — که باید قصد کرده امروز شبگیر
روان در گوالیر این دم نه بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
که من ایمن شوم ز انبازیِ ملک — که هست این فتنه کمتر بازیِ ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورہ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے خضر خاں کو ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت و ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید کی رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے بعد اس امر کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کنیز ہے اور سلطنت کی ملک ہے ہمارے پاس بھیجدو [لہ]

نهان سوی خضر خان کس فرستاد — که داری بند را از دل برون یاد

[لہ] بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں دیا جا رہا ہے مگر مورخین نے بمقام جھائن لکھا ہے۔ جھائن اور گوالیار کا فاصلہ مجھے معلوم نہیں

که ای شمع ز مجلس دور مانده   تنت بیتاب و رخ بی نور مانده
تو میدانی که از من نیست این کار   ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار
گرت بندی ست از گیتی خداوند   چو وقت آید همت بگشاید این بند
نمی شاید درین اندیشه تعجیل   بهنجار از وحل بیرون رود پیل
کنون ما هم دران هنجار کاریم   بهنجاری ازین بندت بر آریم
چو در خوردی که باشی مسند آرای   به اقلیمی کنیمت کار فرمای
ولی مهر کسی کاندر دلت رست   نه در خورد علو همت تست
دولرانی که در پیشت کنیزیست   کنیز ار مه بود هم سهل چیزیست
شنیدم کان خیال گشت ارجمندت   که شد پا بوس او سرو بلندت
نه بس زیبا بود کز چشم کوتاه   پرستار پرستاری شود شاه
کدو در صحن بستان کیست باری   که جوید سر بلندی با چناری
تمنای دل ما می کند خواست   کزان آلودگیها بایدت خاست
چو زینجا رفت باز اینجا فرستش   بپائین گاه تخت ما فرستش
چو سودای دلت گم گشت چیزی   دهیمت باز تا باشد کنیزی

اس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

نخست از دیده لب اجوش خون داد   پس آلوده بخون پاسخ برون داد

کہ شہ را ملک رانی چون وفا کرد   دو لرانی من باید رہا کرد
وریں دولت ہم از من دور خواہی   مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو با من ہمسر است ایں یار جانی   سر من دور کن زاں پس تو دانی

اس سخت جواب کو سُنکر سلطان آگ بگولا ہوجاتا ہی اور ملک شادی کو طلب کرکے فوراً گوالیار جانے اور ان مظلوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہی۔

ملک شادی نے ایک رات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچکر محافظان قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ مستورات میں ایک شورِ قیامت برپا ہوگیا۔ ناز پروردہ شہزادے مشکیں بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ کرتا ہی لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ؎

چو بستند آں دو دولتمند را سخت   زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شگرفان زبونے   در آمد سو بسو شمشیر خونے
چو جست آواز بے رحمی ز خنجر   در آمد خون بے رحمت از در
جہانے مایۂ غم شاد شش نام   مخالف چوں خطِ مہر و غم دام
جبینے تند چوں سکینِ جلّاد   نگاہے تیز چوں متینِ فصّاد
اشارت کرد ہر سو راندنِ تیغ   نہ شد برقِ کسے در جنبش از میغ

عفا الله بر چنان روباه چون ماه — کسے چون برکشد شمشیر کین خواه

کرا در دل نیاید سوز جانی — ز افسوس چنان عمر جوانی

فلک را بادیا رب سینه صد چاک — کزینسان ارجمندان را کند خاک

بخون قصاب را رحمت چه جوئی — که خواهد تیغ خود را سرخروئی

چو گل بند دبسر جلاد خونریز — ز اندامے چو گل نه بود به پرهیز

آخر کار ایک شیخ قوم کا ہندو جرأت کر کے آگے بڑھتا ہی اور اپنے افسر سے جوہر دار تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہی ؎

غرض کس را پریشان چون نشد رای — که گردد تیغ خون را کار فرمای

بجنبید از میان چون تند بادے — فروتر شیخی هندو نژادے

ز فرماینده تیغ گوهرین جست — کشید و کرد دامان قبا چست

برآمد گرد آن سرو گرامی — که از سرسبزی خود بود نامی

شهادت خاست از خضر اندران کاخ — چو تسبیح درخت از سبزی شاخ

سیاست را فلک یاری همی کرد — شهادت را ملک یاری همی کرد

در فردوس رضوان باز کرده — همه حوران درود آغاز کرده

ازان بانگ شهادت کامد از شاه — شهادت گوی شد هم مهر و هم ماه

چو برشد خنجر شه جهد بر دشت ق — دران منظر فغان چون رعد بر دشت

سپر می کرد خورشید از تن خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید — نه مه داند سپهر گردن نه خورشید
بیک ضربت که آں نامهرباں کرد — سرش در کنارش میہماں کرد

خضرخاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگرد چکر لگاتی ہے اور اپنی الوداعی اسپیچ کرتی ہے

چو خونِ خضرخاں در خاک در شد — ز خونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود می گشت جانش — ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
که اے جانِ من و آشوبِ جانم — که در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت ز جاں کردم جدائی — مبرّی ز آشنایاں آشنائی
ہر جائے که خوں اند ایں تنِ پاک — گیاہِ مہر خواہد رستن از خاک
ز خون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے — ازاں گو گیرد سرخ ایں کیمیا جوئے

ور آگه نیست آں ماہِ قصب پوش — ق — که خونم بر زمیں چوں می کند جوش
بجو اندیشش که آید از سرِ سوز — شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیارائید بزمِ بہمن و کے ہا — که من از خونِ خود خوش می خورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج — که بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت — که در تشتش گم شد و لعلش فرو ریخت

گذشتیم از جہان و خاست ہوئے ‏ ‏ نماند از ما بجا جز آرزوئے

نوردِ ہستیم شد ہیچ در ہیچ ‏ ‏ ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ

غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھی تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جو حالت ہوئی اُس کو حضرت امیرؒ اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شہابی کز سر ریش بود گردی ‏ ‏ چشید او نیز ازاں جوے آب خوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز ‏ ‏ برآمد شورِ مستوراں دراں سوز

کسے کآوازِ شاں دیوار نشنید ‏ ‏ زبانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند ‏ ‏ چو خورشید از شفق در خوں فتادند

بچشم آب و بر رو خوں ہمگناں را ‏ ‏ عجب خونابہ رو دادِ شاں را

ز چہرہ ہر بتے پر کالہ می کند ‏ ‏ زروئے لالہ برگِ لالہ می کند

کناں ہر موئے کہ بر دلہاے نومید ‏ ‏ شبِ غم را دہد پیوند جاوید

ز موئے کندۂ و خونِ روانہ ‏ ‏ ز خون و مُشک پُر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار ‏ ‏ کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار

هوس بهرِ هلاکِ خویش مے برد   همی مُرد از پئے مرگ و نمی مرد

فتاده لُعبتاں چوں خاک بر در   بجائے گل فگنده خاک بر سر

فرشته گریه همچوں ابر میکرد   ببالا بردنِ جاں صبر میکرد

همی کرد ایں ندا هاتف زبالا   سَلَامٌ مُّبَاءٌ مِنْ رَبِّی تَعَالیٰ

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو

دولرانی دراں خونابه سر گم   ق   چو ماهِ چارده در جمعِ انجم

زتابِ مهر در صفرای و تاپاک   چو تابِ مهر می اُفتاد بر خاک

ز زخمِ ماهِ نو در هر کناره   بصد پاره رُخے چوں ماه پاره

نه زاں رخساره می شد پارهٔ دو   که از مه دور می شد پارهٔ نور

صباحت هم براں رخسارِ گلگوں   همی کرد از جراحت گریهٔ خوں

ز چشم و رُخ که خوں بیروں همی رفت   بهر سو سیلهائے خوں همی رفت

ز کوبش بر رُخِ پُر خون و رنگیں   حنا می بست بر دستِ نگاریں

بساعد مویهائے پیچ کرده   چو ماراں گردِ صندل پیچ خورده

بیاد پیچهٔ موئے کرخاں داد   به پیچاپیچ مو می خواست جاں داد

در آں ہوا کہ پیچ بے کراں بود　　دل خاں حسرت و جانش ہمدراں بود

جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اُٹھایا گیا اور قلعۂ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجمیند رہے اُن کی لاشیں بصد حسرت و یاس دفن کی گئیں ؎

چو شد ہنگام آں کاں کشتہ چند　　ق　　بزندانِ ابد مانند دربند
شہیداں راز مشہد گاہِ خونریز　　رواں کردند سوے خوابگہ تیز
بجمیند رکہ برجے زاں حصارست　　شہاں را کاندراں جاے قرارست
دراں بردند شاں ریزاں زچشم آب　　کہ خسپند اندراں شاہانِ خوش خواب
بنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ　　نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ
بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود　　ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نگر کاں خوں کہ خوابش رفت زامید　　کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

یہاں پہنچکر حضرت امیر خسرو قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم کردیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیع کا باعث ہوئی ہوگی اس

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہلِ دل پاک باطن روشن ضمیر صوفی صافی تھے۔ اُنھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیشین گوئی کی تھی تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم و بیش دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھراتا ہے۔ قاتلوں نے سلطان کا کام تمام کر کے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور بعض بیگمات ذبح کر دی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو بخشدی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس خاندان کا نام صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو کر دیا اور اہلِ عالم کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ مُغَیِّرُ الدُّوَلِ وَمُبَیِّدُ الْاُمَمِ وَالْمِلَلِ الَّذِیْ هُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہِ الْحَکِیْمِ "وَکَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْکَ مَسَاکِنُهُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَکُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ"

مثنوی کی خصوصیات فارسی شعرانے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے مثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں گریز لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جنرلوں نے گجرات، رنتھنور، چتوڑ، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل کیں اُن کو یوں بیان کر کے لکھتے ہیں ؎

تعالی اللہ کرا باشد چنیں بخت | کہ گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدہلی او کند ز ابرو اشارت | فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت نے و در ملک سلیماں | ہمہ دیوان ہندش زیر فرماں
سکندر خود سفر کردی در اطراف | بحرف تیغ زاں زد قاف تا قاف
نہ بستہ او بجنبش ترکش خویش | شدہ تیرش درون عرصۂ کیش
چناں بودند دیگر خسرواں ہم | کہ بے جنبش نشد ملکے مسلّم
چناں خورشید کوہست آسماں گیر | سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را | کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کر سکتا ہے سوائے اُس کے فرزند ارجمند شمس الحق خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال روبترقی ہے

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور رہی۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے؎

بدین گونه که باید پایه بالا مگر هم زادهٔ اوشمس والا
چو بخت خود جوان و پیر تدبیر چو نام خویش خورشید جهانگیر
هنوزش تیغ فتح اندر نهفته است هنوزش یک گل از صد ناشگفته است
هنوزش تیغ نصرت در نیام است هنوزش نافهٔ امید خام است
هنوز اندر طلوع است آفتابش هنوز اندر بر افزونی ست آبش
هنوز اقبالش اندر کارسازیست هنوزش نخل تر در سرفرازیست
هنوزش می‌رسد بر گل صباها هنوزش چرخ میدوزد قباها
زمانی باش تا بکشاید این درج تتق بالا کشد خورشید از برج
جمال کار آن بخت جهانگیر برون آید شادروان تقدیر
شود روشن که این مه بر زمین نیست صد این آفتاب یک دین حصیت
بدو در مه شود بدری هلالش که ایمن باشد از نقصان کمالش
غلط کردم که گردد آفتابی که کم بیند زوال و انقلابی
ولی با این وجود مقبل خویش گرفتارست در دست دل خویش
نه روزش خشک گردد زیر چشم آب نه شب پهلو زند بر بستر خواب
همه شب با خیال غمزه در گفت مغیلان زیر پهلو چون توان خفت

اس مثنوی میں حضرت امیر خسروؒ نے یہ التزام کیا ہی کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھتے ہیں۔ اوّل "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لب معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے اُنھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہوتے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جا سکتا لیکن اُن میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسروؒ کے تغزل کا عام انداز ہی۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنوں کے اعتبار سے غزل کہا جا سکتا ہی شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہی کہ یہ طریقہ قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو سرود کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہی۔ فخر الدین اسعد فخری جُرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و رامین میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیرین خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دیے ہیں۔ مولنا عصّار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہی کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہی جو مثنوی کی بحر میں ہی اور لغوی و اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہی۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہی اس لیے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ؎

مجو عصّار مہر از طبع مردم
که گل هرگز بشورستان نخیزد

وفا از صورتِ بے معنیٔ خلق | چو از صورت ملائک میگریزد
بغربالِ فلک بر فرقِ اینہا | قضا جز گردِ غدّاری نہ بیزد
بہر آں را کہ نیکی بیش خواہی | بکینت ہر زماں بدتر ستیزد
چو اشک آں را کہ سازی جائے در چشم | اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجوے کرمانی نے ہمائے و ہمایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہی۔ خود امیر خسرو نے قران السعدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحریں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہی کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہی بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہی۔ حضرت امیر خسرو نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہی کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہی اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہی۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہی جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیج دیا ہی ؎

غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوے | غنیمت دشت باید از ہمہ روے

که گردون گرچه چشم آمد سراپای — دو مردم دید نتواند بیک جای
ز شمشیرے که بربالا کشیده است — بسا پیوندها کز هم بریده است
کجا دو غنچه باهم کرد روئے — که هر یک را خزان نفگند سوئے
چه بینی رسته دو گل بر یکے شاخ — که هر یک جانبے زنگیں کند کاخ
بیک رشته شود صد دُر فراهم — ولے در رشته کے مانند باهم
ندیدانم که دوران دغا باز — چرا پیوند دو بُرّد زهم باز
دران برجی که آن مه شد حصاری — سپردم دو دِ دل را پرده داری
ز دم موجے ز چشم خون چکیده — که قصرش لعل گشت از خون دیده
بگو اے باد کت آتش بنعل ست — رهت گه گه بر آن گلهائے لعل ست
بقصرِ لعل آن دلخواه چون ست — شفق چون ست در وے ماه چون ست
کجائی اے چراغِ دیدهٔ من ق — رخ خوب تو باغِ دیدهٔ من
بهارِ عیشِ من گر شد خزانی — ترا هر روز بادا نو جوانی

پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نو شدا روے دلِ من — ز تو صد تلخی غم حاصلِ من
هر آنچه از مهر تو آمد برو یم — نیارد تاب اگر بر کوه گویم
من و شبهائے همچوں کوه در پیش — فراقے با هزار اندوه در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار مانده — تنے چوں صورتِ دیوار مانده

زسوزِ دل چو خونم بر زند جوش ترا خوانم کنم عہد ا فراموش
ولیکن چوں توئی پیوستہ باخوں بآساں چوں روی از سینہ بیروں
چو تنگ آیم زشبہاے سیہ روز برآرم از جگر آہے جہاں سوز
نخوانم از تو این رنجِ ابد را دعائے بد کنم شب راو خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
دعا ہا کز پیت جاں کردہ تلقیں ہمہ شب گویم و دل گوید آمیں
زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیاز خویش بینم چوں زحد بیش دعا سوئیت دمم افسوں سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بزردی چہ چارہ با سپہر لاجوردی
مرا گردونِ سبزار داد برباد خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

ایک بہاریہ تمہید | مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسب ذیل بہاریہ تمہید سے شروع کی گئی ہے

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ کشاد از گوشہ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغاز جوانی سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشاطہ پرکار بزیورِ بستن خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نو روزِ طرب زاے عروسانِ چمن را پیکر آراے
بروے باغ بارانِ بہاری بہ دُر پاشی و مروارید باری

بہار از لالہ و سوری بگلشن — حنا بستہ بپائے سرو و سوسن

ز رنگ سبز و تر شاخ نگوں سر — چو ابروئے بتاں در وسمۂ تر

بصد گلگونہ باغ آراستہ روئے — بمشک سودہ سنبل بافتہ موئے

خراماں در چمن خوبان سقلاب — کشادہ چشمہائے بستہ را آب

ز عشق پائے خوباں نرگس مست — نہادہ چشم خود را بر زمیں پست

ہر کو سوئے بتاں رائے کردہ — میان چشم نرگس جائے کردہ

ز غنچہ بسکہ بکشادہ دم مشک — شدہ از بوئے تر چوں نافہ خشک

بنغمہ بلبل و قمری خروشاں — ہر افگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں

ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے — نے آمد صبا را بر زمیں پائے

شاندار تمہیدیں | اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نہایت شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ؎

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب — ندیدم ہیچ دورش بر یکے آب

اگر خورشید ایں ساعت بلند ست — زمان دیگر از پستی نژند ست

دگر سیارگاں ہم زیں شمارند — کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرست | گر آید زیر بالائے نہ دیرست
مکن تکیہ بصدر و مسند و تخت | خس ست ایں جملہ چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش | کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش
بچشمِ خویش دیدم کجکلاهاں | برہنہ پا و کفش کہنہ خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں | تربے نانی بخوشہ چوشماراں
عملہائے جہاں بر عکس ہم ہست | کہ بر ملکی گدائے را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے | بہ تختِ زر دریدہ پاشنائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائداری کا خیال ایک نہایت لطیف تمثیل میں ادا کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آسمان جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار رہتے ہیں اور کبھی نیچے پس جبکہ یہ دولابی گردش بلندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہے تو اگر بلند مرتبہ لوگ پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دَور تسلسل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہے اور فی الحقیقت اچھا کہا ہے ؎

کوزۂ دولاب را مانند ہمی | ہر کہ زیرِ چرخِ دولابی بود
کز پسِ اوج و بلندی حاصلش | سرنگونساری و بے آبی بود

ذوق کے اُستاد شاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

بلندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہے پستی میں
ہنڈولا ہے سبب تجھکو نہیں اے آسماں باندھا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُرشکوہ ہیں لیکن سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُرسحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس پر ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اوّل الذکر تمہید کے چند اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں ؎

گرت در سینہ چشمے ہست روشن — بعبرت بیں دریں پیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد — برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد
کہ باد تندِ ایں خاکِ خطرناک — چنیں گلہا بسے کردہ است خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت — کہ از یک صدمۂ دے بر زمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد برخاست — کہ شد پست از خزاں را باد برخاست
نگہ کن تا کیاں راز آفرینش — دریں نزہتگہ آمد چشم بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی — خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت — نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

نسیمے کان وزد ہر صبح گاہے | نگرتا بر چہ گلہا داشت راہے
خیالے را کہ نقشے بر زلال ست | اُمید دیر پائیستن محال ست
دریں ویرانہ عقل آں را پسندد | کہ در وے رخت بندد دل نہ بندد
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند | بزلف و جعد شاں دل را مکن بند
کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ | کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کہ امروز آورد پیش | چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست | کہ زیر خاک لعبت بیش ازین ست
گر از دیباے چیں خواہی نمونہ | زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تخت عاج آنکس نہد تاج | کہ زیر تختہ گل خواست شد عاج
خرد بیند چو گردد استخواں سنج | کہ شاہ را آتیں شد شاہ شطرنج
مبیں کام و زبانش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں ہر خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست | خوش آنکس کز غم بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ خضر خاں کی نو عمری، نوجوانی اُس کا حسن و جمال اور ناز و تنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اُٹھیں گے۔ جگر چاک چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ ست　　بہر عاشق چنیں آبے دریغ ست

کسے کز زخمِ یارانش فتد موے　　بزخمِ تیر یاراں کے نہد روے

بسا عاشق کش آمد ارّہ بر فرق　　کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق

بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں　　سرش خوں گرید و لبہاش خنداں

چو مہرِ دوست دل را شد عناں گیر　　نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر

جمالِ وشوق تا در دل بکارند　　خبر کے باشد ار خنجر گزارند

شنیدی قصّۂ یوسف کہ تا چوں　　زناں را دست شویانید از خوں

زناں کاں حُسن را نظارہ کردہ　　ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ

عروسانے کہ حُسنِ شہ پسندند　　حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند

چہ داغ ست ایں کہ ہر جا می نشانم　　چہ خوں ست ایں کہ ہر سو می فشانم

کسے روشن کند ایں آتش سوز　　کہ روزے سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را — نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کو سر نہد در پائے خوباں — سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہ مہمانی ہوسناک — ز خونِ خود دہد مہمانیِ خاک

حضرت امیر خسرو صرف اس تمہید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف شاہد پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیر نگاہ ہی کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ؎

چو بر عاشق اشارت تیغِ خون ست — سیاست کردن از رحمت بروں ست
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری — ز غمزہ داشت بر جاں زخمِ کاری
چہ حاجت بود چرخِ بے وفا را — بروراندن ز خوں تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر — گسستن کے تواند بستہ زنجیر

اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدرات اور مشیّت ایزدی پر حوالہ کرکے ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ؎

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں — ز شیرش پرورد آنگہ خورد خوں
نگر تا چند گردد دورِ افلاک — کہ یک نو بادہ بیروں آرد از خاک
کسے کو کرد کاسے بہرِ خوردن — شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست — کہ نتواند از انساں دیگر آراست
چو ہستیش ساخت چوں شکستن آساں — ز بیش و کم کجا باشد ہراساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز | ازیں خضرائے رنگیں گشت تا چیز
پس آں بہ کادمی در جاں سپردن | بقائے خضر یا بد بعد مُردن

فلسفۂ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفۂ شعر سے میری یہی مراد ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرفگی اور حُسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہے کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو واقعات کے سلسلے میں جابجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ قُدما اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہے۔ لاتبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیے ؎

زروزی خواہ در دہ خواہ در شہر | مقام ہر کسے پیدا است در دہر
پرندہ بال و پر بہر ہوا یافت | خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش با لا بر نیاید | مگر آں کش غلیوازے رُباید
عقاب از اوج شوان داشتن پست | مگر در باز وش لنگر تواں بست

بحیلہ چند باشد پست را اوج　　بدریا بر شود۔ بازاو فتد موج
بُنِ جو را ز یک گز نگزرد شاخ　　شود گرجو بجو تا ابر گستاخ

اقبال مند اور ہونہار اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ؎

سعادتہاست اندر پردۂ غیب　　نگہ کن تا کرا ریزند در جیب
سرے کو خواست شد تاجِ جہانی　　تولّد یابد از صاحبقرانی
دُرے کز روشنی گردد جہانگیر　　شود پیدا از ابرِ آسمانگیر
ز بر جد زادۂ کوہِ بلند ست　　کز انساں در بلندی ارجمند ست
شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر ست　　کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہے لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ سُورج آسمان میں ہے مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سُورج سے فایق ہیں۔ اِس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ؎

شرابے کش بود ز اقبال بوئے　　رسد در گوہریں جام از سبوئے
گلے کو خواست والا دستگہ یافت　　نیارد سوئے دیگر دست رہ یافت
دُرے کو خواست شد بر افسرِ خاص　　رسد در گنج شہ از دستِ غواص

حقیقی محبت کا اظہار دُوری کی حالت میں ہوتا ہے ؎

ہمہ کس پیشِ رو باشد خریدار — بدوری دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشتی باشد کہ گہ گاہ — ز نزدیکی رباید کہربا کاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک — دو دسر گشتہ سوے مہرِ افلاک
بہ نیلوفر نگر کز مہرِ جاوید — فرو میرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری ز ماہی باید آموخت — کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت

نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مرجھا جاتا ہے۔

بزرگوں کا توسّل موجب حصول عزت ہوتا ہے ؎

چہ نیک اختر کسے کز بختِ فیروز — شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد — نماند ابر راز و دامن آزاد
چو پیچیں با چنار افتد کدو را — چنار از خویش برتر دارد او را

آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقّی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ؎

چو نے امید پایندہ است و نے بیم — خوش آنکس کو نہد گردن بہ تسلیم
چو نتواں رشتہ کردن گسستن — بباید دل در و ناچار بستن
بس آفت کاں نویدِ کامرانی ست — بسا غم کاں کلیدِ شادمانی ست
چہ داند طوطیِ کافتادہ در دام — کہ از شکر دہندش طعمہ در کام
چہ داند باز چوں بندند پایش — کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش

بسا ہندو کہ گردید در اسیری | کند شکر اسیری در امیری

آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے یعنی ملک کافور سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت اور نیابتِ سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد | بغم صاحب کلاہی بر نگیرد
چو از بلقیس جمشید با دیہ داد | بسے تختِ سلیماں را بردباد
بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی | کہ خواہد تیغ خود را سرخروئی
چو گل بند دلبر جلاد خونریز | ز اندامے چو گل بنود بپرہیز
عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد | بامیدے دُوں ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کر کے واقعہ کی تصویر ہو بہو کھینچ دے اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو تو اصلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغرائے امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوبی کے

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مورخین جب سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں توبجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبد القادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جابجا ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا، خوبی ہو سکتی ہے کہ اس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں | شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہے سلطان معز الدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلۂ واقعات کو سلطان علاء الدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھتے ہیں

ازاں پس چو پسر کم بود شاہاں ۔۔۔ بدختر گشت رائے نیک رایاں

رضیّہ دخترے مرضیّہ سیرت ۔۔۔ سریر آراست از جائے سریرت

مہے چند آفتابش بود در میغ ۔۔۔ چو برق از پردہ میزد دیر توتیغ

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند | فراواں فتنہ بے آزار می ماند
پرید از صدمۂ شاہی نقابش | ز پردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زور مادہ شیراں | کہ حامل می شدند از وے دلیراں
سہ سالے کش قوی بد پنجہ و مشت | کسے بر حرفِ او ننہاد انگشت
چہارم چوں ز کارِ او ورق گشت | بروہم خامۂ تقدیر بگذشت

مؤرخین نے لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیہؒ خاتون نہایت عاقلہ اور دور اندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم و فنون میں کافی مہارت رکھتی تھی ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معز الدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ؎

رواں شد اں پس از حکمِ الٰہی | نگین سکۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام | نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرامِ فلک زور | شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہے۔

سلطان ناصر الدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ؎

به محمودی شد روئے زمیں گشت   بگیتی ناصرِ دُنیا و دیں گشت
بسا لے بیست زاوجِ پایۂ خویش   جہاں میداشت اندر سایۂ خویش
عجب عہدے ہمہ در کامرانی   بہر خانہ نشاط و شادمانی
شہے در دانش از یزداں شکوہے   ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے
خود او مستغرقِ کارِ الٰہی   بامرِ شش بندگاں در کارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت شعار بادشاہ گزرا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت کر کے اُس کی اُجرت سے اپنا خرچ چلاتا اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد کر کے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مُربّی اور خُسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ کو دھوکے سے قتل کر کے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی غرض سے بے تحاشا زرپاشی شروع کی (جس کے حالات ضیاء برنی نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں) تو بے شمار مخلوق اور اُمرائے سلطنت اُس کے گرد جمع ہو گئے اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ؎

ازاں پس باشکوہِ لشکر و پیل   رواں شد فتحِ دہلی را بتعجیل
خزاین ریز شد منزل بمنزل   ززر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

ملوک از پیش مے آمد خریده ... ز زر میشد غلام زر خریده
نشد گردن کش از وے کس بعصیاں ... کہ بودش طوقِ زر در گردن جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور ... نشانده گنجہا بے منع گنجور
چو با دہلی بفتح افتاد کارش ... گرفت از منجنیق زر حصارش
ز عشقِ زر بدہلی خاصہ و عام ... بعبره چون را در بندِ اشام
چو زر را از ہر طرف آوازمی داد ... دواں لبیک گویاں خلق چون باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعۂ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رُکن الدین ابراہیم تختِ سلطنت پر بیٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زر ریزی کی افواہیں سُن کر اُس کے تمام ارکینِ سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رُکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

بدہلی نیز در مسند بہ تعظیم ... شرف نو کرده رکن الدین براہیم
ملوک و خاں ز اندازه بروں بود ... کہ ہر یک تختِ دہلی را ستوں بود
اگرچہ بود تختش را ستونے ... کز ابنوهِ ستوں بُد بے ستونے
ز بانگِ زر کہ در رقص آورد پاے ... برقص آمد ستونہا جملہ از جاے
ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند ... ز ارکاں تختِ رُکنی بے ستوں ماند
ز جا جنبش در آمد رُکنِ بے زور ... برفت آں رُکن و ارکاں گشت پرشور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اُسی کے ساتھ

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کافور نے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے

غرض چوں خضر خورد آں شربت جور ‌‌‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

شہابے کز سریرش بو گردے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ چشید او نیز ازاں جو آبخورے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اتارا گیا۔

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں

یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک راز دار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولرانی کے پاس پہنچتا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے

چو آمد آں سواد خضر خانی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نہانی تر ز آب زندگانی

بہ پیچا پیچ شوق آں نقش خامہ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ صنم میخواند و مے پیچید نامہ

بروں بُد حرف نامہ بر زبانش ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ دروں چوں نامہ مے پیچید جانش

گہے باعجز و گہ با ناز می خواند ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ گہے پست و گہے آواز می خواند

سرش می بست و دیگر باز میکرد　　　چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد

گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود　　　گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود

فغاں خیزاں نہ صبرے و نہ تابے　　　چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے

بدست ازما جرائے راستینش　　　رقیبِ گریہ گشتہ آستینش

بدستش آتش و در آستیں آب　　　بدیں آب ایمنی بودش ازاں تاب

نہاد آں نامہ پس بر دلِ خویش　　　کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

گوالیار کے قلعہ میں خضر خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵

بسنگیں قلعہ در پیغولۂ تنگ　　　نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ

دراں تنگی ز غم دل تنگ مے بود　　　دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود

چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں　　　غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

ز غم جانش ارچہ در بیداد مے بود　　　ولے بر روئے جاناں شاد مے بود

ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست　　　ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست

شب و روز آں مہ و زہرہ بہر قد　　　ہمے بودند باہم چوں دو فرقد

دو یکدم ہمچو جوزا روئے در روئے　　　بُدندی یک دگر دلدار و دلجوئے

گہے او پیشِ ایں صد ناز کردے　　　گہے ایں بر لبِ او گاز کردے

گہ او بازو کشادے ایں خزیدے　　　گہ ایں گیسو سپردے او کشیدے

گہ او سر در کنارِ ایں نہادے　　　گہ ایں در زیرِ پائے او فتادے

دراں زنداں براں دلہائے پرسوز — بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں دکھلایا ہے دونوں شاہزادے مشکیں کسے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے آدمیوں کو قتل کے لیے اشارہ کرتا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھکر وار کرے۔ آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہے اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس زاں ایشاں چوں نشد رائے ق — کہ گرد د تیغ خوں را کارفرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے — فرو تر نسبتے ہندو نژادے

شتمبہ صورتے آہرمن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائے چو عیش تنگ حالاں — کشر اندیشے چو عقل خرد سالاں

چو بوم نو بدیدن شوم چہرے — چو صبح دے بغرنیں سرد مہرے

چو شام غم جبینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبلتے پیچیدہ درگوش — زسبلت کردہ او را حلقہ درگوش

سبک زاں صف سرہنگاں بروں جست — تو گوئی خواہد از وے موج خوں جست

زراہ مہر دامن در کشیدہ — بخونریز آستینہا بر کشیدہ

ز فرمایندہ تیغ گوہریں جست — کشیدہ و کرد داماں قبا چست

برآمد گرد آں سرو گرامی — کہ از سرسبزی خود بود نامی

شہادت خواست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیح درختے از سبزی شاخ

سیاست را فلک زاری همیکرد | شهادت را ملک یاری همیکرد

در فردوس رضواں باز کرده | همه حوراں درود آغاز کرده

ازاں بانگِ شهادت کامد از شاه | شهادت گوے شد هم مهر و هم ماه

چو بر شه خنجر و سه جعد برداشت | دراں منظر فغاں چوں رعد برداشت

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش | ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید | نه مه داند سپر کردن نه خورشید

بیک ضربت که آں نامهرباں کرد | سرِ شه در کنارش میهماں کرد

تشبیہات اور استعارات تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جدّت اور طرفگی زیادہ ہوگی اُسی قدر کلام کا رُتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعرا عام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غدّاری اور مکّاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو ہزاروں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

دو قرصی کاندریں بالا و شیب اند — چونانِ کیسہ بُرمردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نباید — بخور گرت از سر وگردن نباید

چاند سورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ؎

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے سوائے مشاق ماہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصر لعل میں بھیجدی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

بقصرِ لعل آں دلخواہ چوں ست — شفق چوں ست و روے ماہ چوں ست

سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ؎

قصب پوشی کہ بریاری رسیدہ — بہ برہ چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل — چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بیقدری

اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

گہرہائے کہ ہر یک راز امید بصد خون جگر پرورد خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار چو آب چشم عاشق بر در یار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلاویزی اور طرفگی پیدا ہوتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے ؎

بآب دیدہ غم پرداخت نتواں کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلا شبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجون مفرح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چوں ہندو از رہ خاک می رُفت فلک بر وے ہَراک اللہ می گفت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہَراک اللہ کہنے سے اُس میں طرفگی پیدا ہو گئی۔ ہَراک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہر دم ز چشمش لعل رخشاں غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اُس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

ز گوہر نازنیناں را تہ پائے شدہ اندر آبلہ پائے گہر سائے

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابل ملاحظہ ہیں ؎

تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ | بگرد لالہ سوسن ھا دمیدہ
بفرمانِ مہ پوشیدہ تمثال | رواں شد زہرہ و پروین بدنبال
رواں سیارہ پرّاں تر از طیر | بسوئے شمسِ والا شد سبک سیر
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت | ستارہ زآفتابِ خویش برداشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہی۔

ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہی کہ انھوں نے اپنے تمام تصانیفِ نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہی۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عہد خلجی بلکہ کسی قدر اُس کے ماقبل اور مابعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرداً یا مجتمعاً صحت اور استناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بد مذاقی ہی جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے جن کتابوں میں

لفاظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت سے ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی یہی وجہ ہے کہ قران السعدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ قرآن السعدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزارہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی حضر خاں اور نہ سپہر کو یہ بات حاصل نہ ہوسکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپہر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تغلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے۔

مگر مجھے اُمید ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہوگیا ہے جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہندوستان کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہے۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان معزالدین سام سے شروع کرکے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہے سلطان علاءالدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاءالدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سرداران مغل کی گرفتاری

اور مغلوں کے حملوں کے دائمی سدّباب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاء الدین کو چتوڑ، رنتھنبور، گجرات، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاددہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کے متعلق بھی کافی تفصیل خضر خانی شادی کی داستان کے ضمن میں کی جا چکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں:۔

اسلام کا غلبہ اور اس کی یکساں رونق تمام ہندوستان میں

تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دار العلم بخارا کا مرتبہ حاصل ہے۔ زبردست کافر اور ان کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنیں سے ساحلِ دریائے شور تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خارجیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنفیوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ؎

خوشا ہندوستان و رونقِ دیں　　شریعت را کمالِ عز و تمکیں

ز علمِ باعمل دہلی بخارا　　ز شاہاں گشتہ اسلام آشکارا

تمامی کشور از تیغ غزا کار | چو خارستاں ز آتش گشتہ بیخار
زمینش سیر خورد آبِ شمشیر | فرو خفتہ غبارِ کفر در زیر
زبردستانِ ہندو گشتہ پامال | فرودستاں ہمہ در دادنِ مال
بدیں عزت شدہ اسلام منصور | بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمہ گر نبودے رخصتِ شرع | نماندی نامِ ہندو ز اصل تا فرع
ز غزنیں تا لبِ دریا دریں باب | ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ زاں رہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر | ہمہ در کیشِ احمد راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از نا ترسگاری | نہد بر بندہ داغِ کردگاری
نہ از جنسِ جہوداں جنگ و جوریت | کہ از قرآں کند دعوی تیوریت
نہ مغ کز طاعتِ آتش شود شاد | وز و با صد زباں آتش بفریاد
مُسلمانانِ نعمانی روش خاص | ز دل ہر چار آئیں را باخلاص
نہ کیں با شافعی نے مہر با زید | جماعت را و سنت را بجاں صید
نہ زاہلِ اعتزالے کز فنِ شوم | ز دیدارِ خدا کردند محروم
نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی | کند با شیرِ حق روباہ بازی

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر

ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہیے ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں پر

حکمراں ہے باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہے۔ عربی کی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہے کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہے۔

غلط کردم گر از دانش زنی دم ۔۔۔ نہ لفظ ہندی ست از پارسی کم
بجز تازی کہ میر ہر زبان ست ۔۔۔ کہ بر جملہ زبانہا کامران ست
دگر غالب زبانہا در رے و روم ۔۔۔ کم از ہندی ست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کار دیگر ۔۔۔ کہ نامیزد در و گفتار دیگر
بنقصان ست لفظِ پارس درخورد[۱] ۔۔۔ کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وش و ایں دردناک ست ۔۔۔ تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک ست
جسد را مایہ گنجد ز ہر ساں ۔۔۔ نہ گنجد از لطافت ہیچ در جاں
نہ زیبد جفت کردن ہمسری را ۔۔۔ عقیقے از یمن درِّ دری را
بہیں دولت ز گنج خویش صرف ست ۔۔۔ متاعِ عاریت عاری شگرف ست
زبانِ ہند ہم تازی مثال ست ۔۔۔ کہ آمیزش دراں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف و نحو | ہندی صرف و نحو کے اصول و قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

---

[۱] درخورد بمعنی سزاوار و شایاں۔ اچار بمعنی آمیزش۔ تیزی امالہ تازی بمعنی عربی اور کم تواں خورد بمعنی نمی تواں خورد۔

گر آئینِ عرب نحوست و گر صرف　　ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکّاں راست صرّاف　　شناسد کیں نہ تخلیط ست و نے لاف

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں سے کسی طرح کم نہیں ہے ۔

دگر پرسی نیایش از معانی　　دراں نیز از دگرھا کم ندانی
اگر از صدق و انصافت دہم شرح　　حدِ ہندی کنی گفتارِ من جرح
ور آرایم بسوگندے زبانے　　کہ داند باورم داری و یا نے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا　　بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا
ز قطرہ در چشیدن گشت معلوم　　کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور　　ز نیل و دجلہ لافد ہست معذور
چو در چیں دید بلبل بوستاں را[1]　　چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جو بیش بہا ریشمی کپڑا ہندوستان میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیر میں بنتا تھا اس لئے اس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیر دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

---

[1] یہ را اضافی ہے اور بلبل بوستاں مفعول ہے اور فاعل دید کا محذوف سمجھنا چاہیئے اور را کو علامت مفعول مانا گیا تو بلبل بوستاں میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک معیوب ہے

یہ نام مشہور رہا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ؎

نکو دانند خوبانِ پری کیش　　کہ لطف دیو گیری از کتاں بیش

ز لطف آں جامہ گوئی آفتابیست　　و یا خود سایۂ یا ماہتابیست

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ؎

خراسانے کہ ہندی گیر دش گول　　خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکہ مردِ زندگانی ست　　کہ ذوقِ برگِ خانی ذوقِ جانی ست

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں بجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آدمؑ اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

دریں شرح و بیاں کا دُست دُرو　　کسے باور کند گفتارِ خسرو

که دانا باشد و منصف بهر چیز — زمینها یک بیک دیده به تمیز
سخن کز هند و از روم افتدش پیش — سوی انصاف گیرد نی سوی خویش
ز بی انصاف نتوان یافت این کام — که عمیا بصره را گوید به از شام
وگر کس سوی خود گردد جهت گیر — نهد کم نغز نرگس را ز انجیر
به از من خود نیارد بود وصّاف — که من حُجت سرایم او زند لاف
سیه گویند هند و همچنین ست — سوادِ اعظمِ عالم همین ست
بهشتی فرض کن هندوستان را — کز انجا نسبت ست این بوستان را
وگرنه آدم و طاؤس زانجا — کجا اینجا شدندی منزل آرای
اگر دعوی کنی باری چنین کن — بحجت مومِ خود را انگبین کن

ہندوستان کے پھول | قصرِ شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور پھولوں کا ذکر کرکے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قابلِ لحاظ بات یہ ہے کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقعیت کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوزہ اور صد برگ :-

ز گلهای ترِ هندوستان هم — شده سرگشته باد و بوستان هم
بتّری آب را در کوزه کرده — لطافت آب ازو دریوزه کرده
گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش — نموده صد ورق دیباچهٔ خویش

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ　　　ز ہر برگش سرشکِ شیر جستہ

پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور اس دعوی کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں ؎

اگرچہ پارسی نامند اینہا　　　ولے در ہند زادند از زمینہا
گر این گل در دیارِ پارسی زاد　　　چرا ازو نیست در گفتارِ شاں یاد
ہم این لشکر درین صحرا بر آمد　　　ہم ایشاں را علم اینجا بر آمد

بیل اور جوہی ؎

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ　　　بیک گل ہفت گل برہم نہادہ
وزاں سو دلربائے عاشقاں جاے　　　ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جاے

کیوڑہ ؎

بجوئی کیوڑہ چادر لحافش　　　سنانِ نقرہ وزرینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش　　　سپر افگندہ از نوکِ سنانش
ز بویش حلۂ خوباں معطر　　　دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر
ہراں جامہ کہ از وے بو گرفتہ　　　دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

رائے چمپا ؎

دگر آں رائے چمپا شاہِ گلہا　　　کہ بویش مشکبار آمد چو ملہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد　　　ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زر و بد ریده آسان | به پیکان صفتِ گلهائے خراسان
بروغن پرورندش بهرِ سرها | که سر از مشکِ تر گیرد اثرها

مولسری ہے

دگر با دل برے کش طرفه نامے | برنگِ طرفه مروارید فامے
بهیئت چیست و برگش خرد و باریک | بهرِ جیب و بدلها نیک نزدیک
پرندش شهر شهر ارچه بو خشک | چنین گل کم بگیر از نافهٔ مشک
بسویش بسکه دلها گشته مائل | شده در گردنِ خوبان حمائل

دونه ہے

دگر دونه که آن ریحانِ هندست | ز تندیِ بوش در خورِ دلپسندست
سپرغم رنگ و برگش اسپرغم | غلامِ او شده شاهِ سپرغم

کرنه ہے

دگر کرنه که چون زو جست بوئے | معطر گردد از یک خانه کوئے
بسوده مشک و بویش نام کرده | ز بو از بهرِ دلها دام کرده

سیوتی ہے

چو پیکانِ هلیله سیوتی خرد | که جانها بهرِ آن پیکان هوس برد
ز عشقِ بوئے او جان داده زنبور | نگشته بعدِ مردن نیز ازو دور
همه خوبانش عاشق وار جویان | که معشوقیست نزدِ خوبرویان

ہندوستانی پھولوں کی وجوہ ترجیح خراسانی پھولوں پر ؎

چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں	کہ رنگے ہست و بوئے نیست چنداں
گلِ ما را ہندی نام زشت ست	وگرنہ ہر گلے باغِ بہشت ست
گر ایں گل خاستے در روم یا شام	کہ بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم	چہ ساں غلغل زدندے در ری و روم
کدامی گل چنیں باشد کہ سالے	دہر بود و ر ماندہ از نہالے

حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر

پھولوں کی بحث کو ختم کرکے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے حسین خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حسن میں فایق ہیں۔ اس سلسلہ میں مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا، ختن، یغما اور خلخ جو حسن خیز سمجھے جاتے ہیں سب ہی کو لے ڈالا ہے ؎

بیانِ ہند را نسبت ہمیں ست	بہر یک موے شاں صد ملکِ چین ست
چہ گیری نام از یغما و خلخ	کہ غالب تیز چشم اند و ترش رخ
چہ یاد آری سپید و سرخ را رُوے	چو گلہاے خراساں رنگ بے بوے
وگر پرسی خبر از روم و از روس	از ایشاں نیز ناید لابہ و لوس
سپید و سرد ہمچو گندۂ یخ	کز ایشاں دم خورد خاتونِ دوزخ
لبِ تاتار خود خنداں نباشد	ختن را خود نمک چنداں نباشد

سمرقندی و آنچہ از قند دارند   بجز نامے ز شیرینی ندارند
مصر و روم ہم سیمین خد انند   ولے چستی و چالاکی ندانند

حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گوناگوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بلا مبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ یا بیابان سے ایک ذرّہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدایع علماے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہے اگر اس مضمون کی تفصیل کی جاے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکسار

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر ۱۹۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

این صحیفۂ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلف لیلی زنجیرِ مجنوں
می جنباند و ہر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلہائے سنگین تیشۂ فرہاد
را ماند بنام دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بمن فی العشق مات وحیٌ فیہ

سر نامہ بنام آں خداوند | کہ دلہا را بجو باں داد پیوند
زعشق آراست لوحِ آب و گل را | بداں جاں زندگی بخشید دل را
ز کاف و نوں کہ رمز مشکل ست آں | یکے نقطہ بروں داد و دل ست آں
ز زلف و رخ بتاں را روز و شب داد | و زاں نظارہ جانہا را طرب داد
قلم را داد سودائے الٰہی | کہ بنوشت ایں سپیدی و سیاہی
طبایع را بمرکز کرد مائل | فلک را ساخت در گردش حمائل
منقّش نطع ایں پیروزہ گلشن | بہ گلرویانِ انجم کرد روشن

۲۔ عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح ۲ر اور حج میں درج ہے۔
ایضاً و زنجیر حج ح = زنجیر ر۲ ۴ "نوشتہ آمد" اور اس کے بعد کی عربی عبارت نسخہ ر۲ میں نہیں ہے۔
۸۔ کاف و نون ر ر۲ ع۲ حج = کاف کن ع ایضاً بروں دادہ ع ۱۲۔ فیروزہ ع۲ ر۲ حج۲

دگر آراست بهر انس و جان را / بیک خورشید و یک مه آسمان را
زمین را نیز داد از صنع جادید / ز خوبان صد هزاران ماه و خورشید
جمال نیکوان بزدود زان سان / که بتوان دید در وی صورت جان
قصب پوشان شیرین کرد پرکار / بسان نی شکر در نی شکر زار
بتان چین و خوبان طرازی / پدید آورد بهر عشق بازی
کرشمه داد چشم نیکوان را / شکار شیر فرمود آهوان را
مسلسل کرد زلف ماهرویان / مشوش روزگار مهرجویان
چنان بنگاشت گیسوی گره گیر / که نتوان داشت دلها را به زنجیر
زهی نقاش صورت های زیبا / که پشت خاک ازو شد روی دیبا
طبقهای فلک را گوهر آمای / نمطهای زمین را زیور آرای
نمک بخش دهن های شکر خند / حلاوت پرور لبهای چون قند
بیاراید بمروارید گل پوش / عروسان چمن را گردن و گوش
نهد در صبح مهری کاندر افلاک / برسم عاشقان دامن کند چاک
رخ دلبر کند نازک بدان آب / که ماهش را رسد سیلی ز مهتاب
دهد مشتاق را آن سخت جانی / که داند کندن جان زندگانی

۸ - بتوان ح ر ۹ - مهد دیبا ر ع۲
۱۰ - تتقهای فلک ر ح۲ نقطهای فلک ح = طبقهای فلک ع ع۲ د
۱۳ - زند چاک ع ۱۴ - بران آب ح د = تراز آب ع۲ ح۲ = بدان آب ع

زہستی ہرچہ دارد صورتِ بود — زسرِّ عشق کرد آں جملہ موجود
بآدم داد شمعِ روشنائی — نہاد ابلیس را داغِ جدائی
چو بر نوح از تفِ غیرت زند برق — بطوفاں مردمِ چشمش کند غرق
بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ — کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ
چو خواہد عینِ یعقوب از پسر نور — زعینش قُرّة العینش کند دور
کند بر موسیٰ آں راز آشکارا — کہ تابِ آں نیارد کوہِ خارا
یکے را بر گلو راند پلارک — یکے را ارّہ بر بالائے تارک
چو تابِ مہر بر روح اللہ افشاند — زمہر و دوستی جانِ خودش خواند
چو مہرش زد بزلفِ مصطفیٰ دست — چناں صد جاں بتارِ موئے او بست
جمالی داد احمد را بدرگاہ — کہ چاک افتاد زاں در سینۂ ماہ
بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد — زسوز آں شمعہا را روشنی داد
بامت ہم رسید آں شعلۂ شوق — کہ چوں پروانہ جاں دادند ازاں ذوق
ہمو راند ز در نامقبلاں را — ہمو خواند بخود صاحب دلاں را
گہے بخشد جنیدی را کلاہے — کہ تنہا ز اہل دل باشد سپاہے
گہہ از ہم را برد حبلِ عقیلہ — دہد از خیلِ حبُّ اللہ طویلہ
گہے با شبلی آں ہمت کند ضم — کہ صیدِ خویش نہ پسندد دو عالم

---

۶ ـ سنگ خارا ع۲ = کوہ خارا ۲، ۳ ح ج ۷ ـ دگر را ارہ ع۲ ۸ ـ نورِ بہر ح ج۲ د ع۲
۱۵ ـ جبل حب اللہ ح ع۲ = جبل جبل اللہ ۷ = خیل حب اللہ ۲، ۳ ع = خیل حب اللہ د

گہے در پیش شاذروانِ اسرار — نماید جلوۂ منصور بر دار
ہمو داند کہ ایں رازِ نہاں چیست — چہ داند مردمِ گم گشتہ کاں چیست
شناسائے ضمیرِ راز داناں — مُرادِ سینہ ہائے پاک جاناں
بروں از ہر تنے کش گل تواں گفت — دروں در ہر دلے کش دل تواں گفت
زلیلےٰ اوید قدرت زد رقم را — ہمو پرداخت از مجنوں قلم را
چناں بخشد بہ خسرو شربتِ کام — کہ از شیرین و شکّر خوش کند کام
کند فرہاد را روزی چناں تنگ — کہ میرد سنگ بر دل در دلِ سنگ
نہ جرمی دارد آں کو کام کم یافت — نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت
نوشتہ بر سرِ مایفعل اللہ — چرا و چوں کجا گنجد دریں راہ
ہر آنچہ او کرد گر خوب است و گر زشت — خردمند آں ہمہ جز خوب ننوشت
اگر در نیست رُو داری مخور غم — کہ چوں ہستی است می بایست آنہم
از آں شد گنجِ رازش نیستی سنج — کہ نقد نیستی ہم دارد آں گنج
از و داں ہر چہ ہست از ہست و زنیست — کہ ہست و نیست کُن جز وی دگر نیست
ہر آں جوہر کش از ہستی نشان است — ہمہ حاصل ز کانِ کُن فکان است

۴۔ درونِ ہر دلے ح ع[۲] جہ ۵۔ برداشت سر[۲]

۷۔ میرد س سر[۱] سر[۳] ع[۲] = میرد جہ ایضاً در دل سا[۳] = بر دل ع جہ = از دلِ سنگ ع = در دلِ سنگ

سر[۲] سر[۳] جہ = با دلِ تنگ ع[۲] ۱۰۔ ور زشت ع[۲]

۱۴۔ کہ از ع جہ = کش از سر[۲] ایضاً بکانِ سر سر[۲] ع[۲]

به هر گنجینه قفلِ راز داده ‌‌‌‌ کلیدِ آن بسرِ دم باز داده
بهر کس نعمتِ شایان سپرده ‌‌‌‌ خرد را گنجِ بی پایان سپرده
پس آنگه عشق را کرده اشارت ‌‌‌‌ که اندر گنجِ عقل افگنده غارت
ز گنجِ عقل خسرو را خبر نیست ‌‌‌‌ درو جز عاشقی عیبی دگر نیست
چه غم گر بارِ صد عیبم بدوش است ‌‌‌‌ نه پوشیده است زاں کو عیب پوش است
فراواں نقدِ امید است در جیب ‌‌‌‌ که بپذیرد گدائے را بدیں عیب
چو عیبِ بندگاں زو شد پدیدار ‌‌‌‌ هم او باشد بدیں عیبم خریدار

نیازمندی در حضرتِ بے نیازی که دماغ مختل بندگاں را از گلشنِ بیچونیِ بیچگونه بوئے بخشیده

خداوندا چو جاں دادی دلم بخش ‌‌‌‌ دلے عاشق نه جانے عاقلم بخش
درونی ده که بیروں نبود از درد ‌‌‌‌ به بیرون و دروں نبود ز تو فرد
چناں دارم که تا پاینده باشم ‌‌‌‌ نه از جاں بلکه از دل زنده باشم
چناں شو جانبِ خود رهنمایم ‌‌‌‌ که از خود نگسلم سوئے تو آیم
چناں کن خانۂ طینت خرابم ‌‌‌‌ که از هر سو در آید آفتابم

۴۔ آورده ۶[۲] ۵۔ بپوشیده ۶ = نه پوشید ۱/۲ حج = نه پوشیده ۳/۲ ۶[۳] ایضاً این کو ع ۲/۲ ۳/۳ = زاں کو حج = آں کو ع[۲] ۸۔ بنده حج = بندگان ۳/۲ = شده ۲/۲ ۶[۲]

۱۰۔ بجانِ عاقلم ۶ = نه جانِ عاقلم ۳/۲ ۶[۳] حج حج[۲] د = نه جانے عاقلم ک.

چناں نہ یادِ خود اندر ضمیرم　　　که با یادِ تو میرم چوں بہ میرم
چناں بنیادِ عشق افگن دریں دل　　　که روید جاودانی سبزہ زیں گل
چنانم خواں سوئے خویش از ہمہ سوئے　　　که رویم در تو باشد از ہمہ روئے
چنانم دہ مئے پے در پئے عشق　　　که فردا مست خیزم از مئے عشق
شرابی دہ که خواب از من رباید　　　خمارِ مستی و شوقم فزاید
نہ آں می کز ربایدو شیوهٔ ریو　　　زمن لاحول گویاں رم خورد دیو
گرفتارم بدستِ نفس خود رائے　　　برحمت برگرفتارے بہ بخشائے
بدہست ایں سایهٔ من یار با من　　　تو یاری کن مرا مگذار با من
بہ نورِ دل چناں کن زندہ جانم　　　که بعد از مردگی ہم زندہ مانم
زنفسِ تیرہ کیشم کش بیک بار　　　پس آنگہ سوئے خویشم کش بیک بار
کرم را پردہ از ایواں برافگن　　　زطاقِ قرب شادرواں برافگن
گدائی را چناں دہ بارِ درگاہ　　　کزاں درگہ نداند سوئے خود راہ
بداں نورِ نہانی شو دلیلش　　　که پروانہ نہ زیبد جبرئیلش
مرا در شعلہ ہائے شوقِ خود نہ　　　چو خاکستر شوم بر باد در دہ

۱- گر بہ میرم ع ل　۲- جاوداں آں سبزہ س۲ ع۳ س۳ = جاوداں سبزہ حج
۴- چناں مے دہ پیاپے در پئے عشق س۳　۶- خم خورد س۲ س۳ حج　۷- برگرفتارے بہ بخشائے حج۲ د س۲ س۳ ع۲ حج = برگرفتاریم بخشائے ع　۸- بد است س س۲ س۳ ع۲ حج = شدہ است ع
۱۱- کرم کن س　۱۲- چناں س س۲ ع۲ = چنیں ع حج ایضاً نداند س س۲ ع۲ حج = ندارد ع

نسیمی نام زو فرما ز سویت … که بهوش آید گردم ببویت
بداں زنده دلاں کاندر تف و تاب … نخفتند از غمت تا آخریں خواب
که چوں آید زمانِ خفتنم تنگ … به بیداریِ دردم نوکن آہنگ
پس از خوابی که بیداری نیابم … ق … چو بیداری دہی فردا ز خوابم
گشاده کن چناں چشمِ امیدم … که بخت آرد ز دیدارت نویدم
حیاتی ده مرا در جستجویت … که میرم تا زیم و در آرزویت
بداں مقصودِ خواہش بخش راہم … که از تو جز تو مقصودی نخواہم
ز ہمت نردبانی نه دریں خاک … که بتوانم شدن بر بامِ افلاک
امیدی ده که ره سویت نماید … کلیدی ده که در سویت کشاید
چو دادی از پئے طاعت وجودم … بطاعت بخش توفیقِ سجودم
بکاری رہنمونی کن دلم را … که نسپارد بشیطاں حاصلم را
مرا با زندگانی بخش یاری … که تا جاں دادنم دل زنده داری
بده با آشنائی آب خوردم … که من زاں آشنائی زنده گردم
مبر نزدیک شاہم در غم و سور … که "دور از من" بوند از چوں توئے دور
نمازِ من کز و رویم به پستی است … بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱- زبویت س۱ ع۲ ج۳ ۳- نوکن س۱ س۲ ع۲ ج۳ = توکن ع ۶ ۵- مقصود و خواہش س۲ د
۸- روئے افلاک س۱ ع۲ ۱۱- نسپاری س۲ ۱۴- بود س۱ ع۲
۱۵- صورت پرستی ع۶ س۱ س۲ ج۳ = سوبت پرستی س۱ ع۲

نیازی دہ ز ملکِ بے نیازی ‌ ‌ ‌ کزاں گردد نمازِ من نمازی

بہر چہ آید دُرونم دار خرسند ‌ ‌ ‌ بروں ہم زیورِ خرسندیم بند

چو راہِ دور نزدیک است پیشم ‌ ق ‌ چناں دار از کرم نزدیکِ خویشم

کہ از خود دور صد فرسنگ باشم ‌ ‌ ‌ بیادت بے دل و بے سنگ باشم

چو رہ پیش است زادِ منزلم دہ ‌ ‌ ‌ چو جاں خواہی ستد بارے دلم دہ

چو خواہد خفت لا بُد نفسِ باطل ‌ ‌ ‌ پس از بیداریش خسپاں تہِ گل

چو خاکم بر سر افتد در تہِ خاک ‌ ‌ ‌ تو کُن بر خاکساری رحمت اے پاک

گرِ رفتن رہم سوئے رضا دہ ‌ ‌ ‌ زمامِ من بدستِ مصطفیٰ دہ

نعت کامل جمالے کہ سر ناخنے از حسنش یک بدر را دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کآیتِ نورست رویش ‌ ‌ ‌ سوادِ روشن واللیل مویش

گرامی نازنینِ حضرتِ پاک ‌ ‌ ‌ کزو نازند ہم انجم ہم افلاک

دو عالم را چراغِ چشمِ بینش ‌ ‌ ‌ کلیدِ فتحِ بابِ آفرینش

دو ابروئے مبارک بر کشادہ ‌ ‌ ‌ دو نونِ کُن فکاں را جلوہ دادہ

۵- بارے س ۲ ع ۲ ح = بار ع ۹- کمالِ جمالے س ع ۲- از حسنش ح ح ۲ = از ناخنش ع -

۱۰- گردانید صلی اللہ علیہ وسلم س ۱۲- نازند ع ۲ ح = نازندہ ع س

۱۴- کُن فکانش س س۲ ع ۲ ح ح = کن فکاں را ع

قدش وابروش ایزد یاد کرده ... پس از نون والقلم سوگند خورده
رخش راگفت طٰهٰ ز امرِ درگاه ... چو ماهِ چاردِہ بل چارده ماه
زلینِ دهانش جاں به تسنیم ... بگنیت قاف و اندر نام حا میم
ز حُسنِ خود ملاحت داشته عام ... صباحت داده یوسف را بانعام
شد از نورِ تجستش چرخ برپاے ... بنامیزد زہے ماہِ فلک زاے
چو نور پاکش اوّل مشعل افروخت ... مه و خورشید شمعِ خویش ازاں سوخت
شنیده عزّتِ آں قُرّة العین ... که قرباں پیش ازاں گشته ز بحرین
هم از معشوق و عاشق نیست تمیز ... محبِّ صانع و محبوبِ او نیز
ملائک مانده حیراں بر کمالش ... کواکب جمله عاشق بر جمالش
چه دریا هاے معنی در کشیده ... کزاں بر انبیا بوئے رسیده
ازاں بو کوخرابی بر دل افتاد ... بشر مست و فرشته بے خبر ماند
عجب شاہی سریرآراۓ هستی ... کزو داریم مُلکِ حق پرستی
بقلبِ عرش گشته مسند آراۓ ... بعرش قلب رایت کرده برپاۓ
بشر دُرّی ز دریاۓ وجودش ... جهاں یک قطره از بارانِ جودش
فراخش دست بے وسعت بفرسنگ ... که نه انگشترین در خنصرش تنگ

۲- گفت سر۳ ع۲ حج = گفته ع ۳- به تقسیم سر ع۲

۴- داشته عام سر۲ ع = داد برعام سر = داشت برعام ع۲ حج ایضاً - داده ع سر۲ حج = داد سر ع۲

۵ چنینش سر۲ ۹- در کمالش سر ع۲ = برکمالش ع ۱۰- چه دریا ع۲ = چو دریا ع حج

نگیں ہفت است و نہ انگشترینش — کہ لولاک است نقشِ ہر نگینش
فلک سر در گریباں کردہ ہر پے — کہ نہ داماںش پیوندیست ازوے
زہے اُمّی نظر بر لوح بازش — قلم سرگشتہ در سودائے رازش
زعلمِ او یکے قطرہ بروں داد — شریعت زو دو صد دریا فزوں داد
محیطِ دو جہاں علمِ قلیلش — کہ شد راوی زبانِ جبرئیلش
بروح افزود میکائیل را روح — دعائے او کہ شد محفوظش از لوح
قیامت زاں سبب آہستہ ماندہ — کہ اسرافیل ازو دم بستہ ماندہ
زعزرائیل بروی جانفشانہا — فگندہ زیر پایش فرشِ جانہا
حریم اللہ ز محمودی مقامش — یداللہ دستگاہِ احترامش
قضا چوں کنہِ بے پایانش دیدہ — ازانجا نقشِ کُن بیروں کشیدہ
نہ خامہ خود بکاف و نوں رقم زد — چو او پروانہ داد آنگہ قلم زد
جہانے گم پدید آمد چو خامہ — نوشت از میمِ احمد گِرد نامہ
فلک نہ در ز ہر شش باز کردہ — وی از کُنجِ گدایاں ناز کردہ
گہے ہمخوانِ مسکیناں بقوتے — گہے مہماں بغارِ عنکبوتے
کجا باور شود در دہر کس را — شکارِ آنچناں شیرے مگس را

۱- نقشے ہر نگینش سا[۳] حاشیہ ۲- ہر پے سا ع[۲] حج = بر پے ع ۴- بروں داد سا[۲] سا[۳] ع[۲] حج = بروں زاد ع ۶- از لوح سا ع[۲] حج = نوح ع ۱۱- نہ خامہ ع[۲] حج = بخامہ ع سا[۲]-
۱۲- جہانے ع[۲] = جہان ع حج ۱۴- بغارے سا[۲]

دل افروزِ گروهِ تیره کیشان　　سر و سامان کنِ جمعِ پریشان
تصوّر کن قیاس این کرم را　　پدر با در فدا کرده اُمم را
بعونِ اُمتِ مسکین و محتاج　　شفاعت را بیا لا کرده معراج
کنون در وصفِ معراجش زنم کلک　　بجائے دُر کشم سیّاره در سلک

صفتِ معراجِ صاحبدلی که از دو نونِ قابَ قوسین یک دائره میمِ محبّت بنگاشت

شبے همچون سوادِ چشمِ پاکان　　نهفته رو ز چشمِ خوابناکان
ز نورِ او کمینه پرتوی بدر　　ز قدرِ او نمو داری شبِ قدر
فلک مه را بسے دندانه کرده　　وزان گیسوئے شب را شانه کرده
مهش در چشمِ نیکان ریخته تاب　　فگنده چشمِ بد را پردهٔ خواب
عُطارِد بُرده هم زان شب سیاهی　　نوشته آیتِ سرِّ الٰهی
زمزمر توبه کرده زُهرهٔ مست　　بجائے زلف چنگش سُبحه در دست
به تعظیمِ بزرگی بسته اُمید　　به حُرمت جائے خالی کرده خورشید
مسیحا چون هوا دارانِ جانی　　براهش کرده هر دم جانفشانی

۱- گروهِ [2] ما [3] ع [4] حج ح = درونِ ع ۵- میم محبت [3] ع حج ع [4] محبت ما ۶- نگاشته ع [4]
۱۰- پرده در خواب ما ۱۱- نبشته [2] ما ۱۲- توبه کرده ما = کرد ع-
۱۳- به حرمت ما [2] ع ح = بخدمت ع-

ستاده منتظر تُرکِ قبا پوش   بسرهنگی نهاده تیغ بر دوش
ز سر بر جبیں زیر آورده دستار   که فرشے گسترد در پاے رہوار
زُحل کو هندوی پیر است و خم پشت   شهادت را ببالا کرده انگشت
ده و دو برج را در تختهٔ تیر   نگارش کرده نقاشانِ تقدیر
در ایوانِ طَلُق رانده بر سیاهی   نه از مهتاب کز نورِ الٰهی
ثوابت هفت مسند راست کرده   سریر از هشت جنّت خواست کرده
به جنّت رُفتن رِضوان شده گم   ز طاؤسان طوبیٰ بسته دُم
ز شادی بسکه حوراں گشته بیهوش   کشیده وسمه بر رخ سُرمه در گوش
بخلد ادریس کیں مژده شنیده   بجا بگذاشته کفش و دویده
چو زینساں زیوری بستند شب را   به احمدؐ جبرئیل آمد طلب را
نویدش داد کای سلطانِ عُشاق   بعزمِ عرش و الاقُم علی السّاق
بُراقی پیشکش گردش فلک گام   که وهم از وے بجُبّت تنگ کند وام
دو گامی زیں جهاں تا آں جهانش   دو جولاں از مکاں تا لامکانش
بفرماں شد سوار آں خاصِ درگاه   ملائک طرّقوا گویاں همه راه
سیه چتر از شبِ معراج بازش   ز سُبحانَ الّذی اَسریٰ طرازش

---

۴ ـ تختهٔ پیر ع = تخته و تیر ۲ ح = تختهٔ تیر س ع۲ ـ ۵ ـ ایوان طلق رانده بر س۳ ع۲ ح حج = ایوانِ تنق رانده ع س ۱۲ ـ گردش س۲ ع۱ حج = کرده ع ایضاً فلک گام ح حج = فلک وام ع۲ ـ

نخست از پیش بیرون کرد آسا　　شد از بیت الحرم در بیت اقصا
ز شبک گنبد به گنبد شد روانه　　ز بیتی تا به بیتی خانه خانه
گزشت از هفت سیاره بیک دم　　ز دو شش برج بلکه از شش جهت هم
ره از صفِ ملائک گشته صف صف　　هم از رف بر گزشت و هم ز رفرف
رسیده ماند همسر پروازِ والا　　وزانجا رفت بالا مرغ بالا
رسید آنجا که نتوان گفت جائے　　هوائے در گرفتش بے هوائے
در آمد خازنے از وحدت آباد　　جهت را شش خزینه داد برباد
جهت چوں پرده برد از پیش دیدار　　جمالِ بے جهات آمد پدیدار
چو هستی نیست گشت از هستِ بے نیست　　عیاں شد هستیِ کو هستِ معینست
لقائے دید کانجا دیده شد گم　　نه دیده بل همه هستیِ مردم
ز خود گم گشته بے خود بود با او　　دوئی بگزار یا این بود یا او
خدا را دید و دید از دیدهٔ سر　　نخود دیدن تواں از چشمِ دیگر
دراں حضرت چو خواهش را محل دید　　همه مشکل بکارِ خویش حل دید
گروهِ خویش را فریاد رس گشت　　گرانبارِ عنایت باز پس گشت

۱- آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصا ح ح ع[2] = اساسے. اقصاسے ع ایضاً بیت الحرم در سر ع[3] ح[2] ع = بیتِ حرم تا سر ۴- گشتہ ع = بستہ ع[2] = گشت ح ۶- نے ہواسے ع = بے ہواسے سر ع[2] ۸- بے جہت سر ۱۰- ہستیِ مردم سر ع[2] ح = ہستی زمردم ع ۱۱- گشت ع[2] ۱۲- کہ خود ع[2] ح ۱۴- گراں بار سر[3] ح = گزاں بار ع = گزانبار سر ع[2].

ازاں بخشش کہ دانش گراں کرد | رہ آوردی بہ مسکیناں رواں کرد
بیک قطرہ ز دریائے الٰہی | فرو شست از ہمہ اُمت سیاہی
ہزاراں شکر یزداں را کہ ما را | سپرد آں فرخ ابرِ یاحیا را
کہ چوں خورشیدِ حشر آید بگرما | ازاں بے سایہ باشد سایہ بر ما
خہی طغرا کشِ حرفِ الٰہی | کہ او را بر رُسُل ختم است شاہی
خطابش سکہ بر دینار خور زد | قمر را مہرِ وَانشقَّ القمر زد
سریرِ شرع تختِ پائدارش | بہ تختش چار عُمدہ چار یارش
ازاں ہر چار ایماں سخت بنیاد | چناں کز چار عنصر آدمی زاد
ابوبکر اوّل آں ہمسر منزلِ غار | کہ دوّم جائے پیغمبر شدش یار
عمر دومی کہ بستد جاں ز فرزند | کہ زندہ کرد ازاں عدلِ خداوند
سُوم عثماں دو صبحِ صدق را مہر | کہ گشت از مہرِ قرآں روشنش چہر
چہارم حیدر آں در ہر ہنر فرد | فقیہ و عالِم و مرد و جوانمرد
دگر یاراں کہ سیّارات نوراند | امم را پیشوائے راہِ دوراند
ز ما باد او رودِ بے کرانہ | فراواں خاکبوسِ چاکرانہ
نخست اندر جنابِ مصطفائی | کزو دارد دلِ ما روشنائی

۱- گراں بود و اور مصرعہ ثانی کا قافیہ رواں بود ح ۱۰ عمر دوم س ع ا ح = دومی ع
ایضاً - جاں ز فرزند س ۲ ع ا ح = جانِ فرزند ع
۱۳ - سیاران س ع ۲ ۱۴ - درودی بیکرانہ س ع ۲ -

پس اندر خدمتِ آں پاکِ جاناں — کہ بودند آں ملک راہم عناناں
مبادا جانِ مابی پادِشاں شاد — ہمیشہ پادِشاں در جانِ ما باد

مدحِ شیخی کہ در آئینۂ صفا مثالی ہست از ذاتِ محمد مصطفیٰ بالعین نہ بالعکس

پس از دیباچۂ نعتِ رسالت — ز ذکرِ پیر بہ باشد مقالت
نظام الدین حق فرخندہ نامے — کہ دینِ حق گرفت از وے نظامے
خطابش راست دو نقطہ فرو خواں — نشانِ نقطہائے انبیا داں
محمد اسم و آیاتِ محمد — درو واضح چو حامیم اندر احمد
ز علمش در دو عالم روشنائی — دو عالم علم کسبی و عطائی
حدیثش چوں خبر در امر و در نہی — بیک پایہ فرو و از پایۂ وحی
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم — بر آں گونہ کز احمد تا احد میم
شبیہِ مرسلاں از جانِ صافی — ادب را کافِ تنبیہ است کافی
بہ معراجِ نمازش چرخ محتاج — بہ چرخش چوں نمازِ خویش معراج
بشادروانِ انجم صدرِ جاہش — بدار القربِ کرسی تکیہ گاہش
بصدرِ خضر و عیسے مسند آرائے — خضر بوسید و تش خضر خاں پائے

۴- بالعین والعکس ر ۵- بذکر ر ۳
۱۲- تنبیہ است ر۳ ع۲ = تنبیہش ع حج ۱۴- بدر العرش ع-

مسیحے ہر دم از فیضِ تہا تہا … زدہ بر مُردہ جاناں موجِ جا نہا
سر پیرآرائے فقر از صفِّ ابرار … سر پیرِ مصطفیٰ را عُمدہ کار
دَمش مریم صفت آبستنِ روح … لُعابش مرہمِ دلہائے مجروح
بہر سو کز دمش بادے رسیدہ … ہزاراں کوہِ رنج از جا پریدہ
بہر جانب کہ او الحمد خواندہ … اجل از کار رانی باز ماندہ
ضمیرش محرم دیرینۂ عشق … نیازش خازن گنجینۂ عشق
دلش کز شوق دارد دردو داغے … رُواقِ قدس را روشن چراغے
ملک از ہمتش پر وام کردہ … فلک بہر درش سر وام کردہ
بچرخ از ذکر آں ذاتِ معلّاً … شکستہ مشتری عطفِ مصلّاً
کسے کو صوفِ او در بر گرفتہ … قضا از وے قلم را بر گرفتہ
کلاہش را نیارم نام گیرم … زہے بخت ار بہ کفشش میرم
خدایا آں گزیدہ بندۂ خاص … کہ ہست الحمد للہ جفت اخلاص
بہ قربت ہمنشینِ مصطفیٰ باد … دراں قرب ایستادش ہر با باد

ستایش خلیفۂ شائستہ علاءالدین محمد ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ موج آمد دلِ دریا وشم باز … باوجِ آسماں شد گوہر انداز

۱- مسیحے ع[۱] حج = مسیحا ع - جاناں ع حج = جا نہا ع ۲- آں فخر ما[۳] = از صفِّ ع ع[۲] = از صنف ما[۲] بہ ۔ رسیدہ ما ما[۲] ع[۲] حج = وزیدہ ما[۳] ایضاً کوہ غم ما[۳] ۷ ۔ دود و داغے ما[۲] بہ ۱ ۔ علاء الدین محمد ما[۲] ما[۳] ع[۲] حج = علاء الدین محمد شاہ ع ۱۴ ۔ علیٰ دین محمد[۲] صلی اللہ علیہ وسلم ما ما[۳] ع[۲]

فلک خواہد شدن در گوہرش غرق　　گز و تا خود نداند اختراں فرق
کند ایں موجِ دُر چوں بر فلک راہ　　رسد از من نثاری بر درِ شاہ
شہے کا سکندرِ گیتی کشا یست　　دلش آئینۂ گیتی نما یست
علائے دین و دنیا شاہِ والا　　بقدرت نائبِ ایزد تعالیٰ
محمد شہ کہ صد چوں کسری و جسم　　زمیم نام او پوشید خاتم
سپہر کو زگر خود ایستد راست　　بنوسد پایۂ تختے کہ او راست
زہے چترِ بلندِ گوہرینش　　کز ظلّ اللہ بود سایہ نشینش
بلند اعلامِ او سر بردہ بر ماہ　　الفہای است از نصرٌ منَ اللہ
صفش در طولِ دریائے مہیّاست　　بگاہِ عرض خود چوں ریگِ دریاست
چو دست و پا نہد خیلش بر انجم　　شود انجم وشاں را دست و پا گم
چو جنبد لشکرش بر سطحِ ہاموں　　رود در قعرِ دریا رُبعِ مسکوں
چو راند تیغ در صفہائے انبوہ　　سرِ کوہ افگند در دامنِ کوہ
نہیبش قلبِ سرداراں شکستہ　　شکوہش پشتِ جبّاراں شکستہ
دُرشتاں از شکوہش در تہ کوب　　چو کشتِ پُر کلوخ از مالشِ چوب
زبیم او نجستہ فتنہ از خواب　　زخوابِ مرگ چوں گرگیں سہراب

۱- گوہرش ر ع۲ حج = گوہراں ع ر۱ ۲- کند چوں موجِ ایں دُر ع۲- از من ع۱ = از وی ع حج -
۴- علائے دین ع۲ = علاء الدین ع حج ۵- صد چوں ع۱ حج = چوں صد ع ایضاً پوشند خاتم ر۱
۱۳- قلبِ صفداران ر۱ = قلب سرداران ر۲ ع۲ حج ع ۱۴- از شکوہش ر۲ ر۳ ع۱ حج = با شکوہش ع ایضاً از مالہ چوب
ع۱ = از مالشِ چوب حج ۱۵ انجستہ کیہ ر۱ = نجستہ فتنہ ع ایضاً چوں گرگیں ع = ہم گرگیں ر۱ ر۲ ع۱ حج

از و نقشِ مغل ہم چربہ دارد — کہ ناید گرچہ صورت گر نگارد
زند سہمش سراں را زخم جانہا — چو قصّاباں تبر بر استخوانہا
فلک را سہمش ار در رقانہ افتد — حوادث زشکمش افگانہ فتد
خدنگش راست ہمچوں دلربایاں — بعیّاری ربودہ دل ز رایاں
بدُوری تیرش از دریا گزشتہ — درونِ کیش منزل گیر گشتہ
بہر جانب کہ جیشِ آں جہانگیر — ق رسانیدہ بگردوں بانگِ تکبیر
بصد تعظیم سوئے کعبۂ پاک — صنم خانہ نہادہ روئے بر خاک
ازو بادِ سلیمانے وزیدہ — ہزاراں پیلِ معبر بر پریدہ
زتیغش قطرہ بردہ بر مغل سیل — بسے طوفانِ رخش آوردہ زان خیل
اسنانش سفتہ مروارید انجم — بساطش خفتہ بر ایوانِ پنجم
زخاکِ آستانِ او فرشتہ — سراسر حُلیۂ شاہاں نوشتہ
رسیدہ شیرِ دہلیزش بہ خورشید — اسد را کرد از خورشید نومید
ز بہرِ سجدہ سلطانانِ کشور — سر آوردہ برآں در جزیہ بر سر
بزرگی یافتہ ملک از درِ او — بلندی یافتہ تاج از سرِ او
زنقشِ روئے شاہاں آستانش — چو دیبائے کہ اندازے ستانش
زحلِ خاکِ درش کردہ برخ صرف — چو ہندو در بہارِ خویش شنگرف

۱- حرب دارد ع۲ = حربہ دارد حج ۳- از شکم ع۲ حج ۸- کوہِ معبر س۳ حاشیہ ۱۴ اتاج از فرا و س۳
۱۵ ا- اندازی ستانش ر۲ ر۳ ع۱ حج = اندازی زبانش س۱ = بود از مہ نشانش ع -

فلک خواہد کہ ساکن ترزند گام　　که عهدش را درازی یابد ایّام
چناں نایاب شد ظلم از امانش　　که دلهائے پریشاں در زمانش
بداں تا هیبتش نفتد بکندی　　کہ مہار ا نخفتہ زیر تندی
چو دریائے کہ موج انداز گردد　　گہر بیروں فشاند باز گردد
مکارم را زخشم افگنده مقنع　　تہوّر بر عطا کرده طمع
چو خورشیدی کہ گرمایش بود زشت　　ہمو میوہ پزد ہم دانہ در کشت
رعیت پرور از بخشایش عام　　چو بارانی کہ پُر بارد بهنگام
ضعیفاں را زبونِ حکم پیوست　　ولیکن بر قوی دستاں قوی دست
چو انصافِ عُمر صیتش شنیده　　ز ایّام عُمر سویش دویده
ازاں گاہے کہ گیتی دیده دادش　　برفته دادِ نوشروان زیادش
زعهدش عامه در شادی و دستاں　　چنانکه از جمعه طفلانِ دبستاں
زمانه تا بود دورانِ او باد　　سراسر دور در فرمانِ او باد

خطابِ زمین بوس پادشاه آسمان قدر فی الورا و آنکه روشنائی بخش است درشام کفار کالبدر فی الدجی

اے چرخ گردن زنِ گردن فرازاں　　نواز شہات بر عاجز نوازاں

۱۔ ترنهد گام ۳ = برزند گام حج ۲۔ هیبتش ۱ ۳۔ زکندی ح ۴۔ بیروں فشانده ع ۲ ۵۔ مقنع ع ح ح = برقع ع ایضاً سهارا برعطا ۱ = تهور برعطا ۲ ۳ ح ع ۲ = تهور اعطاع ۶۔ دانہ کشت ۳ ۷۔ می بارد ۱ ۲ ۱۰۔ عهد نوشروان ع ۲ ۱۱۔ عامه ۲ ۳ ح = عام ع ع ۲ ۱۲۔ اکثر نسخوں میں یہ عنوان نہیں ہے ہم نے نسخہ ۳ سے نقل کیا ہے۔ نسخہ ۱ اور ع ۲ میں اس عنوان کو آیندہ عنوان یعنی عرض صحیفہ طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ اور بجائے روشنائی بخش کے ع ۲ میں روشنائی بخشیدہ اور ۱ میں روشنائی بخشندہ ہے اور لفظ فی الورا اور فی الدجے ان دونوں نسخوں میں نہیں ہے ۱۵۔ اے شہی ۲ ۳ ع ۱ ح ح = شیخ ع ایضاً نوزشہات ع ۲ حج = نوازشہاش ع۔

بہ بستہ ضبطِ تو کارِ جہاں سخت — بہمواری بسانِ جامہ در تخت
چناں امن از تو گیتی دارگشتہ — کہ شمشیر از عمل بیکار گشتہ
پلارکہا کہ اندر جنگ و ناورد — نہنگ و شیر خوردی مورچہ خورد
ز لطفت کارہاے سخت مومی — ز بادِ قہرِ تو دوزخ سمومی
فلک قہرِ ترا بازیچۂ دست — چو شیشہ برکفِ دیوانۂ مست
حسودت ہر خرد بود بہر سوے — کِش از سہمِ تو خوں بگریزد از روے
شود ہم سُرخ رو لیکن چو شمشیر — خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر
بود بر روے تیغت خصمِ سرکش — چو اسپِ موم در میدانِ آتش
ز تیغت گنجِ رایاں بے گہر گشت — کہ دید آہن کہ مقناطیسِ زر گشت
ز شاہاں بستدی زرہاے موجود — بدرویشانِ مسکیں دادی از جود
چو می بوسد فلک نامت بہ تعظیم — خطابت حیف باشد بر زر و سیم
ازاں بے مُہر شد دینارِ خورشید — کہ دارد سکّۂ نامِ تو امید
کرمہایت بہر سُو داشتہ شمع — کہ کو پرگستہ حالی تا کند جمع
رواں آوازۂ تو قاف تا قاف — کہ دلہا را بہ چنگ آرد ز اطراف
ز جودت عقل دیوانہ رقم گشت — جراید نیز مرفوعُ القلم گشت
جہاں تنگ آمدہ زاں دستِ دُربار — چو کشتِ پختہ از بارانِ بسیار

۱- بتخت س ۵- درکف س ۱۲- بے مُہر شد س س۲ س۳ صحیح ع۲ = بے سکہ شد ع ۱۴- دوان س س۲ ع۲ ۱۵- نسخۂ ع میں جراید نیز کے بجائے چراند بیر ہے اور یہ قطعاً غلط ہے ۱۶- کشتِ پختہ س س۲ ع صحیح = پختہ کشت س۲ ع۔

فلک در زیر دستت از پئے خواست — ہمی خواہد نہد طاس نگوں راست
بہر دل از کرم شرمندگی رست — ولے در دل کرم شرمندهٔ تست
عطا کز موجِ دستت خاست کردن — دروغِ شاعراں را راست کردن
ترا وصفی است اے یزدانت ناصر — کہ استغراقِ مدح آنجاست قاصر
برات پادشاہاں صفر ہم بود — کنوں صد صفر خطّت راست موجود
زمدحت خرّم ارباب معانی — چو پیر از سر گذشت کامرانی
کسے کز تو خورد تنبولِ امید — کند بخشش ذخیرہ برگِ جاوید
جہانے از تو در آسایشی زیست — ز آسایش نکو تر در جہاں چیست
زتو زینگونہ دہر آسودہ بادا — بد اندیشت زغم فرسودہ بادا

عرض صحیفهٔ طولانیِ نصیحت پیش ضمیر ملہم پادشاہ کہ نسخہ ایست صحیح از لوح محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ عن التلویح السُّوءِ

شہا حکمت شناسا کاردانا — زداد و دانش اسکندر شناسا
بہ گستاخی بروں افگندم از بند — بر رسم نیک خواہاں نکتہ چند
تو خود در کارِ ملک آں کاردانی — کہ از تلقینِ دولت کامرانی
ہم از خود عقلِ دانش سنج داری — ہم از الہامِ غیبی گنج داری

۳ـ خاست کرده سا۳ = خواست کرده سا سر۲ ع۲ حج ۵ ـ خطش راست سر۲ = هرخط راست سا ع۱ = هرخط او ست سا۲ ـ
۸ ـ آسائشے سا۳ = آسایش سا سر۲ ع۲ حج ۹ ـ زینگونه ع۲ حج = این گونه ع ایضاً دهر سا۳ ع۱ حج = دور ع ـ
۱۱ ـ حفظها ع = حفظه حج ـ تلویح السوء سا سر۲ ع حج ۱۲ ـ زدین و دانش سا ع۱ = زداد و دانش سا۲ حج ـ
۱۴ ـ تلقین دولت کاردانی ع۲ ـ

چو دولتمند مُلهَم باشد از غیب — نصیحت کردنش نوعیست از عیب
بداں ماند همی زینساں خطابے — کہ کس برگلستاں ریزد گلابے
خرد بُود بہ معدن زر فگندن — بدریا دُر بکاں گوہر فگندن
بعمارت کردن اندر بیتِ معمور — بہ نور آلودنِ خورشیدِ پر نور
ولے بر دولت اندیشانِ شاہی — بواجب شرط باشد نیکخواہی
بہ گیتی نیست پنہاں قصّہ کُرد — کہ سوئے دجلہ بُرد از پارگین دُرد
کشادم پوست از نو باوۂ تلخ — تو خواہم پوستیں دہ خواہ کن سلخ
خوش آمد نیز دارم شکّرآلود — چو قندِ می زبانش افزوں تراز سود
ولے چوں بندہ نیکو خواہِ شاہ است — زبانکاری نہ شرطِ نیکخواہ است
دریں حضرت کہ از تشویشِ جا نہا — گرہ گردد حکایت بر زبانہا
حدیثی کز دلیری حاصلم داد — ازاں گفتم کہ عفوِ شہ دلم داد
وگرنہ زَہرہ کے دارد گدائے — کہ گوید مصلحت با پادشائے
ندیم آنگہ کند بستاخ گوئی — کہ بیند از بزرگاں نرم خوئی
چو موجِ تندِ دریا بر زند جوش — مُعلّم را شود تختہ فراموش
چو صرصر در رُباید کوہِ خارا — چراغی را عیاں کردن چہ یارا

۶۔ کُرد ع۲ ح = گُرد ع ۷۔ تو خواہم س۱ س۲ س۳ ع۲ ح = تو خواہی ع۔
۸۔ چو قند دی ع۲ ح ۱۳۔ گستاخ گوئی س۳ = بستاخ روئی س۲ = گستاخ روئی ح۔
۱۵۔ عیاں کردن ع = زیاں کردن س۲ = زباں کردن ع۲ ح۔

سخن در وادیِ موراں کند مور — کجا پیشِ سلیماں دارد ایں زور
درختے کِشتم و سر بر ہوا سود — نہاں چوں دارمش چوں بودنی بود
کنوں میخواہدم ایں جانِ گستاخ — کہ پیش آرد طبق واری ازیں شاخ
چو دارم ہیچو عفوت پشتبانے — بہ گستاخی بہ جنبانم زبانے
دراں ماخولیا نرزد قبولے — فضولی را مگیر از بو الفضولے
گرت خوش باشد ایں می نوش کردن — زمن گفتن زتو در گوش کردن
نصیحت اینست اے شاہِ جہانگیر — ق — کہ چوں گشتی بشاہی در جہاں میر
گرفتن سہل باشد ایں جہاں را — کلیدِ آں جہاں بایدشہاں را
مکن بس بر ہمیں کز تیغ واز رائے — ہمہ دنیا گرفتی رِشتہ برجائے
بہمت آسماں را قلعہ کن باز — بہ ملکِ خشکی و تری مکن ناز
بکن کارے ہمیں جا تا توانے — کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے
وُضو وارے شمر دریائے سر گمُ — زمیں خاکی بمقدارِ تیمُّم
مسلَّم بایدت گر پادشائی — ببایدکردن از دلہا گدائی
نگیرد آں جہاں قلبِ مرتَّب — مگر قلبِ ضعیفِ لشکرِ شب
چو میخواہی کز اں سو درکشی باز — ق — علم بالا کشی تا عالمِ راز

۲- درختے سا ۲ ع ۳ حج = درخت ع - سر بر ہوا سا ع ۲ حج = در ہوا ع ۵- نرزد سا ۲ ع ۳ حج = ارزد سا -
۶- خوش باید ع ۷- در جہاں پیر سا ۲ ۸- جہاں باید سا ع ۲ حج = جہاں ناید سا ۲ = جہاں باشد ع حج ۲
۹- مکن بس ہمبریں سا ۲ ع ۲ - رشتہ در جائے ع ۲ ۱۰- تری و خشکی سا ۲ ۱۱- بکن کارے ہم اینجا ح ع ۲ حج = بکن کار ہم اینجا ع ۱۴- قلب مرتب سا سا ۲ سا ۳ حج ع ۲ = قلب مرکب ح ایضاً و لشکر سا ۲ سا ۳ حج د ع = لشکر سا ۱ ع ۲ حج ۲ -

سپاهی جو بے خیل و مراکب — که بیدارند هر شب چون کواکب
چو زان لشکر زنی بالا روا رو — شناسی قدر این گفتارِ خسرو
دُعا زین به نمیدانم بجایت — که از دلها حشم بخشد خدایت
اگر یکدل ترا خواهد بامید — ببام عرش برزن کوس جاوید
نهانی مزدِ دلها ده به تنها — که هر دل بهر تو قلبی است تنها
کسے کالایشی بینی گلش را — بجان بخشی بدست آور دلش را
ببین راهی بملکِ سرفرازی — رهِ جان بخشی است و دلنوازی
یکے اندیشه کن کاین هر دو رایت — ببالا تا کجا دارد ولایت
گر این رایت توانی داشتن باز — ببام آسمان رایت برافراز
مکن تیغِ سیاست را چنان تیز — که چون آتش نداند کرد پرهیز
نشه آن به کو عمل چون آب راند — که هم جان بخشد و هم جان ستاند
توشو جان بخش تا انسے و جانی — همت جان بخشد و هم زندگانی
کسے کو مملکت را بد سگال است — بکش کان خونِ بے حرمت حلال است
بکارِ دیگران بر شعله زن آب — خرد بیدار دار و تیغ در خواب
نه برگِ گندنا شد آدمی زاد — که بُرّند و دگر خیزد ز بنیاد
تو نپسندی غبارے بر گلِ خویش — خزان در گلستانِ کس میندیش

۔ فیل و مراکب س ۳ ۔ به زیں س۲ ع۲ ۵ ۔ هژده ع۲ ۷ ۔ و کارسازی ع۲ ۱۳ ۔ حرمت ع۳ حج
۱۱ ۔ که برند س۳ ع۲ حج = که ببرند ع س۲ ۱۶ ۔ غبارے س۲ حج = غبار ع ع۲ ۔

چو پایت گیرد از برگِ گل آزار　　　　بره مپسند در پائے کساں خار
چو ہستندت ہمہ پایٔیں پرستاں　　　　زبردستی مکن بر زیردستاں
رہت چوں رفت خلق از دیدہ در پیش　　　　رہ خود را تو روب از دیدۂ خویش
بدانش کارِ دیں کن تا توانے　　　　چناں ناداں نۂ کیں ہم ندانے
چو بر تو کارِ اقلیمے کشادند　　　　خرد ہم در تو اقلیمے نہادند
نہ پنج و دہ ہنرہا دادہ اندت　　　　کہ عقلِ جملہ سرہا دادہ اندت
اگر در حقِ تو بُود چنیں خواست　　　　بیکدانش کجا ملکی شود راست
نہ از یک چشم بتواں بوستاں داشت　　　　نہ از یک ہندسہ ہندوستاں داشت
پس ایں دانش ہمہ اینجا مکن صرف　　　　کہ ایں خود خواندہ گیرت حرف بر حرف
بچندیں مشعل امشب کار رہ کن　　　　رہِ ظلمات فردا را نگہ کن
اگرچہ آفتابِ حشر تند است　　　　بقطعِ ظلمتش شمشیر کُند است
از اینجا بر چراغے گر توانے　　　　کہ تا آنجا بتاریکے نمانے
چراغے نے کہ باد از وے برد نور　　　　چراغے کاں نمیرد از دمِ صور
مشو مغرور ایں مشتے خیالات　　　　کہ در پیشِ تو می آید بحالات
جہاں خوابیست پیشِ چشمِ بیدار　　　　بخوابی دل نہ بندد مردِ ہشیار

۲ - پایٔیں پرستاں س۱ س۲ ع ح۲ = آیٔین پرستاں ع س۳ ۳ - خود رفت س۱ س۲ ع۲ ح
۶ - نہ پنج و دہ ع = ز پنج و دہ ح ۸ - از یک چشمہ س۳ ۹ - مکن اینجا ہمہ ع۲ ح الیضاً خواندہ گیرت ع ع۲ ح = خواندہ گیرش س۲ = خواندہ گیر از س۳ ۱۲ - چراغے نہ ع ح = چراغے نے س۱ س۲ ع
۱۳ - مشتِ خیالات ع ح = مشتے خیالات س۳ ع۱ -

شهانی کاسمان تخم زمین کرد زمین شان ارغوان و یاسمین کرد
چه طرفه است این کشاورزی نمودن فریدون کشتن و خاقان درودن
تو یک ذرّهٔ غباری از زمینی که اندر خواب خود را کوه بینی
چو بر تو دست تقدیر آورد زور کنی روشن که جمشیدی و یا مور

حکایت موش بہ تمثیل

بخواب اندر مگر موشی شتر شد ز پرّی تنش دل نیز پر شد
ز خواب خوش برآمد شاد گشته همی شد سو بسو پر باد گشته
بناگاه اشتری باری برو ریخت ز صدمن یک جو آزاری برو بیخت
بہ آن بار مسکین موش درماند بمسکینی جمازه در عدم راند
خوش است این خوابهای خوش بہ تعبیر اگر بر عکس ننمایند تاثیر
چو بازیچه است ملک سست بنیاد بدین بازیچه چون طفلان مشو شاد
مدان کین ملک مردان راست درخور که مردان دیگر اند و ملک دیگر
خسی پوشی نهاده پشت برخاک گدائی را بہ بخشد ملک ضحاک
گلیم مفلسی کان تا قدم نیست ز چرخ اطلس دیباجه کم نیست
رسید است ار چه شه را مملکت بخش ولی درویش باشد مملکت بخش
میان فقر و ملک ار بایدت حد نگه کن در سلیمان و محمد

۱- ارغوان را سا۲ ۲- طرفست حج ۳- تو یا مور حج ۵- حکایت فی التمثیل سا۳ ۸- بصد من حج -
۹- بر عدم سا۱۲ ۱۲- مدان سا۲ غ حج = بدان غ ۱۳ ۱۳- دست برخاک سا۲ ۱۴- کوتاقدم غ۱۲ ۱۶- جهان قعر سا۲

چو با انگشتِ تو بسته است پیمان　ق　نگینِ خاتمِ مُلکِ سُلیمان
گر آن مُلکِ نهانی نیز خواهی　گدایان را تواضع کن بشاهی
نمیگویم که ترکِ خُسروی کُن　رهِ کم توشگان را پیروی کُن
توکے این پائے رہ پیمائے داری　کہ زنجیرِ زر اندر پائے داری
خرامش زین رہ آنکس را تمام است　کہ زیرِ پاش دو عالم دو گام است
تو این رہ کے روی کز ناز و تمکین　زنی دہ گام بر یک خشتِ زرّین
چه از رستم برآری گرد چون میغ　سپاہِ دیو زن چون میزنی تیغ
بدل اصحابِ دل را آشنا باش　درون درویش و بیرون پادشا باش
ولیکن از تو درویشی همین است　که عزّت داری آنرا کاهلِ دین است
بشاهی سهل باشد مُلک رانی　بملکِ بندگی رس گر توانی
پرستش چون ترا اجلهٔ جهان کرد　ترا باید پرستش بیش ازان کرد
چو تو با آن کرم یک سجده ناری　چسان آن سجدہ ها را حق گذاری
نه اندک - کارہا بسیار کردی　ولے بهرِ دلِ خود کار کردی
کُنون کار از پئے آن کن که هر بار　دهد در کارِ اندک مُزدِ بسیار

۱- خاتم و ملکِ سر س۲ ح ع = خاتم ملکِ س۳ ع۲ ۲- ملکِ سلیمان نیز س ۴- توکے این س۳ = کہ تو نے س۲ ح ع۲ = تو این نے ح = تو آن نے ع ۷- چه از رستم س۳ ع۲ = چو از رستم ح ایضاً گر میزنی س س۳ ح ع۲ = چون میزنی ع ۱۰- ملک رانی ع۲ ح ع حاشیہ = کامرانی ع ایضاً تا توانی س ع۲ ۱۳- تو اندک ع۲-
۱۴- پئے آن کُن ع = پئے او کن س ح ح ع۲ = پئے دین کُن س۳-

چو توقیعی که اندر پادشاهی است … خلافت نامهٔ ملک خدائی است
شهی کو خواهد آزادی ز آفت … نیندیشد خلاف اندر خلافت
ستونِ ملک نبود پایهٔ تخت … نه چوب چتر باشد عمدهٔ بخت
ستونِ و عمدهٔ با استواری … سِتادِ شه بود بار است کاری
بود شه بر فراز تختِ جمشید … چراغِ هفت کشور همچو خورشید
چنین روشن چراغی را بود شوم … که باشد روغنش از مغز مظلوم
سزای گریه باشد تاجِ شاهی … که لعلش هست ز اشکِ دادخواهی
بسی دیدم کمرهای کریمان … همه دُرّ یتیمش از یتیمان
جفای خلق پیشِ شاه گویند … جفا چون شه کند داد از که جویند
نه هر فرقی سزای تاجِ شاهی است … نه هر سر لایق صاحب کلاهی است
همه باشند بهرِ تاج محتاج … یکی را زانهمه روزی شود تاج
فلک هر لحظه میدوزد کلاهی … کزان تاجی نهد بر فرقِ شاهی
کسی را این کله بر سر بود چست … که او نگذارد آئین سری سست
کسی کش تاجِ شاهی بهر زیب است … نه تاج آن قندزِ مردم فریب است
کسی را تاج زر بر سر دهد زیب … که ناید بر ضعیف از تختش آسیب

۱- توفیقی س۱ س۲ ع۱ = توقیعی حج = توقیعت س۳ ۔ ۳- ستونِ عمدهٔ س۱ س۲ س۳ ع۱ حج = ستون و عمده ع-
۴- در راستکاری س۱ س۳ ع۲ حج = بار استکاری ع ۱۳- آئین سری س۱ س۲ س۳ ع۱ حج = آئین شهی ع ۱۴- کسی کش
س۱ س۲ س۳ ع۱ حج ح = کسی را ع ایضاً قندزی بهر فریب س۱ حج ع۱ حج۲ د = قندزِ مردم فریب س۳ -

رساند از کفِ خود جملہ را بہر   کزاں پر دردۂ راحت شود دہر
غم عالم چناں باشد بجانش   کہ باشد عالمے غم ہسرآنش
بسر ہا مہرِ شاہ و سایۂ وے   بود چوں تابِ مہر اندر مہِ دے
جہانداری بہ از عالم ستانی   کہ از خورشید ناید سائبانی
بدہ گز در دمسنگر چترِ شاہاں   کہ ہرگز گیرد از چیں تا سپاہاں
دو فرسنگے کند یک ابر سایہ   دو کشور یک شہِ خورشید پایہ
کسے کز وے دو کشور سایہ گیرد   تہِ قصرش پسر ا ہمسایہ میرد
روا باشد کہ زیرِ قصرِ خودشاہ   کند ہمسائیگاں را سایہ کوتاہ
کسے کو سایۂ یزداں است در عصر   گدائے سایہ او در سایۂ قصر
حدیثِ طاق نوشرواں نہاں نیست   چنیں پایندہ طاقی در جہاں نیست
دراں طاق او براوجِ تخت چوں جم   ستورِ زال و شیر تخت باہم
شہاں را از سریرِ دولتِ خویش   چناں باید رعایت سوئے درویش
چنیں کردند شاہاں ملک رانی   چنیں بو داست رسمِ مہربانی
چو شہ را از رعیت راز پرسند   ز درویشش و تونگر باز پرسند
کسے کو راست بر یک خانہ فرماں   بیک تن بایدش یکخانہ درباں

۲- عالم غم س۱ ع۳ حج۲ ۴- سایہ بانے ع۱ ۵- ہرگز س۱ ع۲ = مرکز س۳ حج ۶- دو فرسنگے س۱ س۲ ع۳ حج۲ = دو فرسنگ از ع ۷- ہمسایہ گیرد ح س۳ ۹- زدو در سایہ س۱ ع۲ = او در سایہ ع حج ۱۰- چنیں س۱ = چناں ع حج ع۲
۱۱- طاق او براوج س۱ ع۲ حج = طاق و بر وج س۳ ۱۳- ملک رانی ع۱ حج ح = زندگانی ع-
۱۵- یکخانہ درماں س حج = یکخانہ درباں س۳ ع۲ = درخانہ درماں س۲-

کسے کو کشوری را کامران گشت / بنا چارش بباید گردِ آں گشت
بقدرِ خویش باید کار برداشت / بحدِّ زورمندی بار برداشت
اگر موری ملخ را پائے بردار / کجا تختِ سلیماں را کشی بار
بود اسپ از پئے تنہا سواری / شتر ہودج کشد پیلاں عماری
تنے باید بمقدارِ جہانے / کہ بر یک سر کشد بارِ جہانے
نہ حدِّ بُردن است ایں بارِ شاہی / ز مردم جز بہ نیروئے الٰہی
چو کشتی کو بود چوبی سُبکبار / بود کوہِ گراں در جنبشِ کار
کشد شاہ ارچہ بارِ مرکب و پیل / گراں تر آدمی زیں جملہ بے قیل
کہ پیل و اسپ را جز یک شکم نیست / کمینہ مردم از یک خانہ کم نیست
سراسر بارِ چندیں خانہ و شہر / بود بر یک سرِ فرماں دہِ دہر
پس آں بہتر کہ بردارندۂ بار / بود از رخت و بارِ خود خبردار
اگر دورِ بریدایں حال دارد / کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد
چہ مُنہی از یں در خواب ماندست / کہ ایں بے نان و آں بے آب ماندست
نشاید بود خوش با ہر چہ نیکوست / خوش آمد را نشاید داشتن دوست
چو تو ہر دم جہانی را خوری غم / جہانے غم خورد بہرِ تو ہر دم
تو باشد یک جہانے در زیانت / زیانکاریست در ہر دو جہانت

۴- پیلے عماری س۳ ۱۲- دور بریدایں حال دارد صحیح ع = دور بریدایں حال باشد ع۲-

۱۶- زیاں کار است ع۲ صحیح -

چو دہقاں پرورد کشتِ جوِ خویش | زجَو پُر بیند انبارِ نوِ خویش
چو بُرّد باغباں خرمائے پُربار | ہماں یکبار بر باید نہ ہر بار
رعیّت مایۂ بنیادِ مال است | زمال اسبابِ ملک آبادہ حال است
رعیت چوں خلل یابد ز بنیاد | کجا ماند بنائی دولت آباد
وگر مال از حشم نادان ماند | شتُر چوں ماند بارِ افتادہ ماند
سپاہ است آلتِ آفاق گیری | کزاں آلت تواں کردن امیری
چو از آلت عمل بسیار یابد | بہنگامِ عمل ہنجار یابد
چو تیشہ بشکند از راندنِ سخت | نہ کرسی ساختن بتواں و نے تخت
ارہ بر چوب رانی دو شود چوب | ولے بر سنگ باشد ارّہ راکوب
زمحنت پارہ شد چوں قلبِ لشکر | درستی نیست جز از بدرۂ زر
عطا گرچہ از شہاں سنّت نشستہ است | ولیکن فرض بر قلبِ شکستہ است
بسا روئیں تنانِ آہنیں دل | کہ گشت از بے زری پولادِ شاں گل
بسا نقشِ سفالیں چوں گلِ زرد | کہ شد پولادِ ہندی چوں زری خورد
کرم شرط است بر اجرت ستانی | کہ جانے میفروشد بہر نانی
نمک باید کہ گیرد مایہ داد | چہ غم گر باد گیرد آسیا باد

۴۔ پایۂ بنیاد ع[۲] ایضاً آمادہ حال سر[۲] سر[۳] ع حج ح = آباد حال ع[۲] ۵۔ بار افتادہ ع حج = رخت افتادہ سر[۳] ع[۲] ۷۔ بسیار یابد اور مصرعہ ثانی ہنجار یابد ع = بسیار باید و ہنجار باید سر ح ع[۲] ۱۱ نشستہ اور شکستہ نسخہ سر[۲] سے لیا گیا ہی باقی نسخوں میں نشست اور شکست ہی۔ ان میں غیر ملفوظی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہی۔ ۱۲۔ روئیں تنان و آہنیں دل ع[۲] ۱۳۔ زری خورد سر[۲] سر[۳] ح = زر خورد سر ع[۲] = زر خرد حج ۱۵۔ پایۂ داد ع[۲] حج ایضاً آشنا باد سر ع[۲] ل[۲]

چه آگه خفته شاه اندر عماری / از و کافتاده در اشتر سواری
چه داند نازنین بر پشتِ رهوار / ازاں رهرو که بر سر میکشد بار
خر اندر کوچگه جاں داد و جاں بُرد / ولے خربنده زیرِ بارِ خر مُرد
کسے کز بهرِ تو صد رنج ورزد / ز تو آخر بیک راحت نیرزد
ز بهرِ آنست ایں درویش و آں شاه / که او تیمارِ ایں دارد همه گاه
نه شه را از گلِ دیگر سرشتند / نه نعمت زانِ او تنها نوشتند
چو ما هم گوهریم از یک خزانه / چرا گنجد تفاوت درمیانه
پسنده نیست او را بر سرِ ایں تاج / که هست او منعم و خواهنده محتاج
همیں موجش نگه کن تا کجا خاست / که دستش ناودانِ روزیِ ماست
بشکرِ ایں بباید آرزو داد / که جُست ایں آرزوئے خویش و او داد
کند شیرا بخوردن بخلِ گرگے / برو تهمت بود نامِ بزرگے
وگر دریا نه بخشد لولوئی ناب / چرا غوّاص گردد غرقه در آب
درخت ار سایه نبود بر زمینش / چرا خلقے بود سایه نشینش
بزرگی را که خلق از وے فروتر / دهش نیکو است و داد ازوے نکوتر
بدادِ دست ده تا صد شود شاد / بدستِ داد مانَد کشور آباد

۱- بر اشتر ع = در اشتر سا حج ع۲ = از اشتر سا۲ = دور اشتر سا۳ ۶- که نعمت ع۲ حج ۹- با دوانی روزی ع = نا دواں روزی سا۲ سا۳ ع۳ حج ۱۰- او واد ع ع۲ = ان داد حج ۱۲- به بخشد ع = نه بخشد سا سا۲ ع۲ حج ایضاً غوق ع = غرقه سا۲ سا۳ حج ع۲ ۱۵- بداد و همت وصد ع = بدادِ دست ده تا صد سا۳ ع۲ حج = بدست او ده دهد تا صد سا

کند ابرے کہ دایم سایہ بانی ‌‌ بہ از باراں کہ باشد ناگہانی
چو پرسشد قصۂ مظلوم ناگاہ ‌‌ ستاند زآسماں نستاند از شاہ
فروخواں نامۂ مظلوم زاں پیش ‌‌ کہ بینی روسیہ تو نامۂ خویش
سپید است ارچہ ایوانِ شہنشاہ ‌‌ سیہ گردد ز دودِ تیرۂ آہ
چو تیرِ نالہ دوزد بام خورشید ‌‌ چہ باشد پیشِ او دیوارِ جمشید
عنانِ شاہ گر برآسمان است ‌‌ دعا را دست بالاتر از آن است
تہ غار اژدہائے با چناں زور ‌‌ شود مسکیں چو در چشمش خزد مور
کنہ چوں گیرد اندر پشّہ پیل ‌‌ نگارد پیل را از سرخی و نیل
توانِ بے تواناں ہست چنداں ‌‌ کہ پیچد سخت دستِ زورمنداں
بیا پادشاہ را بینش ز دو عین ‌‌ زعینِ عدل و عینِ عفو مابین
شہے کش نیست زیں دو عین بینش ‌‌ اگر صد مردمی دارد بہ بینش
ہنر در رہبر و دانش بر صیانت ‌‌ کہ سر حرف است بر دین و دیانت
فلک را کیں دو رہبر پیش باشد ‌‌ رہش سوئے صلاحِ خویش باشد
دگر پیرایۂ شاہاں صلاح است ‌‌ کہ دولت را خلل در روح و راح است

۳- برشد ع ۲ حج = پُرشد سر۳ = پُرسد سر۱ ایضاً ستاند زآسماں سر ع ۲ = ستاند آسماں ع حج ۴- نامۂ مظلوم سر ع ۲ حج = قصۂ مظلوم ع سر۳ ۶- گر برآسماں سر۱ سر۳ ع ۲ حج = کو برآسماں ع ۸- کنہ سر ع ۲ حج = کند ع -
۹- ناتواناں ع = بے تواناں سر ع ۲ حج = بے توانا سر۳ ایضاً سخت دست سر سر۱ ع ۲ حج = دستِ سخت ع سر۱
۱۲- حرف است سر ع ۲ حج = حرف اند ع - بر دین سر۳ سر۲ حج = در دین ع ع ۲ د حج ۲ -

کسے کو ظلِّ یزداں شد ز نہ طاق — بگہ خیزی شود خورشیدِ آفاق
بگہ خیز است خورشیدِ سمائی — کہ دار عالمے زو روشنائی
نہ گہ خیزی کش اندر دور باقی — دمد صبح نشاط از روئے ساقی
ازاں گہ خیزئے کاندر زبر دست — شوند از ذکرِ وی روحانیاں مست
۵ چو مردم ایں روا دارد کہ ہر کس — ق ہمیں پیشش نہد رو بر زمیں بس
روا باشد چنیں کز شکرِ ایں جود — جبیں بر خاک نہند پیشِ معبود
چو دادش ایزد آں پیشانیِ بخت — کہ بر پیشانیِ شاہاں نہد تخت
اگر بر خاک پیشانی نساید — بجز خاکش بہ پیشانی نشاید
کند چوں صد ہزارش سجدہ در پیش — از و صد چند باید سجدہ بل بیش
۱ ولے چوں نیست آں در حدِّ مردم — بتاویلے ازینجا باز گردم
چو سلطاں بندگی را پیش گیرد — خدا آں بندگی زو در پذیرد
چو یک سجدہ نہد بیچارہ وارش — دہد بیچارگی مُزدِ ہزارش
پس آں سرہا کہ سودش بر گذرہا — بدیں چارہ برد زو وامِ سرہا
وگر نہ کے تواند کو بہر روئے — گذارد حقِّ یک یک سرِ موئے

۱- بگہ خیزی نسخہ۲ نسخہ۳ = زگہ خیزی ع ع۲ حج ۴- زند دست ع = زبر دست نسخہ۳ ع۲ حج ح ۵- ہر دم نسخہ۲ ع = مردم نسخہ۳ ع۲ حج ۶- جبیں بر خاک ع = دو رخ بر خاک نسخہ۲ نسخہ۳ حج ع۲ ۷- ایں پیشانی ع ع۱ = آں پیشانی حج ۱۱- زو در پذیرد نسخہ۲ نسخہ۳ ع۲ = از نے پذیرد ع ۱۲- سجدہ کند نسخہ۳ ع۲ حج ایضاً مُزدِ ہزار نسخہ۳ ع۲ حج = مُزدہ ہزار ع ۱۳- بدیں چارہ نسخہ۲ ع۲ حج = بدیں سرہا ع ایضاً برد زو وام سرہا نسخہ۳ = بد و زد و دام سرہا ع۲ حج۔

نیاز از شاه به کو سرفراز است — گدا خود جمله زاریّ و نیاز است
ز پیرِ خود شنیدم قطبِ آفاق — ق — که ثابت باد چوں دو قطبِ طاق
که هر کو والیِ ملکے شد از دَور — ولی الله بود گر خود کند جَور
وگر عادل بود از ظلم بے لَوث — بود قطبی بعهدِ خویش بل غَوث
کسے کِش بر جبیں مسند بود جائے — روا باشد که از مَی لغزدش پائے
پس آں کو ملک داد انگشترینش — سزد کز لعلِ مَی بود نگینش
وگر شد رسمِ شاهاں جامِ گلگوں — باندازه نه از اندازه بیروں
چو باشد خانهٔ را پاسباں مست — رساند دُزد خود را باده بر دست
چو نوشد پاسبانِ عالمے مَے — خرابی چوں نگیرد عالم از وے
شبانی را که باشد باده در پیش — رساند نقلِ گرگ از پهلوئے میش
مبیں یک جُرعه در طاسِ شرابی — که طوفان است از بهرِ خرابی
خرابیِ قصرِ سلطاں را ز آب است — چه بدآبی کز و سلطاں خراب است
سرود و لهو هم باید بمقدار — که چوں بسیار شد عکس آورد بار
نشاید تا بداں حد نغمهٔ نائے — که پائے تخت هم برخیزد از جائے
نواهائے که در خوردِ سریر است — صریرِ خامهٔ و آوازِ تیر است

۴- بے ظلم و بے لوث ع۲ ح ۶- کز لعل س۲ ع۱ ح = گر لعل ع ۸- باده بر دست س س۲ ع۲ ح = بار بر دست س۳ ۹- کشور از وے س ع۲ = عالم از وے س۲ س۳ ح - ۱۴- هم باید س۳ ع۲ ح = هم باشد ع -

سماعِ ارغنِ داؤد نیست بسیار　　بود ملکِ سلیمان را زیان کار
بدستِ شاه به شهبازِ دلکش　　که طفلان را بود با بلبلان خوش
همه بازیست این در سرفرازی　　بود سربازی اندر ملک بازی
سرود ارچه غذائی جانِ پاک است　　چو جان مستغرقِ آن شد هلاک است
شراب ارچه جسد را نوش داروست　　نه آخر اصلِ سر درد و خمار اوست
بصرفه هرچه برگیرند نغز است　　خورش بی صرفه جان را پائی لغز است
بحکمت باده راحت بهر باشد　　به پُرّی آبِ حیوان زهر باشد

سرگذشت

درایامی که این نفسِ بدآموز　　گرفتارِ مغل شد دور زامروز
بیابان می بریدم ریگ بر ریگ　　ز بس گرما سرم جوشید چون دیگ
من و با من چو من تشنه سواری　　رسیدیم از ره اندر جویباری
من ارچه نفطِ جانم بود در تاب　　ندادم نفطِ خود را روغن از آب
لبی تر کردم و تر شد جگر هم　　سکونت یافت لختی جانِ درهم
فتاد آن تشنهٔ وزان تشنه تر خَش　　که بخشِ جان برد زان آبِ جان بخش
هم او سیراب شد هم مرکبش سیر　　نشد در دادنِ جان هر دو را دیر

۱- ملکِ سلیمان سر مرا ع حج = تختِ سلیمان ع ۴- آن شد ح ع۲ = آن بیم ع ۵- دردِ سر خمار سر۳ ۷- بسیری ع۲ حج = به پری ع ۸- سرگذشت ع حج = حکایت سرگذشت سر۳ = حکایت　　سرع۲ ۱۱- رسیدیم سر حج = رسیدم ع ع۲ ۱۲- لفظِ جانم ع = نفطِ جانم سر۳ حج ع۲ ایضاً لفظِ خود ع = نفطِ خود سر۳ حج ع۲ ۱۵- هر دو تقصیر ع۲ -

درین وادی که مهرش هست جان سوز — کسے جان برد کو شد حکمت آموز
بیک شعله است آتش شمع خانه — بسوزد خانه چون برزد زبانه
زلالی کوست تا لب شربت زیست — چو از لب رفت بالاتر نگر چیست
غلو جائے که در طاعت نشاید — کسے در لهو و عشرت چون نماید
بهر فن کت غلو گشته است محکم — غلو یابی کنی گر نقطه کم
شه آنرا داں که گفت از جان آزاد — بترک بخل و خشم و لهو و بیداد
شہے کش چار ترکش در کله نیست — بباید ترک او گفتن که شه نیست
سبک خواهی حساب پادشاهی — گران کن پله سوئے پارسائی
که در حشر آتشی کش نیست پایاں — نیارد سوخت رخت پارسایاں
نه صوم و سجده مطلق پارسائیست — بسا مس کاں ز راندود ریائیست
همیگویم بکارے شو هوسناک — کزاں خوشنود باشد ایزد پاک
همیں توفیق باد از غیب یارت — همیں مقصود از ایزد در کنارت
همیشه بادت از قرب خدا نور — غبار ظلمت دوری ز تو دور

در سبب نظم این جواهر که زمرد وصف خضر خاں و اسطۀ عقد اوست ۱۴
کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی فُصُوصِ القُلُوب

مبارک بامدادی کاختر روز — شد از نور مبارک گیتی افروز

۳- رفت بالاتر ع۲ حج ع = بگزرد بالا س۳ ۹- آتشے س۳ ع۱ حج = آتش س۲ ع ۱۰- مطلق س۱ س۲ س۳ ح حج ع۲ = رخت ع ۱۴- این نظم جواهر ع۲ حج۔

رسید اقبال پیشانی کشان — کُلہ بالائے پیشانی نہان
دلم را گفت کاحسنت اے جوان بخت — کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت
چہ گنج است ایں کہ دادت خازنِ غیب — کہ در پشت نگوں کرد آسماں جیب
بفردوس از زُلالِ جاودان ہست — زُبانِ کلکت آنرا ناودان ہست
نماند از بس کہ دادندت بسینہ — کواکب رہتاعی در خزینہ
بشارت میدہم کز پردۂ راز — دری کرد است دولت بہر تو باز
خضر دی مژدۂ داد ست جانی — خضرخاں را بہ آب زندگانی
نہ آں آبے کزاں اسکندرِ روم — نہ بُد چوں آب خوردش ماند محروم
ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار — بعہدِ دوُّم اسکندر پدیدار
چنیں دانم کہ آں گویندۂ چست — توئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست
رواں کن چشمۂ خود را بدانسوئے — کہ ہست ایں چشمہ را آں تشنہ رہ جوئے
زہی بخت ار چناں فرخ نہالے — زجوی خاطرت نوشد زُلالے
ہم ایں چشمہ بہ آب روئے ماند — ہمیشہ آبش اندر جوئے ماند
ہم آں سرو افگند بر اہلِ اُمید — ز شاخِ نیکنامی ظِلّ جاوید
مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش — ز شادی پائے خود کردم فراموش
ز ہمت ساختم رخشِ فلک گام — بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

۸- کزو سر۳ ۱۰- دانندۂ چست ع۲ ایضاً توئی و آب حیواں ع حج = توئی واں آب حیواں سر۳ ع۲
۱۵- پائے خود سر۳ ع حج ع۱ ح = خویش را ر۲

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج بہمراہی شدہ با من دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جستم چو گل بر چشمۂ اُمید رستم
مُعلّا حضرتے دیدم فلک سائے ملک صف بستہ و انجم صف آرئے
فلک بر کُرسی بخشش نشاندہ سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغ جبہہ نور افگندہ تا دُور چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشم من دراں خورشید شد گرم چو موم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم دعائے سوئے مسند در دمیدم
بروئے سروراں چیدہ ملک بابرو در حدیث آں دیدۂ ملک
دراں ابرو دو چشم بندہ خسرو چو چشم عید جویاں در مہ نَو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ مبارکبا دگفتش تو اجر و شاہ
مرا باآں شکوہِ بادشاہی بپرسش داد مُزد نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جسم نگیں را تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم داد احترامے کہ دولت گفت بختم را سلامے
نخستم گفت خسرو تا ندانی کہ در من رسم کبر است ایں معانی
چو سلکِ بندگی یکتاست از غیب من از بر تر نہم خود را زہی عیب

۴ بخشش سر، مر۲، مر۳، ع۱، ح = بخشش ع ۶ - بر آں ع۲ ۸ - دراں خدمت ع۲، ح ع = دراں حضرت مر۳ ۱۰ - بندہ خسرو = شیر پہلو ح سر، مر۲، ع۱، ح = میر و پہلو مر۱ ۱۵ - رسم گیر ع = رسم کبر سر ح ع۲ -

بدان منعم کز احسانی ز حد بیش | ز شاه افزون نهد تعظیم درویش
که من گرچه آشکارا تاج دارم | نهان خود را کم از کم می شمارم
ولے ملکے که حکم آسمان داد | بباید داد آن در خورد آن داد
بزرگی کردن ارچه ناروائی است | نه کبر است آن که فرّ پادشائی است
اگر بود بچشم خاصگان ناز | ز گستاخی که دارد عام را باز
کرشمه تند جان داریست شه را | که خالی دارد از بیگانه ره را
نگشت از سر بزرگی کس شه و میر | ولے چون سر بزرگ آمد چه تدبیر
شکوه شیر زان افزون ز گرگ است | که در معنی و صورت سر بزرگ است
پلنگ ار کبر بنود در دماغش | نهد میش از لگد بر سینه داغش
چو گفت این بس نوازش کرد و فرمود ق | که اے صد گنج معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوی تر | ز کلکت یک نشه صد کان گوهر
مرا در سر ز سودائے جوانی | خیالی هست زانگونه که دانی
ولے دارم اسیر فتنه جائے | مسلسل گشته در بند بلائے
همه روزم چو مجنون مانده در سوز | شبم در قصه لیلی شود روز
شدم گم در بیابانی بناگاه | که آنجا خضر اول گم کند راه
من آن خضرم که آب خضر دارم | ولیکن آب خوش خوردن نیارم

۲- که من گرچه آشکارا سر۲ ع۲ ح = من ارچه آشکارا ع = که من گر آشکارا ح سر۳ ۳- ملکم ح ۴- آن که سر۲ ع۲ ح = این که ع

۶- جاندار است ع۲ ۱۱- ز لفظت سر۲ سر۳ ع۲ = ز لطفت ع -

اگرچه عالم است این دل درین گل — دو عالم غم کجا گنجد درین دل
چو غم را جا نماند اندر دل تنگ — بچهره نقش بستم ز اشک گلرنگ
ز تو خواهم که این افسانهٔ راز — ق — که کرد از رخنهائے سینه در باز
چنان سنجی ز بهر این دل تنگ — که در میزان دلها کم شود سنگ
دل مرده حیات از سر پذیرد — وگر کس زنده دل باشد بمیرد
بود گاه غم و اندیشه یارے — مرا او عالمے را غمگسارے
چنان در دل رود از رخنهٔ گوش — که بگریزد ز دیگر رخنها هوش
چو دید این رنج طبع گنج سنجت — کم از گنجی نباشد مزد رنجت
بفرمود آنکه کاں نامهٔ درد — نهانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آن دود جگر تاب — کشاد از دیدهٔ من در زمان آب
سبک زان قرة العین جهاندار — پذیرفتم بچشم و دیده این کار
شدم بس سربلند از خدمت پست — نمودم رجعت آن دیباچه بر دست
من و زین پس طراز این معانی — سواد حرف و سودائے نهانی
چو آنرا دیده شد آغاز و انجام — بهندی بود در روئے بیشتر نام
بسے نمود در اندیشه زیبا — که پیوندم پلاسی را به دیبا
ولیکن چون ضروری بود پیوند — ضرورت عیب کے گیرد خردمند
غلط کردم گر از دانش زنی دم — نه لفظ هندیست از پارسی کم

۶- یاری س۲ ۱۴- ز آغاز ع۲ = آغاز ع ح ۱۷- که از دانش س- که لفظ ع۲

بجز تازی کہ میرِ ہر زبانست — کہ بر جملہ زبانہا کامرانست
اگر غالب نہ باہنا دری و روم — کم از ہندیست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر — کہ نامیزد درو گفتارِ دیگر
بنقصانست نقطِ پارسی در خورد — کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وش و ایں دردناک است — تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک است
جسد را مایہ گنجد ز ہر ساں — نگنجد از لطافت ہیچ در جاں
نزیبد جُفت کردن ہمسری را — عقیقِ از یمن دُرِّ دری را
بہیں دولت زِ گنجِ خویش صرف است — متاعِ عاریت عاری شگرف است
زبانِ ہند ہم تازی مثال است — کہ آمیزش در آنجا کم مجال است
گر آئینِ عرب نحو است و گر صرف — ازاں آئیں دریں کم نیست یکحرف
کسے کیں ہر سہ دو کان راست صرّاف — شناسد کیں نہ تخلیط است و نی لاف
وگر پُرسی بیانش از معانے — دراں نیز از دگر ہا کم ندانے
اگر از صدق و انصاف و ہم شرح — حدِ ہندی کُنی گفتار من جرح
ور آرایم بسو گندے زبانے — کہ داند یا ورم داری و یانے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا — بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا

۲- غالب س۱ س۲ س۳ ع۱ ح = اغلب ع ۴- اچار تیزی س۱ س۳ ح = اچار حربی س۲ = اچار چیزی ع۲
۷- ہمسری را س۳ = ہم سری را س۱ = ہر سری را س۱ ع۱ ح ۸- حرفِ شگرف س۱-
۱۳- کند س۳ = کنی س۱ س۲ ع۱ ح-

زقطره در چشیدن گشت معلوم   که مُرغ وادلیست از دجله محروم

کسے کز گنگِ هندستان بوددُر   زنیل و دجله لافد هست معذور

چو در چیں دید بلبل بوستاں را   چه داند طوطیِ هندوستاں را

نکو داند خوبانِ پری کیش   که لطفِ دیو گیری از کتاں بیش

زلطف آں جامه گوئی آفتابے ست   و یا خود سایهٔ یا ماهتابے است

کسے کامرود و آبی داشت درکام   نخورده موز را سنجد بهند نام

خراسانی که هندی گیردش گول   خسے باشد به نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکه مردِ زندگانی است   که ذوقِ برگ خالی ذوقِ جانی است

دریں شرح و بیاں کابیت درردَ   ق   کسے باورکند گفتارِ خسرو

که دانا باشد و منصف بهر چیز   زمیں ها یک بیک دیده به تمییز

سخن کز هند و از روم افتدش پیش   سوئے انصاف گیردنی سوئے خویش

زبے انصاف نتواں یافت ایں کام   که عمیا بصره را به گوید از شام

دگر کس سوئے خود گرد جهت گیر   نهد کم نغزکِ مارا ز انجیر

به از من خود نبارد بود وصّاف   که من حجّت سرایم او زند لاف

سیه گو بند هند و همچنیں است   سوادِ اعظمِ عالم همیں است

۵- آفتابے است اور مصرعهٔ ثانی ماهتابے است حج ع۲ = آفتاب است و ماهتاب است ع سً۳ ایضاً سایهٔ باع سً۲ = سایه یا خود سا سً ع۲ = سایهٔ یا حج ۸- صرف نسخهٔ ۲میں مصراع ثانی اس طرح ہے - که ذوقِ برگ ذوقِ برگ جانے است ۹- کابیت خوش روسً۳ ۱۱- کز روم و از هند سً۳ - ۱۲- یافتن کام سً۳ ۱۵- عالم اعظم حج -

بهشتے فرض کن هندوستاں را — کز انجا نسبت است ایں بوستاں را
وگرنه آدم و طاؤس ز آنجاے — کجا اینجا شدندی منزل آرائے
اگر دعوی کُنی بارے چنیں کن — بحجّت موم خود را انگبیں کن
سخن باید که چوں گوید خردمند — درونش نیز باشد راست مانند
زباں باید به دُر سفتن چو الماس — نه آنکه ز بهرِ دُزدُودن بود داس
غرض طبعم که تند است آبخیزش — به هر سو میدود سیلابِ تیزش
پریشاں چند موج انداز گردم — کنوں در جوے اصلی باز گردم
دُوَل رانی که هست اندر زمانه — ز طاؤسانِ هندستاں یگانه
برسمِ هندوی از نام و بابش — دراول بود دیول دی خطابش
بنامِ آں پری چوں دیوره داشت — فسونِ بنده از دیوش نگه داشت
چناں رسمِ بَدَل کردم مُراعات — که آں هندی علم برزد ز هندات
یکے علّت درو افگندم از کار — که دیول را دَوَل کردم بهنجار
دَوَل چوں جمعِ دولتهاست وسیع — درین نام است دولتها بسے جمع
چو رانی بود صاحب دولت و کام — دَوَل رانی مرکّب کردمش نام
چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد — فلک ز ظلّ ایں هر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بهر — دَوَل رانی خضر خاں ماند در دهر

۱- که اینجا نسبت س ع ۲ ح ۲- مجلس آرائے ۳ ۵- نه آنکه از بهر که دُزدن س ع ح = نه آنکه از بهر دُزده دن ع ۳ ۱۱- رسم بَدَل ع ۲ = رسمے بدل س ۲ ع ۲

مبارک نقش این حرفِ ورق مال — بدو معنی مبارک میکند فال
یکے هست آنکه اندر کامرانی — خضرخان تا تو دولتها برانی
دگر چون لیلی و مجنون بترتیب — دُوَل رانی خضرخان کرد ترکیب
چو بود این نام محتاجِ بیانی — بیان کردن نمیدارد زیانی
چو لولو باشد اندر گوشِ ماهی — هر شش را باز کن گر دید خواهی
اگرچه مغز بادام است بس نغز — ببایدپوست کندن تا دهد مغز
دو کشتی نقل بخشد پسته خندان — چو گردد غرقه در وی دُرِّ دندان
چو عذرِ نام بیرون دادم از کام — دگر عذرے ندارم از پئے نام
کنون گر در بقا باشد درنگی — برین شیشه ببارد چرخ سنگی
ز بخششها که من در سینه دارم — بریزم هرچه در گنجینه دارم
بهنجاری نگارم نقش این دَرج — که چون آب روان گوهر شود خرج
نه لافم بیش ازین تا کرده ترتیب — که گل نارسته نتوان گفتن از طیب
چو آید نقش این دیبا بپایان — ببایدخود بری کش هست شایان
خدا عمرم بہ بخشد تا بدان گاه — که از گلگونه بیرون آید این ماه
چو هیئت گرد کردم جلوه سازش — کم از شهری نباشد نرخ نازش

۱- حرفِ این نقش ع¹ = نقش این حرف ع حج ۳- گشت س³ = کرد ع = کرده حج ع² ۴- نی واند حج ۵- گردیده خواهی
۷- غرقه س¹ س² س³ ع¹ حج = غرق ع ۸- ندارم ع² حج ع = نیارم س³ ۹- نیارد ع¹ حج ۱۲- بیش ازین س³ ع¹ = بیش ازان
حج ع ایضاً گفتن س¹ س³ ع² = گفت ع ۱۴- خدایم عمر بخشد س³ = خدا از عمر بخشد س¹ = خدایا عمر بخشد س ع¹ حج = خدایا
عمر باشد حج ۱۵- کرده ام در جلوه س ع¹-

زشاهی کوست آں بُت را وفا جوئے　　　توانم خواست لابُد هدیہ رُوئے
خدایا دہ فراغ و زندگانی　　　کہ بینم این صنم را در جوانی
چو شد پروردہ زاب خضر جانش　　　سپارم در کنار خضر خانش
کز آب لطف آں خضر زمانہ　　　بسر سبزی بماند جاودانہ

قلم زدن نخست در شرح تیغ زدن جمہور سلاطین ماضیۂ دہلی علی الخصوص در بیان آثار ذوالفقار محمد علاء الدین و الدنیا

خوشا ہندوستان و رونق دین　　　شریعت را کمال عز و تمکین
ز علم با عمل دہلی بخارا　　　ز شاہان گشتہ اسلام آشکارا
تمامی کشور از تیغ غزا کار　　　چو خارستان ز آتش گشتہ بیخار
زمینش سیر خوردہ آب شمشیر　　　فرو خفتہ غبار کفر در زیر
زبردستان ہندو گشتہ پامال　　　فرو دستان ہمہ در دادن مال
بجائے کاب جستہ کدخدایاں　　　ز مغز خویش روغن دادہ رایاں
بدیں عزت شدہ اسلام منصور　　　بداں خواری سران کفر مقہور
بذلّہ گر نبودی رخصت شرع　　　نماندی نام ہندو ز اصل تا فرع
سر ہندو چو فرماں را مطیع است　　　ز آب تیغ خونش را شفیع است

۱- وفا کوش اور مصرعہ ثانی ہدیۂ روشں ع حاشیہ ۵- دہلی کا لفظ س۱ س۳ ع۲ میں نہیں ہے- اور در بیان صرف س۳ میں نہیں ہے- اور نسخہ حح ع۲ میں بجائے علاء الدین و الدنیا کے علاء الدنیا و الدین ہے اور نسخہ ع۲ میں محمد کا لفظ نہیں ہے- ۸- عیلے س۲ ۹- کہ ز آتش س حح-
۱۴- بذمہ س۳ حح = بذمی ع۲ س۳ حاشیہ = بجبنہ یہ س۲-

زغزنین تا لبِ دریا دریں باب | همه اسلام بینی بر یکے آب
نه زاں زه دیده زاغانِ گره گیر | همه در کیشِ احمد راست چوں تیر
نه ترسائی که از نا ترس گاری | نهد بر بنده داغِ کردگاری
نه از جنسِ جهوداں جنگ و جوریت | که از قرآں کند دعوی به توریت
نه مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد | وز و با صد زباں آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص | ز دل هر چار آئیں را با خلاص
نه کیں با شافعی نے مهر با زید | جماعت را و سنّت را بجاں صید
نه ز اهلِ اعتزالی کز فنِ شوم | ز دیدارِ خدا کردند محروم
نه رفضی تا رسد زاں مذهبِ بد | جفائے بر وفا دارانِ احمد
نه آں سگ خارجی کز کینه سازی | کند با شیرِ حق روباه بازی
زهی خاکِ مسلماں خیز دیں جوئے | که ماهی نیز سنّی خیزد از جوئے
کنوں از باغِ اصلی نو کنم بر | ز شاخِ خشک ریزم میوهٔ تر
چنیں گوید خبر دانندهٔ حال | کزاں میموں خبر میموں شدش فال
که از غزنین چو بیروں کرد صمصام | معزّ الدین محمد گوهرِ سام

۱- بریں باب ۳ ۲- نه آں ره ۲ = نه زاں زه ع = نه زاں ره حج ع۲ = نه زاں کنز ۳ ایضاً گره گیر ع حج = نوش گیر حر ع۲ مرحا شه ۴- یوریت ع۲ ۹- با هر چار آئیں ۳ = در هر چار آئیں ع حج ۸- گردند ع = گشتند ۲ = کردند ع۲ = گردیده حج ۲ ۱۲- اس شعر کے اوپر صرف نسخهٔ ۳ میں یه عنوان درج ہے "ذکر اسامی بادشاهانِ دہلی"۔ باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یه عنوان امیر خسرو کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نه اس کی یہاں ضرورت ہے عنوانِ سابق تمام فصل کے لیے کافی ہے ۱۳- کزیں ع۲ حج -

ازاں سلطانِ غازی بے مُدارا　　بہ ہندستاں شد اسلام آشکارا
سرِ پر دہلی از وے یافت بنیاد　　کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد
چو بود است اعتقادے در نہادش　　قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش
چناں کو زآہنِ شمشیرِ شاہی　ق　زدود از روئے ہندستاں سیاہی
زیزداں با ہزاراں دلفروزی　　جزائے ایں عمل بادش بروزی
ہر آنچہ آں شاہِ غازی کرد بنیاد　　زقطب الدین سلطاں گشت آباد
زہی بندہ کہ از یک حکمِ مخدوم　　ہمایوں کرد ز اسلام ایں کہن بوم
زشمشیرے کہ زد بر رائے قنوّج　　در آبش غرقہ کرد از آتشیں موج
فگند از آبِ گنگش جامہ در نیل　　گرفت از وے ہزار و چار صد فیل
چناں قطبے چو در مغرب سرآمد　　زمشرق چترِ شمس الدیں برآمد
تفِ تیغش چناں گشت آسماں گیر　　کہ ہمچوں صبحِ دُوّم شد جہانگیر
چو ذو القرنین تا یک قرنِ کامل　　نتاجِ فتح زاد از تیغِ حامل
زحدِّ مالوہ تا عرصۂ سند　　نمودار غزائی اوست در ہند
چو رفت آں شمسِ روشن در سیاہی　　برآمد اخترِ فیروز شاہی
بہ بخشش خلقِ عالم را رہی کرد　　ہمہ گنجینۂ شمسے تہی کرد
چو شش ماہی دراں دولت بسر بُرد　　چو طفلِ ہشت ماہہ دولتش مُرد

۳- بودہ است ع ۲ حج = بودش ع ایضاً بر اعتقادش ع ۲ ہم - زآہنیں ع ۲ حج ۶- سلطان گشت سر ۱ = سلطانی شد سر ۳ ح حج ع ۲ ۷- حکم مخکوم سر ۱ ۸- غرقہ سر ۳ ع ۲ حج = غرق ع ۱۰- چو در مغرب ع ۲ حج = کہ در مغرب ع ۱۱- چناں قد ع ع ۲ ۱۲- نتاج فتح ع ۲ حج حاشیہ = نتایج فتح سر ۲ سر ۳ ع -

ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں　　بہ دختر گشت راے نیکرایاں
رضیّہ دخترے مرضیّہ سیرت　　سریر آراست از جاے سریرت
سہ چند آفتابش بود در میغ　　چو برق از پردہ میستر پر تو تیغ
چو تیغ اندر نیام از کار میماند　　فراواں فتنہ بے آزار میماند
برید از صدمۂ شاہی نقابش　　ز پردہ روے بنمود آفتابش
چناں میراند زورِ مادہ شیراں　　کہ حال میشد ندار زوے دلیراں
سہ سالی کش قوی بُد پنجہ دُمشت　　کسے بر حرف او ننہاد انگشت
چہارم چوں زکار او ورق گشت　　بر وہم خامۂ تقدیر بگزشت
رواں شد زاں پس از حکمِ الٰہی　　نگینِ سکّۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام　　نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بر وہم کرد بہرامِ فلک زور　　شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور
ازاں پس بر فرازِ تختِ مقصود　　سعادت داد ہفت اختر بہ مسعود
دو سہ سالے دگر از دولت و بخت　　علای داشت از وے مسند و تخت
چو آں گلہاے کم عمر از چمن جست　　جواں سروے بہ بالیں گاہ بنشست
بہ محمودی شہ روے زمیں گشت　　بگیتی ناصرِ دنیا و دیں گشت
بسالِ بیست زاوجِ پایۂ خویش　　جہاں میداشت اندر سایۂ خویش

۱- وزاں پس حج ۲- دخترے ع ۲ حج = دختر ع ۵- پرید سا ع ۲ ۷- پنجہ و مشت ع = تختۂ پشت ۳ ع ۲ = بخت را پشت سا ۳ = بر تخت بنشست حج ۱۰- سہ سالے اد ہم سا ۳ ع ۲ حج = سہ سال او نیز ع
۱۳- دو سہ سال دگر ع ۲۔

عجب عهدی همه در کامرانی بهر خانه نشاط و شادمانی
نه کس دادی کمندِ کینه را تاب نه کس دیدی خیالِ فتنه در خواب
مسلمان چیره دست و هندوان رام ندانستی کس از جنسِ مغل نام
شهے در ذاتش از یزدان شکوهے هم از سنگ و هم از گوهر چو کوهے
خود او مستغرقِ کارِ الٰهی با مرش بندگان در کارِ شاهی
چنیں تا دورِ او هم بر سر آمد جہاں را نوبتے دیگر در آمد
الغ خانی کش آن محمود والا بخویشی کرده بودش کار بالا
ز بهر عونِ مظلومانِ دل تنگ غیاث الدین و دنیا شد بر اورنگ
شهے بود او که از بخشایش و زور خرامِ پیل نپسندید بر مور
درایاش مغل ره یافت ایں سوئے بتاراجِ بضاعت گشت ره جوئے
بکیں می آمدند افروخته چهر ز شه میبافتند افروزشِ مهر
گر آن مدخل زبان بود ست و گر سود گزشت آن روزگار و بود نے بود
شد آن خورشیدِ روشن نیز مستور به برجِ خاک شد از بیت معمور
پس از وے پور پورِ وی بشائے بر آمد بر سریرِ کیقبادے
ز سر نو کرد اکلیلِ شهان را معزّ الدین و دنیا شد جہاں را

۱- نشاطِ زندگانی س۳ ۷- الغ خانی س۲ ع ح۲ = الف خانِ س۱ = الف خانے س۳ ۸- غیاث الدین و دنیا س۲
س۳ ع ح۲ = غیاثِ دین و دنیا ع ۱۰- بتاراجِ بضاعت ع = بتاراج و بغارت ح = بتاراج و بطاعت ع۲ =
بتاراج و تطاول س۳ ۱۲- گر سود س۲ ع ل ح ح ۱۵- معز الدین و دنیا س۳ ع ح۲ = معزِ دین و دنیا ع

سه سالی سکهٔ او نیز در ضرب　　رواجی داشت اندر شرق تا غرب
چو او هم رخش عشرت را عنان داد　　بدو هم چرخ دور همگنان داد
بهر پیمانه پر مے ریختی دُر　　هم آخر خفت چون پیمانه شد پُر
دو ماهی داد پس چون صورت خواب　　چراغ کیقبادی شمس دین تاب
هنوز آن صبح بود اندر تب شیر　　که شیرش واگرفت این دایهٔ پیر
چو بود این طفل در کار جهان خام　　جهان بر پخته کارے یافت آرام
بفیروزی درین فیروزه گون مهد　　سر فیروزه شد سرور ز رعهد
ز بهر خطبهٔ صدق و صوابش　　جلال الدین و دنیا شد خطابش
چه یارم گفت من وصف چنان شاه　　که هست اندیشه را زان دست کوتاه
چو تاج خویشتن در سر بلندی　　چو نام خویش در فیروزمندی
هنر بری بود هنگام جوانے　　نمود بر هنر بران پهلوانے
زبس خونریز کافر در گذرها　　بر آب تیغ پل بسته ز سرها
ز ملتان سوے غزنین کرده آهنگ　　زدوده در حد چرخ از سنان زنگ
از انجا بر تتاران رانده توسن　　بسے لاله دمانیده ز سوسن
بهر جائے که اسپش آب خورده　　ز صحرا بی بسے محراب کرده
بهر تیغ چون پر طوطی دران بوم　　پرانیده بسے سر چون پر بوم

۱- سه سالے ع[۲] ۵- بر گرفت مع[۲] ۹- وصفان جهان شاه جم ۱۳- در حد خنج جح ۱۵- بهر جائیکه اسپش س[۱۲] = بهر جا اسپش آنو جم = بهر جا رخشش آنسو ع[۲] = بهر جا چشمش آنسو ع ۱۶- با پر بوم جحح = چون پر بوم س[۳] ع[۲] ع -

بترکستان چنان هندی نموده　　که از ترکان بهندی جان ربوده
چو زانجا باز این شوخ نهاده　　بقتل گهکهران بازو کشاده
بتاب پنجه بر لبهای پنجاب　　بطانرا چاشنی داده ز سرخاب
هلال رایتش را روز تا روز　　فلک میخواست بدری عالم افروز
چو رو اندر برآمد داشت تاجش　　همیکرد آسمان حاصل خراجش
همی شد چون کواکب در ثریّا　　همه اسباب اقبالش مهیّا
هران کاری که میجست انتظامش　　ز دولت پیش ازان میشد نظامش
چو شد هنگام تقدیر الٰهی　　سپرد اندر کف او تیغ شاهی
که تا بستد جهان زان تیغ چون برق　　نه چون بی قوتان از حیله و زرق
برآمد کرد بر فرق افسر بخت　　بدار الملک دهلی بر سر تخت
ز عدل آفاق را پیرایه بست　　که گنج شرع از و سرمایه بست
ز عین عدل او شد قاف تا قاف　　نهفته حرف بیدادی ز اطراف
بعزم رزم لشکر هر کجا راند　　بآب تیغ گرد فتنه بنشاند
بخنجر داد چندین شیر سرکش　　چو خاشاکی که ریزندش بر آتش
بفیروزی درین زنگارگون سطح　　بسی قلعه کشاد از بازوی فتح
رعیّت را از آسایش چنان داشت　　که خلق آسایش دار الجنان داشت

۲- گکهران حج ۳- بآب ع۲ ۷- بیش ازان حج حج ع۲ ۱۵- یاری فتح س ع۲-
۱۶- دار الامان ع س۳ ج = دار الجنان س س۲ ع۲ حج.

مغل را از پئے قانون و تدبیر   هم از آهن هم از زر ساخت زنجیر
بسالے هفت کو شاهِ جهاں بود   کرم پیدا و بیدادی نهاں بود
چگویم آنچه من دیدم ازاں داد   که از کلک و زباں شرحش تواں داد
چو او کشتی به نه دریا رواں کرد   چو من یک قطره نه دریا زیاں کرد
چنانکه او کرد رحمت بر جهانی   ز غیبش باد رحمت هر زمانی
بجائے تاجِ غفراں افسرش باد   بجائے چترِ طوبیٰ بر سرش باد
غرض چوں دورِ آں دولت بسر شد   سریرِ ملک را دورے دگر شد
فرو پیچید گردوں نطعِ آں شاه   جهاں را شاهِ دیگر شد جهاں شاه
چو بکشاد آسماں از رخ نقابے   پس از ماهی عیاں گشت آفتابے
سعادتها بگیتی روئے بنمود   برآمد کوکبے از برجِ مسعود
ز تیرِ چرخ و برجیسِ کماں گیر   ز سر شد تختِ دهلی آسماں گیر
سریرِ شاه فیروز از چه ز انجم   گرفت از چار بالش تختِ پنجم
تو گوئی قالبے بست آں زمانه   کزاں طاقی برارد جاودانه
چو شد طاقِ علائی آسماں سائے   ازاں قالب تهی کرد آسماں جائے
خدایا گر برآں فرخ جهاندار   ز حکمت بر سر آمد نوبتِ کار
همیشه باد از مه تا بماهی   بغلغل نوبتِ ایں پادشاهی

۱- قانونِ تدبیر ع۲ ۳- نه از کلک س۱ ۴- زباں کرد ع۲ ۷- دورِ دگر ع۲ ۹- عیاں شد ع ۱۲- از چه
انجم ع۲ ۱۳- ایستایں س ع ک ایضاً برآمد ع = برآید س۲ = برارد س۳ ع۲ صح -

نخُست از گوهرش گویم که چونست ... که دریا هادراں گوهر درونست
یکے والاهمیں فیروزِ مرحوم ... که از فیروزیش کردیم معلوم
دگر اعظم شهاب الدینِ مسعود ... که هم لشکرکش و هم پهلواں بود
دو دُر بود ایں سزائے تاجِ شاهی ... زیک باراں و از یک گوش ماهی
ازاں رَوشن شهابِ چرخ مقدار ... علاء الدین و دنیا شد پدیدار
فلک حیراں بکارش کز شهابی ... چگونه گشت پیدا آفتابی
زہے سیّارهٔ مسعودِ سرمد ... که زاد از فیضِ نورش ایں محمّد
علی وار از غزا آفاق گیرے ... که او صافش نگنجد در ضمیرے
ز دولت هم بدورانِ امیرے ... سلیماں شد بملکِ دیو گیرے
بملکِ جم چناں شد دیو رامش ... که اول رام دیو آمد بدامش
گرفت و مملکت برباد کردش ... نخستش بنده پس آزاد کردش
بدستش داد دولت ناگهانی ... جهانی گنج بل گنجِ جهانی
فراواں پیل و جوهر نیز چنداں ... که صد اشتر زمیں گیرد بدنداں
بعهدش کارهائے یافت بنیاد ... که ماند تا به بنیادِ جهاں یاد
کسے در میری واندک سواری ... جز او نه نهاد بر پیلاں عماری

۷- آں مح[1] ع[2] ۱۱- نخستش مر[2] مر[3] ع مح[1] = نخستیں ع ۱۳- پیل و جوهر مر[1] مر[3] ع[2] = پیلِ جوهر مح -
۱۴- که مانَد مر[3] = که ماند ایں ع مح = که ماندان مر ع[2] ۱۵- کسے در شهر وی اندر مر[2] حاشیه = کسے در
میری واندک مر[2] مر[3] ع[2] مح مح[1].

زهی در زیر رانش خنگِ خوش گام — که کرد از موی پرچم پیل را دام
زموجِ پیل و گنجِ پیل بالا — بملکش رهنمون شد بخت والا
ز روز رفته نصفی با همین فال — ز هجرت ششصد و پنج و نود سال
که در دولت شد از عونِ الٰهی — بمانکپور تخت آرای شاهی
کفِ دستش چنان در موجِ دُر شد — که مانک پُر ز دُرّ و لعل پُر شد
بچتر آسمان سر در نیاورد — که بر خورشید چتر زر برآورد
بچشمِ آفتاب از اوج گاهش — سوادِ دیده شد چترِ سیاهش
ازان پس باشکوهِ لشکر و پیل — روان شد فتحِ دهلی را بتعجیل
خزائن ریز شد منزل بمنزل — ز زر کرده کلیدِ کارِ مشکل
ملوک از پیش می آمد جریده — ز زر میشد غلامِ زر خریده
نشد گردن کش از وی کس بعصیان — که بودش طوقِ زر در گردنِ جان
بهر منزل به پیشِ تخت تا دور — فشانده گنجهای منعِ گنجور
زمین تا به پنجه مهر زر بیش — بر ینسان کرد ثابت سکهٔ خویش
جهان را بود گاهِ آنکه باران — دُرافشاند چو دستِ تاجداران
هوا طوفان فشان در منزل و راه — زمین در زیرِ طوفانِ زر از شاه
گدا کز دهلی آمد ژنده در زیر — تهی گاهش بکین زر نشد سیر

۱- پیل را رام ح ع۲ ۸- شکوه و لشکر سر ۹- خزائن ر ع۲ = خزانه ع ح -
۱۵- طوفان فشان ر ع۱ ح ک ح۲ د = طوفان نشان ع

چه زر بلکه آهنش هم بود در مشت — کسی کز زر نمرد از آهنش کشت
چو با دهلی بفتح افتاد کارش — گرفت از منجنیق زر حصارش
عروسک ساخت نصرت را زر افشان — ظفر غمزه زده شد گوهر افشان
ازان عزاده زر بر لب جوی — همی شد دست قارون خصم فرعون
زعشق زر بدهلی خاصه و عام — بعبره جون را در بند آشام
چو زر از هر طرف آواز میداد — دوان لبیک گویان خلق چون باد
نثاران ذره و نو گشته خورشید — جهانی کرده روشن روی امید
بدهلی نیز در مسند به تعظیم — شرف نو کرده رکن الدین براهیم
ملوک و خان زانداره برون بود — که هر یک تخت دهلی را ستون بود
اگرچه بود تختش را سکونی — کز انبوه ستون بد بی ستونی
ز بانگ زر که در رقص آورد پای — برقص آمد ستونها جمله از جای
ستونها چون سوی تخت دگر راند — ز ارکان تخت رکنی بی ستون ماند
ز جا در جنبش آمد رکن بی زور — برفت آن رکن و ارکان گشت پرشور
درآمد تند رایات علائی — بضبط دار ملک پادشائی
ازان پس بین که چون کرد آسمان کار — که شد سرگشته گیتی آسمان وار

۱- بلکه ع ۲ حم = بلک ع ۵ - خاص تا عام م۳ تخ -
۶- دوان س۳ = روان ع ع ۱ حج - خصم چون با د حم -
۹- فزون بود س ع ۲ حم ۱۵- ازین پس ع ۲ حم -

طلوعِ اکلیلِ علائی تا اوجِ جبہۂ اسد بر سریرِ سپہر منزلتِ دہلی و در مطلعِ صبحِ دولت لوامعِ آفتابِ شمشیر در شرق و غرب گستردن

کسے کز سیرِ گردوں بہرہ مند است — ز انجم ہمچو انجم سر بلند است
سرے کز بہرِ تاج آرایشِ دہر — ز دورانِ فلک باشد فزوں بہر
چو عونِ غیب سوئے مُقبل آید — غرض پیش از تمنّا حاصل آید
ہنوزش آرزو باشد بسینہ — کہ پیش از خواست پیش آید خزینہ
بشرق گر بود کشتِ مرادش — ز مغرب در رسد باران و بادش
کواکب کز رصد ہا در شمارند — شمارِ کارِ عالم پیشہ دارند
بآئینے کہ می آید ز تقدیر — بکارِ خلق می سازند تدبیر
یکے زانشاں شود نخلے رُطب ریز — یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز
ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر — مقامِ ہر کسے پیدا است در دہر
پرندہ بال و پر بہرِ ہوا یافت — خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موشش بالا بر نیاید — مگر آں کش غلیوازی رباید
عُقاب از اوج نتواں داشتن پست — مگر در بازوش لشکر تواں بست

٣- ز مردم ہمچو انجم س۳ ٧- بمغرب در رسد س س۲ ح = بمشرق در رسد ع۲ ١٠- خاک خاشا کی س۲ س۳ ع۱ = خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے س ح ١١- شمارِ ہر کسے س۳ = مقامِ ہر کسے ع ع۲ ح۔
١٢- از زمیں بودن س س۲ س۳ ع۱ ح = در زمیں بودن ع ح۲۔

بحیله چند باشد پست را اوج　　ز دریا بر شود باز اوفتد موج
بنِ جو را از یک گز نگذرد شاخ　　شود گر جو بجو تا ابر گستاخ
چو دولتمند باشد نیک بختی　ق　که از دولت شود عالی درختی
بود چون آسمان برگِ فراخش　　زمین سایه نشین گردد ز شاخش
اگر جوید کلیدِ کار در مشت　　کلیدی گردد از دستش هر انگشت
بدو دشمن چو تیر انداز گردد　　ز شویش هم بدشمن باز گردد
اگر خنجر کشد بر روی بد اندیش　　براو اندازد و تیرِ دُسرِ خویش
فروغ دولتش از بخت فیروز　　چو ماهِ نو فزاید روز تا روز
پدید است این نشان در پادشائی　　که هست او دین و دنیا را علائی
چو از تلقین غیبی داشت فرهنگ　　ز من بشنو که چون بر شد بر اورنگ
چو روزِ ماه رایت برد بر ماه　　دران سالی که بالا کردم آگاه
شمارِ ماه ذی الحجه و دو و بیست　　بران طالع که در دولت توان زیست
شبی کآمد عنایت ز آسمانش　　که دولت خواه شد دورِ زمانش
بدولت خانهٔ دهلی در آمد　　به تخت ملک در دولت بر آمد
نهاد از عونِ غیب و قوتِ بخت　　بفرقِ سرفرازان پایهٔ تخت

۲- گز جو بجو ع۲ حج　۷- برون اندازد س۱ ع۲　۱۱- چو ماه روزه س۱-
۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع س۳ = ذی الحجه ده و بیست س۱ = ذی الحجه و دو بدو بیست حج
= ذی الحج در دو و بیست ع۲-

چناں محکم گرفت ایں پایہ بنیاد　　　که زیر خاک شد سرہائے پُر باد
چو سرداران حضرت سر نہادند　　　دلیران سر تہِ خنجر نہادند
بہر جانب ز بعضے لشکر آرائے　　　غبار انگیزئی میشد بہر جائے
چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد　　　ق　که از یک قطرہ شاند آں ہمہ گرد
ولے بختے که ثابت خواستش کار　　　عناں بگرفت و گفتش جانگہدار
بحکم حضرت عالم پناہش　　　علم بر بام ملتاں زد سپاہش
سپہ کش بود الغخانِ معظم　　　که بر ہر فتح فتحی میشدش ضم
شد آں بازوئے شاہنشہ ظفر کوش　　　ل فتح از سرِ ملتاں شدش نوش
بدرگاہ آمد و آورد در پیش　　　سراں آں ہمہ سرحد ز حد بیش
که آں فیروزی بود از الٰہی　　　ظفر بر گوہر فیروز شاہی
چو بادِ تندِ قہر شہ در آں خاک　　　فرو رُفت از زمیں سند خاشاک
ازاں پس عزم شد سلطانِ دیں را　　　کشیدن از مغل صد سالہ کیں را
تمامی خوردۂ آں تیرہ کیشاں　　　بروں کردن بزخم تیر از ایشاں
زبانِ تیغ شہ کاندر زمانہ　　　ق　چراغ فتح را آمد زبانہ
مغل می آمد و زاں تیغ سرکش　　　چو پروانہ علف میشد بر آتش

۱- ایں پایہ سا ۲ سا ۳ ع ۲ ح = ایں تخت ع = ایں مایہ حج ۳- ز بعض سا ع ۲ ۴- فتح بار ع ۲ حج = فتح بار ع ایضاً شاند آں ہمہ گرد ع ۲ سا ۲ = بنشاند ہمہ گرد حج ۵- بختے سا ۲ سا ۳ ع ۲ حج = بخشش ع-
۱۰- که آں سا ۳ ع ۲ = کزاں حج ع ۱۱- زمیں ہند سا = زمیں سند سا ۲ سا ۳ ع ۲ حج
۱۴- آمد زبانہ سا ۲ سا ۳ ع ۲ حج = آمد شانہ ع ۱۵- تلف می شد حج-

نخست اندر حد منجور و جارن   الغخاں بر مغل زد ہچو قارن
کشتہا کرد و داد از زخم شمشیر   شگالاں را کباب از پہلوے شیر
گلوے کافر از خنجر گزاراں   چو در خندہ لب تنبول خواراں
ز زخم گرزہاے تند کینہ   سر دشمن شدہ مہمان سینہ
ز خون آں ہمہ تاتار کارے   زمیں شد پر ز ریحان تثارے
چہ شک کانجا کہ آں سرخان شدہ پست   دمد گر سرخ مرد از خاک پیوست
ازاں پس بود قتلغ خواجہ گستاخ   ق   قوی تر شجرۂ ملعون را شاخ
بحد گیلے آمد کا قرآں سال   شہ آں جرأت مبارک دید در فال
چو سگ در بیشۂ شیراں کند راہ   کند بر خود اجل را راہ کوتاہ
چو آید مور در جنگ سلیماں   کند پیمانۂ سم نقض پیماں
بہ پیش آہنگ شد شہ تا دو فرسنگ   کشید اندر حد گیلی صف جنگ
دلیری کردہ قتلغ خواجۂ شوم   بجنگ شاہبازی آمدہ بوم
اشارت کرد شہ کاروند با جزم   الغخان و ظفر خاں روے در رزم
شدند آں ہر دو اژدرہا شتاباں   درید از زلزلہ کوہ و بیاباں
نبردے کرد الغخان جہانگیر   کہ در یوزآمد آں یکدشت نخچیر

۱۔ منجو د جارن ع = منجور جارن ر۳ = سنجور چارن ع۱ حج = سنجور جارن سا ر۲ ۵۔ پر ز ریحان سا ر۳ ع۲ حج = پر بر یحان ع۔ تثاری ع ر۲ ع۲ = بہاری ر۳ = تثاری سا ۷۔ شجرۂ ملعون ح حج۔
۹۔ دست کوتاہ ع۲ ۱۰۔ سم ع۱ حج = پرسم ر۳ = نیم سا = رسم ر۲ = ہسم ع
۱۳۔ قتلو ر۲ = قتلق حج۔

سپه دنبال و قتلغ خواجه در پیش　　بجائے تیر در افگندن کیش
اگرچه حالی از شمشیر جاں برد　　ولیک از سهم حسرت رفت تا مرد
بفیروزی ستاده شاهِ آفاق　　چو خورشید اندریں فیروزه گوں طاق
ز خوں کهسار گیلے غرقه در سیل　　سر گیراں فرو غلطیده چوں کیل
سر آرنده ز هر سو تیغ داراں　　کجا کاسه بهم گشته سواراں
نیرزید ار چه دانگ آں کاسهٔ سر　　همیداد از کرم شه تنگهٔ زر
چنیں فتحے چو داد اسلام را دست　　مغل را بازوئے شمشیر بشکست
ازاں پس بست در ترغی کمر سخت　　فگند او هم بخاک از تیغ شه رخت
اگرچه سخت چشپها بسے کرد　　هم از کیشِ محمد سیلیے خورد
چو از کفّار در دیں خواست آزار　　کشانیدش زمانه هم ز کفّار
پس اندر دشت خوں آشام شد ریگ　　ز لشکرهائے ترتاق و علی بیگ
سپاهِ دیں که چوں دریا درآمد　　مغل را موج دریا بر سر آمد
شد از یک بندهٔ هندوئے درگاه　　گرفتاراں دو خانِ ترک ناگاه
ز تیغ شاه کابل بود بس تیز　　فرو رفت آں دخانِ آتش انگیز
ازاں پس سه سپهدارِ دگر تند　　ق　　که صرصر بود با آهنگ شاں کند
درآمد در سواد مولتاں تیز　　شدند از آب راوی آتش انگیز

۲- رفت تا مرو س۳ ۴- فرو افتاده س۳ ۵- بهم گفته س۲ ۸- بر ترغی حج = در ترغی ع ع۲
۹- شوخ چشپها س۲ ۱۰- خواست ع۲ حج = خاست ع ۱۴- دو خان ع حج ع۲ = دخانِ حج

یکے تابو دگر اقبال مُدبر　　کُبُک سیوم برزم وکین مُدبّر
سپاہ بے عدد چون ذرّۂ ریگ　　زبہرِ کین ترتاق و علی بیگ
بدستوری کہ حضرت راند دستور　　معظم بیضۂ اسلام کافور
بدان تابوئے آن تابوئے مُردار　　چنان پوشد کہ بیرون ندہد آثار
بدانسان عزم آن غزوِ گران کرد　　کہ دو شب یک مہرہ درمیان کرد
چو باد تند تاگہ زد برایشان　　ہمہ جمعیتِ خس شد پریشان
گذشت از تیغ سیلِ خونِ تاتار　　دران دشتِ فراخ از تنگِ رہوار
گریزندہ سگانِ کفر بدحال　　چو شیران غازیانِ دین بدنبال
بہم اقبال و تیبو ز آتشِ جنگ　　بسوئے آبہا کردند آہنگ
غنیمت ہا کہ می بردند زین پیش　　غنیمت داشتند آندم سرِ خویش
سپاہِ دین کہ چون دریا درآمد　　کُبُک را موجِ دریا بر سر آمد
درآمد جرّہ بازی از سپہ زود　　کُبُک را ہمچو کبک از جائے بربود
قلادہ بستہ آن کلبِ معلّم　　روان کردند پیشِ شاہِ عالم
برآمد فتح از عونِ الٰہی　　کہ فارغ شد مغل از کینہ خواہی
ازآن پس سیلِ جیحون راند زور　　کہ برباید ز ہندستان یکے مور

۱- یکے تابو ۳ = یکے تیہو ع ۲ح ۴- تابوئے مردار ۳ = با بوئے مردار ح ع ۱ = بدبوئے مردار ع = تیہوئے مردار ح حاشیہ ۵- یک مہرہ ۳ = یک مہ ع ۱۰- در پیش س ۱ ح ع ۲ ح-
۱۵ ا- پر مور ۳

عجب تر بین ز اقبالِ علائی ق — که با داجا و داں در پادشائی
بر انساں تاخت از دوزخ سمومی — که آہن را ز آتش ساخت مومی
ہمہ مردند و بوحی اکہ جاں برد — زِ ننگ جانِ ایشاں او نیز ہم مرد
اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار — ہمہ خاکسترِ دوزخ شد آں خار
چناں بنشاند ہر سو فتنہ را جوش — کہ کس بانگِ سگے نشنید در گوش
خدا را گوئی از دینِ محمد — ہمیں بایست کاں ماند موبّد
کہ نیرو ایں محمد را چناں داد — کہ بست از تیغ دیں را حصنِ پولاد
زہی در امن و راحت خواب ما را — کہ سلطاں پاسباں باشد گدا را
خداوندا چو او را پاسِ عالم — تو فرمودی تو داری پاسِ ادہم
چناں بیدار دارش در ہمہ باب — کہ تا صبحِ قیامت نایدش خواب

داستان در حک کردن نقشِ کفر بیلارک شاہی از سوادِ ہندوستاں و حرفی چند از دیباچۂ عشقِ خضر خاں کہ خانِ خاناں بود

کنوں از فتحِ ہندستاں دہم شرح — کنم دیباچۂ گرشاسپ اطرح
بگویم آنچہ کرد از کاردانے — گہے لشکر کشی گہ پہلوانے
کہ چوں شاہ جہاں شد عار باشد — کہ ذکرِ او بدیں مقدار باشد

۳- و بوحی ا ۳ا = بوحی ا ع ع۲ حم ۸- آنزا س ۱۲- خانِ خانانِ جہاں بود ۳ح حم ع۲ = خانِ خاناں بود ع ۱۳- گرشاسپ ا ع ۳ا حم = گرشاسبی ع۲-

بجز یک فتحِ ملکِ دیوگیری — کہ کرد این کار شاہاں در امیری
بدولت زاں پس کیں چرخِ خم پشت — کلیدِ فتحِ دہلی داد در مشت
چو ملکِ سندھ و کوہستان و دریا — ق — بطاعت گاہِ فرماں شد مہیّا
بقدرت رائے زد بختِ بلندش — کہ رائے گوجرات افتد بہ بندش
ہماں اعظم الغخاں را فرستاد — کہ خاکِ آں زمیں را داد بر باد
برائے عزّتِ دینِ ابد را — برائے نیک زد آں رائے بد را
بدریا و سواحل چوں ہژبراں — لبالب داد دَور از خونِ گبراں
خلل در سومنات افگند زانساں — کہ شد بتخانۂ گردوں ہراساں
زبس نیرو کہ آں بنیاد برکند — زمیں را لرزہ چوں دریا در افگند
سعادت بیں چہ ساں زاں نجمِ مسعود — بہ محمودی برآمد فالِ محمود
چو زانسو چیرہ بر مقصودِ خود گشت — ز حضرت سوئے دیگر نامزد گشت
چو آں مرحوم بازو بود شہ را — ق — کہ نیرو باشد از وے دستگہ را
مصالح کو ز غایت بیش می کرد — بمعنی شہ بدستِ خویش می کرد
برادر ہست بازو گر بود یار — ولے بازو برادر نیست در کار
ز دو بازو تنِ تنہا برنج است — دو تن را چار بازو کار سنج است
نیت باز آنچناں شد پادشا را — کہ راند لشکرِ کشور کشا را

---

۳ ـ ملکِ ہند ۳ ح ع ۲ = ملکِ سند ع ح
۱۴ ـ ہست بازو ع ۲ ح = سست ع ـ

روان گشت از پی سیل و خزائن   الغخانِ معظم سوئے جهائن
بسوئے حصنِ رنتهنبور شد تیز   گزان کهٔ لاله رو یا ند بخو نریز
بگردش   دَورِ لشکر شد مهیّا   چو گردِ رُبعِ مسکون دَورِ دریا
پیاپے هم برسم گشت شه نیز   برآنسو رفت و زد برکوه دهلیز
خود آن قلعه برفعت جائے آن داشت   بنسبت رائے هم یارائے آن داشت
که بُد رائی هم از نسلِ پتهورا   ولے در کبر از وِ برده گرورا
فریب داده و هر پُرغرور بپوش   برآورده لقب همتیر دیوش
بقدرِ ده هزارش اسپ تیزی   چو باد تندخیز از تندخیزی
دو هفته ره زدهلی برکشیده   عمارها به پیلان درکشیده
سپاه و راوت ورانه زحد بیش   پیاده خود چگویم از عدد بیش
حصاری دَورِ دیوارش سه فرسنگ   ز بهر ژاله داده ابر را سنگ
مدورچنبری گشته فراهم   فرو بالا ز خیبر نقطهٔ کم
محمد شاه عالم چون درآمد   علی سان گردِ آن خیبر برآمد
برآمد مغربی از شرق و از غرب   همی افگند برجی را بیک ضرب

۱- روان کرد س۳ = روان گشت ع ع۲ ح ۳- دَورِ لشکر س۲ س۳ ح ع۲ = آن دو لشکر ع ایضاً گردِ ربع مسکون س۲ س۳ ح ع۲ = گیرد ربع مسکون ع ۶- که بُد رائی ع ح س۲ = پتهورائے س س۳ ع۲
۷- همیّر دیوش س۳ ح ع۲ ۹- زدهلی سرکشیده ح ح ع۲ = زدهلی برکشیده ع ایضاً به پیلان برکشیده ح ح ع۲ = به پیلان درکشیده ع ۱۲- مدوّر چنبری ح ح ع۲ = بدورِ چنبری ع ایضاً ته و بالا ز خیبر س۳ = فرو بالا ز خیبر ح ع۲ ۱۴- واز غرب س۲ س۳ ح ح ع۲ = تا غرب ع

بدانساں سنگِ ہیبت ناک میزد که هر کنگر کله بر خاک میزد
چو بود از سوئے شاه آں سنگ چالاک بجور دن قلعه میزد بوسه بر خاک
چو شاه از روئے ہمت دشت بنیاد بماہی یکدو ہمت بست و بکشاد
وزی کز سنگ تو بر تو نشسته ره سی ساله کوشش بود بسته
چو سوئے حق نیت را بود راہی بر آمد حاجت قرنی بماہی
مثل زد زیرکی کو ہوشمند است که بنیاد نیت قصر بلند است
اگر نقدی نداری چوں نیت ہست دہندت مزد آں نا داده بر دست
خبرزاں داد دانائے فلک سیر که از خیر است بهتر نیت خیر
چو شد ز اقبالِ شاه ہفت اقلیم ق از انساں وار کفری دار تسلیم
الغخاں را سپرد آں قلعه و قصر خود اندر دار ملک آمد شه عصر
بدولت کرد زاں پس عزم چیتور خرابی داد آنرا ہم بیک دور
وزآں ہم بود رائ لشکر آرائے گراں جنبش وزو رایاں شکیپائے
بتختِ ہندواں گر باز پرسے بپالا بر شده از ہفت کرسے
بدآنجا نیز کمتر شد درنگے دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے
فلک را دست ہمت بود در جیب ستد ز آنجا کلید نصرت از غیب

۲ - بوسه برخاک س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = روئے برخاک ع ۴ - ره سی ساله کوشش ع س۳ ح = ره شش ساله کوشش ع۲ = ره سی ساله گردش س۱ ۸ - که در خیر است نیت بهتر از خیر س۳ ۹ - اقلام[۱] و رقافیه مصرعه ثانی اسلام ح ع۲ ح ۱۱ - خرابی داد س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = خرابی ساخت ع ۱۲ - ازو س۳ ع۲ = وزو ح = وزاں ح ۱۳ - بپالا تر شده س۲ ۱۴ - بیم جنگے س۱ س۲ ح ع۲ = بیم و جنگے س۳ = نیم جنگے ع ۱۵ - ستد آنجا س۲ -

گشاد آن قلعه را زانگونه آسان — که کیوان شد ببرج خود هراسان
بانعام خضرخان شاد کردش — پس آنگه نام خضرآباد کردش
بهشت هندوان خرّم حصاری — بهر سو چشمه و سبزه زاری
سرش بر آسمان سبز می سود — مگر با آتش سبزیها ازان بود
چو شاهنشه بران سبزه روان گشت — سکندر گوییا بر خضر بگذشت
خضرخان را برغم چرخ اخضر — همان جا داد چتر لعل بر سر
ازانجا خضر رهبر کرده در پیش — چو خضر آمد بفرّخ روضهٔ خویش
خدایا باد جاوید این سکندر — بفرق خضر والا چتر بر سر
درخت قامت خان خضر نام — چو طوبی در بهشت آسایش عام
سخن کآب از دل من خورد گستاخ — نگر تا بر چسان شد شاخ بر شاخ
کنون ریزم شرابی کان بجام است — که شاخ آنجا کشد میوه که کام است
ازان پس عزم شد شه را بجوبی — که گیرد ملک رایان جنوبی
وزیری بود کوکان لشکر آرای — بملک مالوه غالب تر از رای
سوار افزون ز قدر چل هزارش — پیاده خود نداند کس شمارش
ز حضرت ده هزار آلتو گزر کرد — همه جمعیتش زیر و زبر کرد

۳- چشمهٔ و سبزه زاری سا ع۲ = چشمه بود و سبزه زاری حج = چشمه ها و سبزه زاری ع
۸- ان سکندر سا حج ع۲
ایضاً- سایه گستر سا سا ع۲ حج = چتر بر سر سا ع
۹- خان خضر نام سا سا حج ع = جان خضرخان نام سا ع۲

سرش بر شہ رسید از یک دو ادو … مداخل شد علم را پرچم نو
تنی کش سوئے طاعت رائے نامد … بسر آمد اگر از پائے نامد
اسیر و کشتہ شد ہندو با نبوہ … بغیر از رائے مہلک دیو بر کوہ
چو شہ میخواست آنسو بے مدارا … کہ گردد نورِ اسلام آشکارا
بعینُ الملک اشارت کرد زا بروئے … کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے
ز بینائی کہ عینُ الملک را بود … بدیدہ در پذیرفت آنچہ فرمود
روانہ شد سپاہی صف کشیدہ … بگردش ہمچو مژگاں گرد دیدہ
اگرچہ این تیغ زن صاحب قلم بود … بخنجر نیز در لشکر علم بود
چو بختِ شاہ عالم را علم کرد … قلمزن تیغ رایاں را قلم کرد
بگردِ حصن ماند و چند گاہے … ہمیداد اسپ را آب و گیاہے
بخنجر از زمیں ہا خاری کند … بہ آہن قلعہ را مسماری کند
عجب حصنے کہ دورش چار فرسنگ … ز اوجش آسماں را شیشہ بر سنگ
رہی می جُست و کمتر بود راہش … ببالا بر شدن تا برج ماہش
چنیں تا فُرجہ ناگاہ دریافت … بدو فوج از دو سوئے قلعہ بشتافت
برآمد تا گرفت اندر سر آرائے … گرفت و کُشت و رایت کرد برپائے

١- برمہ رسید سا ع۲ ایضاً - تداغل سا۲ ع۲ = بداخل سا سا۳ ع۲ حج
۳- منگل دیو ع۲ ۵- ازاں روئے حج ۸- ایں تیغ زن سا سا۲ سا۳ حج ع۱ = تیغ زن ع
۱۰- حصن مندو سا ع = حصن ماندہ حج ۱۳- تا برج سا سا۳ حج ع۲ ع = تا اوج سا۲
۱۵- اندر سرارائے ع حج = سیرائے سا۳ ع۲ ح سا سا۲ ایضاً - کردبے رائے سا۲

فرستاد آگہے در حضرتِ شاہ — ہماں قطلاع داوندش ز درگاہ
ازاں پس شہ بدولت شد روانہ — برسم گشت برسمتِ سمانہ
بدآنجا بود رائے سخت بازو — گسستہ سنگ رایاں را ترازو
درشت آہرمنی نامش ستلدیو — ہمش راوت بفرمان و ہمش میو
بسے گبرانِ آہن دل بکارش — ز روئیں قلعہ سنگیں تر حصارش
برنگ بہرماں خنجر نمودہ — گلیم از بیشتر رایاں ربودہ
نشستہ لشکر شہ پنج و شش سال — نکرد نیم خشتش را فرو مال
بیک جنبش کہ شاہ آہنگ آں کرد — براں کوہ از سپہ دریا رواں کرد
ستلدیوی کہ پیلے بُد بمقدار — بخوابِ پیل رفت از شاہ بیدار
ازاں پس نامزد شد لشکرِ شاہ — کہ برسمتِ تلنگی بسپرد راہ
تلنگے صاحبِ صد پیل رائے — جہانِ تلک را فرمانروائے
شغب ہیبت با قلبِ جہاں گیر — ولی شد ہیبتِ شاہش عناں گیر
نبودش زہرہ چوں خنجر گذاری — شد اندر حصن بیدولت حصاری
میانِ دو لشکر مانَد پرکم — چو دیوی در میانِ حلقۂ جم

۲- وزاں پس حج = ازانجا سا[۳] ایضاً سمانہ سا[۳] حج = سوانہ ع سا[۲] ۴- درشت آہرمنے نامش ع = درشت واہرمن نامش ع[۲] = وزشت اہرمن نامش حج = درشت وسخت نام او سا[۳] ۵- زروئیں قلعہ سنگیں تر سا[۲] سا[۳] ع[۲] = زروئیں قلعہ و سنگیں ع ۶- بیشتر رایان ع حج ع[۲] = بستر رایان سا[۳] ۷- نیم برجش را سا سا[۳] ع[۲] = نیم خشتش را ع حج ۹- بدپیلے سا[۲] ۱۱- جہانِ ملک سا[۱] سا[۲] سا[۳] حج ع[۲] = جہانِ تلک را ع ۱۳- زہرہ چوں خنجر گذاری سا[۳] حج ع[۲] = زہرۂ خنجر گذاری ع ۱۴- لشکر جم سا[۳] حاشیہ

چو اقبالِ شه از غایت فزون دید　　بجنگِ دولتش خود را زبون دید
وثیقت جست و دستِ رهت درخواست　　بداد آنچه آن شوریده سر خواست
نخست از زر مثالِ خویشتن ساخت　　هم از زر در گلوگاهش رسن ساخت
فرستاد آن بتِ زرین و صد پیل　　خزانه بیشتر از حدِّ تحصیل
ملک هرچند آنرا در پذیرفت　ق　سرش بخشید و نرخ سر پذیرفت
ولیکن آز مونرا راند تندی　　که بنود بے غرض در تیر کندی
اگر رای آمد ارنه ما ستادیم　　بخنجر شد بدل دستی که دادیم
چو بشنید این عتاب آن گردنی رائے　　بران سر شد که از تارک کند پائے
بیامد پیشتر زآوردن خویش　　گرفته بارِ سر بر گردن خویش
چو این طاعت نمود آن گردن افراز　　سرش ایمن شد از تیغِ سرانداز
بگفتندش که تا بر جائے باشد　　بملکِ خویش ثابت پائے باشد
زمینداریش را کردند محکم　　زُحل را برجِ خاکی شد مسلّم
مظفر لشکری با پیل و با مال　ق　سرِ گردنکشان را کرده پامال
بدرگاه آمد و خاصِ کرم گشت　　سواری سهل میری محترم گشت
ازان پس نامزد شد باریک باز　　که سازد پیلِ معبر طعمهٔ باز

۱- از غایت فزون ح حج ع[۲] = از غایت برون ع ۴- حدِ تحصیل س[۲] س[۳] حج ع[۲] = حد و تحصیل ع س
۶- بے هدف س ع[۲] - در تیر کندی ع = در تیز کندی س س[۲] حج ع[۲] ۸- این عتابے ح س[۳] = این عتاب ع[۲]
ع حج ۱۱- جائے ماند و در قافیه مصرعهٔ ثانی پائی ماند س[۳]

کند بر دَور لشکرِ دست بر دست — دلیران را ز خونِ عنبری مست
سواحل تا حدِ لنکا بگیرد — بقطره عرصهٔ دریا بگیرد
همه خاکِ سواحل تا سراندیب — کند از بوئے ایماں عنبریں طیب
سر ابلیس فعلاں را دمادم — به تیغ اندازد اندر پائے آدم
رواں شد لشکری با فتح همراه — که از دریا برآرد گرد بر ماه
رسید اندر دیارِ رائ رایاں — زمیں گم گشت زیرِ چار پایاں
چو ملکِ دیوگیری رام شر بود — عزیمت شد بدیوانِ دگر زود
چو لشکر پیشتر زاں شد زمیں مال — بحد دیوگیر افکند زلزال
بدانجا نیز رائے بود با نام — بلالش نام و نام آور در ایام
بمالش زر و زر پیلش سری هم — زبونش دیوگیری معبری هم
سپاه اول همانجا برد غارت — کفایت بود زافسونش اشارت
ز پیل و مال و اسپ آنچش بکف بود — سپاه شاه را وجه علف بود
نگشت آں رائے زیرک گرد جنگی — بروں آمد ز قلعه بے درنگی
چو هم در ره دو دید آں فتح فرّخ — سپه را هم بکارِ اصل شد رخ
همه سازِ غزا کرده مهیا — رواں شد کوه آهن سوئے دریا
درآمد باد ایں لشکر دراں خاک — که سنگش هم گریزاں شد چو خاشاک

---

۱ - در دَور ۳ ح ح ع ۲ ۱۰ - دیوگیر و ح ۱۶ - ز کُه سنگش ع = که سنگش هم ۲ ح ح ع ۲
= کُه و سنگش ۳

سوار باد چوں بر د آنطرف دست — هم ازبادش سوارِ آب بشکست
لب دریا سواحل بر سواحل — بجوشش آمده وشهر و مراحل
درآں حد نیز رائے بود والا — بتاجِ هندواں لولوئے لالا
برآب و خاک فرمانِ تمامش — برهمن بیرپنڈیا کرده نامش
بسے شهرش بخشکی و تری هم — پٹن خوش کرده و مرهت پوری هم
پتن راساخته منزل گه خویش — بُت و بتخانه در مرهت پوری بیش
ززر بتخانه را بر ماه برده — زحل را زاں بتاں از راه برده
بتے در وے غریقِ لعل و یاقوت — که شهری را بود هرگوهری قوت
سپه بسیار و کشتی بیکرانش — مسلماناں چو هندو چاکرانش
هزارش پیل مستِ معبری پیش — کمیت تند جوشاں خود ز حد بیش
چو در حدِ پتن شد لشکرِ شاه — ز هیبت کرده گم ره رائے گمراه
درونِ بیشه کانجا کم خزد مور — چو مورے در خزیده با چناں زور
رعیت هر طرف غم خورده میگشت — سپاه و پیل سر گم کرده میگشت
مگو لشکر چو سر لشکر نباشد — چه کار آید ز تن چوں سر نباشد

۱- هم ازباد ع = هم ازبادش س۲ ع۲ = هم ازبادی س۳ ح ۵- مرهٹ س۲ = مرهت ح ع۲ = مرهپ ر
= برهت ع ۶- فتن را ح ع۲ ایضاً درمرهٹ س۲ = درمرهت ح ع۲ = دربرمت ع ۸- ازلعل
و یاقوت س۲ ایضاً هرگوهرش س۲ = هرگوهرے س س۳ ح ع۲ ۹- دهندو س۳ ۱۰- هزارش س۲ ع۲ ح =
هزاران ع ایضاً و معبری س۲ ایضاً تند خوشرد س۲ ۱۱- رائ بیراه س۳ ح ۱۲- چو موری کرده درخز
س۲ ع۱ ح = چو موری درخزیدن س۲ = چو مور درخزیده ع ۱۴- چه کار آید تنے س۲

مسلمانان آن لشکر سپاهی — گرفتند این طرف جا نزا پناهی
سپهدار از نوازش کرد شان شاد — کرم فرمود و جان بخشید و دل داد
سپه را زان پس از فتح خداوند — مسلسل گشت پانصد پیل در بند
پس آهن بر بُتِ زر ساز کردند — سرِ بتخانهٔ زر باز کردند
اگرچه آن قبله بُد گبرِ لعین را — زمین بوسید بیت المالِ دین را
زر و گنجِ فزون از وزنِ بازو — که کوه افتد ز وزنش در ترازو
مهیّا شد ز بهرِ درگهِ شاه — که هر کوهان برد کوهی بدرگاه
چو کارِ رائے معبر شد بپایان — برجعت گشت رائے نیک رایان
سپاه آمد بر آن فیروزمندی — گرفت از بخشش شاه ارجمندی
تعالی اللہ کرا باشد چنین بخت — که گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدهلی او کند زا بر و اشارت — فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت سنے و در ملکِ سلیمان — همه دیوانِ هندش زیر فرمان
سکندر خود سفر کردی در اطراف — بحرفِ تیغ زان زد قاف تا قاف
نشسته او بجنبش ترکشِ خویش — شده تیرش درونِ عرصهٔ کیش
چنان بودند دیگر خسروان هم — که بے جنبش نشد ملکی مسلّم

۴ـ سرِ بتخانهٔ زر ساز[۲] سا[۳] ح حج ع[۲] = سرِ بتخانه را درع ۵ـ اگرچه آن قبله بُد سا[۳] ح حج ع[۲] = اگرچه قبله بد ع
۱۰ـ بے جنبش از تخت سا[۲] ح حج = بے جنبشِ تخت ع ع[۲] ۱۴ـ بحرفِ تیغ زد زان سا سا[۳] = بحرفِ
تیغ ازان زد ع[۲] حج حج[۲] = دو دوستی تیغ زد زان حج حاشیه

چناں خورشید کو ہست آسماں گیر　　سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشیدداں ایں کامراں را　　کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را
بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا　　مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
خَضِر خانی کز اقبالِ مبینش　　گواہی میدہد نورِ جبینش
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر　　چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغِ فتح اندر نہفتہ است　　ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نُصرت در نیام است　　ہنوزش نافۂ اُمید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش　　ہنوز اندر برافزونیست آبش
ہنوزش صبحِ دولت در نقاب است　　ہنوزش دیدۂ بینش بخواب است
ہنوزش بخت در تزئینِ بار است　　ہنوزش دہر در تدبیرِ کار است
ہنوز اقبالش اندر کار سازیست　　ہنوزش نخلِ تر در سر فرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا　　ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
ہنوزش فتح ہائے غیب پیش است　　ہنوزش مژدہا زاندازہ بیش است
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج　　تُتُق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کار آں بختِ جہانگیر　　بروں آید ز نشادُروانِ تقدیر

۱۔ خورشید ہم ہست ع = خورشید کیں ہست حح = خورشید کو ہست سرا = خورشید گر ہست ع۱ س ۲۔ بریں گونہ ع حح ع۲ = بدیں گونہ سر۲ سر۳ ۴۔ اقبال متینش سر۲ ۵۔ جوانے پیر تدبیر سر۲ سر۳ حح ع۲ حح۲ جوان و پیر تدبیر ع۔
۱۰۔ ترتیبِ بار س ۱۴۔ زمانہ باش سر۳ ع حح = زمانے باش ع ایضاً بالا کند سر۲ سر۳ حح ع۲ = بالا کشد ع

شود روشن که این مه بر زمین کیست — خدایِ آفتابِ ملک و دین چیست
ز نورش چشم میدارد زمانه — که گردد شمعِ گردوں را زبانه
بدو ور مه شود بدرے هلالش — که ایمن باشد از نقصاں کمالش
غلط کردم که گردد آفتابے — که کم بیند زوال و انقلابے
ولے با این وجودِ مقبلِ خویش — گرفتار است در دستِ دلِ خویش
نه روزش خشک گردد زیرِ چشم آب — نه شب پهلو زند بر بسترِ خواب
همه شب با خیالِ غمزه در گفت — مغیلاں زیرِ پهلو چوں تواں خفت
بجاں آید چو از شب زنده داری — ز مطرب این غزل خواهد بزاری

غزل از زبان عاشق

دمی بیدار باش اے بخت با من — مگیر از بهرِ کامی سخت با من
بداں هنجار کن پیوند کاری — که یاری را دهی پیوندِ یاری
برافگن پرده زاں رخسار چوں بدر — که روزم عید گردد شب شبِ قدر
مرا در دل غبارِ نازنین است — که جانم در تهِ پایش زمین است
مرا در دیده سروی سرفراز است — از آنم روز تا شب دیده باز است

۱- خدا این آفتاب ملک و دین کیست سا حج ۳- بدرے سا حج = بدر ع ۴- که باشد آفتابے سا ۵- در دست سا سا حج ع = از دست ع ۶- زیر چشم آب سا سا ع = چشم پر آب سا = زیر سر آب حج ۹- عاشق گوید ع حج ۱۰- مگیر از بهر کامی سخت ع حج ع حاشیه = مگیر از بهر ناکامی سخت سا حاشیه = مگیر از … روزگار بخت سا ۱۲- غبار ع = عتاب سا ع

منم شاہی کہ چوں گردم صف آرائے   نیارد باد سودن بر زمیں پائے
زبونِ شوخ چشمے بیں کہ چو نم   کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم
جفا از دل شکایت از کہ خوانم   بلا در سینہ خنجر بر کہ رانم
چو شد گنجِ دل اندر سینہ تاراج   بفرقِ من چہ سود از گوہریں تاج
چو عشق افگند در چہ بیژنی را   کُشد سیمیں تنے روئیں تنے را
بکارِ عشق شاہی بر نگیرد   بغم صاحب کلاہی بر نگیرد
شہاں را گرچہ آئین است مشہور   کز ایشاں دورباشے کم بود دُور
چو خواہد نرگسِ خوباں خراشے   نہ ہر غمزہ کم است از دورباشے
مرا گر توسنِ دل نیست در راہ   کمندِ زلف او ہم نیست کوتاہ
گرفتم کنگرِ تاجم بلند است   نہ آخر حلقۂ جائے ایں کمند است
بہ آبِ دیدہ غم پرداخت نتواں   کزیں لولو مفرّح ساخت نتواں
سپیدم باد ایں چشمِ سیہ روئے   کہ از روئے زرد رو گشتم بہر سوئے
و لے از خونِ دلِ صد شکر گویم   کہ یکدم می نخواہد زرد رویم
گر آید بر سر ایں روزِ جدائی   ق   کہ یابد دیدہ زاں روز روشنائی
کشم در دیدۂ تارک درونش   بہ بندم چشم و نگزارم برونش
چو زاں مردم شود ایں دیدہ آباد   مرا تا دیں باشد مردم او باد

۲ - کردہ زبونم س۱ س۲ س۳ = گیرد زبونم س ح ۷ - دور باشے کم بود س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = دورباش کم بود ع
۸ - نہ ہر غمزہ س۳ ح ح ع۱ = نہ از غمزہ ع ۱۲ - زہر سوئے ح ح ع۲ ۱۳ - ولیک ح ح ع۲ ۱۴ - گے آید برسر س۳ ح ح ع۲

چو جادو این فسون خواند از لب شاه　　برون زد زهره این سحر از لب ماه

پاسخ از لبِ معشوق

خبر داری که بے تو در دلم چیست　　زهجرِ سینه سوزت حاصلم چیست
درونم خون شد آخر چند پوشم　　مے اندر آبگینه چند پوشم
اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا　　برآرد بانگِ فریاد آشکارا
تو سنگم بین که در جانِ بلاکوش　　خورم صد ضربتِ هجران و خاموش
بداغ دغازی از شمشیر تارک　　مرا غم در جگر کارد پلارک
تو هم دانی که خود نتوان ربودن　　بری زین کاشتن جز جان درودن
مرا مادر بشیرِ ناز پرورد　　تو گر نازم بجوئی چون توان کرد
فضولست این که با این بختِ بدساز　　کنم با چون تو صاحب دولتی ناز
همین بس نیست کز یادِ جمالت　　همه شب عشق بازم با خیالت
شبے در خلوتی و چون تو یارے　　ازین خوشتر نباشد روزگارے
سعادت نامه هرکس ز آسمان جست　　مرا این باشد این داغی که از تست
گر از غم آرزوئے نیست بر دست　　غمت را زندگانی باد کو هست

۱- چو جادو س۱ س۳ حج ع۲ = بادو س۲ ۳- غزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لبِ معشوق گوید حج
۴- چند جوشم ح حج ع۲ = چند نوشم ع ۶- جانِ بلاکوش س۱ س۲ س۳ حج ح ع۲ = جانِ بلانوش ع
۸- خود نتوان س۲ س۳ = چون نتوان حج ع۲ ۱۰- بخت ناساز س۳ = بخت بدساز ع ع۲ = بختِ دمساز حج
۱۱- همین بس هست س۱ س۳ ۱۴- گر از غم آرزوئی س۱ س۲ س۳ حج ع۲ = گر از عمر آرزویم ع

ز دوری تا کیم این دیدهٔ بی‌نور — کم از نظارهٔ کت بینم از دور
چو خوابم شد حرام اندر خیالت — حلالم کن نگاهی در جمالت
چو دست از کام ماند کهتران را — نوازش شرط باشد مهتران را
نه ابر احسان همه بر منعم آرد — بکشت خوشه‌چینان نیز بارد
برد گر چه آفتاب از قصرها زنگ — مدان کز فرجهٔ موشان کند ننگ
درت معذور دارم نیز شاید — که دریا میهمان چشمه ناید
چه جوید پیل ره در خانهٔ مور — که نی از حیله در گنجد نه از زور
گرم بنوازی و گر جویی آزار — خدایت یار بادا در همه کار

آغاز انشعاب عشیقهٔ عشق خضرخانی از شاخ سبز و تر دولرانی

همیشه دور چرخ لاجوردی — نداندیشهٔ جز نوردی
ز دورش هر یکی گردش بکاریست — بزیر هر یکی دیگر شماریست
بیاراید یکی را گوهرین مهد — که بنشاند دران مهدش بصد جهد
کند آن دیگری را خانه تاراج — که پوید بر در هر خانه محتاج
چو نی امید پاینده است و نی بیم — خوش آن کس کو نهد گردن به تسلیم

۲- چو خوابم س۳ ح ع۲ = چه خواهم ع ۳- دست از کام س۲ س۳ ح ع۱ = دست از کار ع ۹- انشعاب عشیقهٔ عشق خضرخان ع ح ع۲ = انشعاب عشیقهٔ عشق خضرخانی ح = برآمدن عشقهٔ عشق خضرخانی س۳ ۱۱- بکاریست
او در قافیهٔ مصرعهٔ ثانی شماریست ح ع۱ ح س۱ س۲ س۳ = بکار است و شمار است ع

چو نتوان رشتهٔ گردون گسستن / بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کان نوید کامرانیست / بسا غم کان کلید شادمانیست
چه داند طوطی کافتاد در دام / که از شکّر دهندش طعمه در کام
چه داند باز چون بندند پایش / که دست شاه خواهد بود جایش
بسا هندو که گردد در اسیری / کند شکر اسیری در امیری
همایون طالعی باشد جوان بخت / که در کارش نگیرد آسمان سخت
بهر کامی که پیش آید نیازش / بصد هنجار گردد کارسازش
نوداری نهند در روی به تدبیر / که خلق از عزتش گردد عنان گیر
شرابی کش بود ز اقبال بوئے / رسد در گوهرین جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگه یافت / نیارد سوئے دیگر دست ره یافت
دُری کو خواست شد بر افسر خاص / رسد در گنج شاه از دست غوّاص
چو روزی مند را بر دند جائے ق / که از روزی نهد بر گنج پائے
در آن حالت نباشد صاحب هوش / که شکر منعمش گردد فراموش
خدایا هر کرا نعمت دهی بیش / در آموزش سپاس نعمت خویش
کنون زینجا بنامه باز گردم / بگرد نکته هائے ناز گردم

۱- در و س۲ س۳ ح = بر وع ع۱ س۱ ۳- چه داند س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = نه بینی ع ایضاً هم از شکر ع- نهندش ح ۱۲- روزی شاه را س۱ ح ع۲ ۱۳- شکر نعمتش س۲ س۳ ح = شکر منعمش س۱ ع۱ ع۳ ۱۵- نکته هائے راز س۱ س۲ ع۲ = نکته هائے ناز س۳ ح

چنیں خواندم دراں دیباچۂ راز — کہ ہر حرفی ازو میکرد صد ناز
کہ چوں شاہنشہِ جمشید مسند — علاء الدین و الدنیا محمد
بملکِ دہلی از عونِ الٰہی — برآمد بر سریرِ پادشاہی
سری کز بادِ کیں دیدش خطرناک — بآبِ تیغ کردش طعمۂ خاک
ہم اندر ہند رایاں را رہی کرد — ہم از تاتار غزنیں راہی کرد
چو کرد از خونِ گبراں خاک را سیر — بدریا خواست شوید خونِ شمشیر
خود از خونے چنیں زینگونہ محراب — بدریا پاک گردونی بہر آب
مگر میخواست آں خورشیدِ بی میغ — کہ دریا را کند خشک از تفِ تیغ
بفیروزی فرستد قلبِ شاہی — ز برج مہ بمنزل گاہِ ماہی
الغخانِ معظم را بفرمود — کہ لشکر جانبِ دریا کشد زود
صنم خانہ کہ بر شد تا ثرّیا — دراندازد نگوں در قعرِ دریا
چو زانسو رفت الغخانِ ظفر یار — برآنساں کرد زآئینِ ظفر کار
کہ داد آں ملک و دولت را بتاراج — ز رای و رانہ بستد رایت و تاج
دراں حد کرن رای بود با نام — بقدرت کامگار اندر ہمہ کام
از و رایانِ ساحل در تف و تاب — رواں در بحر و بر فرمانش چوں آب

۷- خونے چنیں س۳ = خونے چناں ع۲ = خونِ چنیں ع س۱ س۲ ح - زینگونہ س۳ = زانگونہ س۱ س۲ ع۲ ح ۸- بگرمی خواست س۱ س۲ ع۲ ۱۱- پرشد ح ۱۲- چو زانسو رفت ح ع۲ ح = آنسو رفت ع ایضاً بدانساں ح ع۲ ح = برانساں ع

چو تیغ افشاند بر روی خانِ مغفور ‏ ‏ رمید آن تیره دل چون سایه از نور
سپه دنبال کرد آن محترم را ‏ ‏ ستد زان کعبهٔ گبران حرم را
حرمهائے رهینِ رائے والا ‏ ‏ سراپا غرقه در لولوئے لالا
بدست افتاد با پیل و خزانه ‏ ‏ جهانی پر شد از رانی و رانه
بتانی نے نشان دیده نی ماه ‏ ‏ نه چشم بد در ایشان یافته راه
سرِ آن جمله خوبانِ گل اندام ‏ ‏ پری روئی که کنولادی بدش نام
چو دین زار جمندی نازنین خوئے ‏ ‏ چو جان پوشیده از بینندگان روئے
نه در توئی خزش موری خزیده ‏ ‏ نه بادِ تند بر رویش وزیده
گرامی آفتابے سایه پرورد ‏ ‏ ولے خورشیدش از هیبت شده زرد
امانت دار آن خانِ جهانگیر ‏ ‏ که از عصمت بر آن آهو نزد تیر
بفیروزی چو باز آمد از آن فتح ‏ ‏ به پیشِ تختِ شه زد بوسه بر سطح
بعرضِ بارگاه آورد در پیش ‏ ‏ متاع و پیل و اسپ و زر ز حد بیش
نهانی تحفهٔ کان پیشکش کرد ‏ ‏ همان نازک تنانِ ماهوش کرد
سرِ آن جمله کنولادیٔ رانے ‏ ‏ سزائے خدمتِ تختِ کیانے
چنان ماهی و آن انجم بدنبال ‏ ‏ بفرمان در حرم رفتند در حال

---

۲ - دنباله کرد سر۱ سر۳ - ۳ - غرقه سر۲ حح ع۲ = غرق ع ۵ - در ایشان سا سر۲ سر۳ حح ع۲ = بدایشان ع ۶ - شدش سا سر۲ حح ع۲ = بدش سر۳ ع ۸ - موئے خزیده سر۲ سر۳ ۱۰ - امانت دارِ آن سر۳ = امانت داری سا سر۲ حح ع۱ = امانت داری از ع ۱۳ - نازک تنانِ سا سر۲ = نازک بتان حح ع۲ ۱۴ - سزائے خلعت د سا

مه اندر برج شد چون لعل در دُرج	و بالش را شرف رو داد زان بُرج
چو آمد در شبستانِ شه آن شمع	پریشان خاطرش گشت اندکی جمع
چنان افتد و بهرِ بندگی پائے	که کرد اندر دلِ شاهِ جهان جائے
کسے کش بخت و دولت پائے گیرد	بچشمِ بختیاران جائے گیرد
هر آن فعلے کزو گردد پدیدار	شود منعم بصد جانش خریدار
پرستاری که دولت یار باشد	همه کارش جمالِ کار باشد
چه نیک اختر کسے کز بخت فیروز	شود پیشِ بزرگان خدمت آموز
چو خاکِ تیره گیرد دامنِ باد	نماند ابر را زو دامن آزاد
چو پیچش با چنار افتد کدو را	چنار از خویش برتر دارد او را
غرض القصه کنولادیِّ رانے	دو دختر داشت گاهِ کامرانے
چو رانی سوئے حضرت شد بشکیبائے	بماند آن هر دو گوهر در کفِ رائے
چنان اُفتاد حکمِ ایزدِ پاک	که شد دُرِّ بزرگ اندر دلِ خاک
دویم را عمر شش مه بود رفته	که بود آن شش مهه ماهِ دو هفته
پری روی زمردم حور زاده	سپهرش نام دیولدی نهاده
همی آراستش مشاطهٔ بخت	همیدادش سعادت مژدهٔ تخت
چو کنولادیِّ آن دُر را صدف بود	بخدمت پیشِ شاهِ بحر کف بود

۵- بصد حملش [۲] سا حاشیه [۳] ۱۳- ششش مهه سا سا حجره ع [۲] شش مهے ع ۱۵- مژده برتخت سا

همی کرد آنچنان خدمت بدرگاه — که حاصل میشدش خوشنودی شاه
شبی خوش دید دارائی زمن را — بعرض آورد راز خویشتن را
نخست اندر دعا لب را زبان داد — زبان را در دعا گوئی عنان داد
که شاها تا ابد مسند نشین باش — بشاهی خسرو روی زمین باش
همیشه بر سریر ملک جایت — سران ملک را سر زیر پایت
بیادت هر که نبود بر زمین شاد — اگر خود آسمان باشد زمین باد
پس آنگه با دل پر بیم و امید — بشرح حال شد لرزنده چون بید
که از شاخ جوانی بر درختم — دو غنچه ناشگفته داشت بختم
چو زینجا باد اقبال آنطرف تاخت — مرا زانجا ربود این جانب انداخت
شدم من خوش ز بخت روشن خویش — ولی ماند آن دو گل در گلشن خویش
یکی زان دو پسر و اندر جوانی — پرستاران شه را زندگانی
دوم مانده است و چون پیوند خون ست — دل من بهر آن خون بی سکون ست
دمی گر مهر شه بر بنده تابد — بگرمی خون بخون پیوند یابد
ازین پیوند فرزندی بما در — نیاید پای شه فردا برآرد
چو شه را در شد این دیباچه در گوش — نموداری دگر رو دادش از هوش
بدل میگشت جستن هر زمانش — پرستاری ز بهر خضر خانش

---

۴ - مسند نشیر باش - زمین باش سا ۲ع ۱ = مسند نشین باد زمین باد ۲ح ۶ - در زمین سا ۲ح
۱۲ - مانده است آن س۳ = مانده است چون سا ۲ح ع۲ = مانده است و چون ع

موافق بازخواندش در دل آن گفت ستان خواست تا مہ را کند جفت

برائے کارداں فرماں فرستاد کہ مارا بخت آگاہی چناں داد

کہ داری در سرائے دولتِ خویش مبارک روئے دُختے دولت اندیش

چو بر طغرائے فرماں دیدہ سائی زدو دیدہ فرست آں رُوشنائی

کہ گرد دبیتِ ایں خورشید معمور شود روشن شبستانش بداں نور

سریر آرائے ملکِ ہندواں کرن کہ بد صاحبقراں رائے دراں قرن

ازیں شادی کہ آمد ناگہانش نگنجید اندرونِ پوست جانش

کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید دہد نزدِ خودش پیوند جاوید

چو باچشمہ کند بحر آشنائے شود آں چشمہ ہم بحر از روائے

براں شد کاں طرب را کار سازد علم بر پشت پیلاں بر فرازد

متاعِ قیمتی صد پیل بالا ق زدیبا و خز و لولوئے لالا

دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں

پس آنگہ با ہزار اُمیدواری نشاند نازنیں را در عماری

فرستد سوئے دولتخانۂ تخت کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

دریں اثنا چناں شد شاہ را رائے کہ بستانداز آں رائی کرن جائے

۱- بازگفتش سر ع۲ = بازخواندش ع سر۲ سر۳ حج ۲- نامہ فرستاد ع = فرماں فرستاد سر۱ سر۲ سر۳ حج ع۲ ایضاً چناں داد سر۳ ع۱ = چنیں داد سر۲ ع حج ۳- مبارک روئے دختر سر۲ ۱۱- قیمتی سر۱ سر۲ سر۳ حج ع۲ = قیمتِ ع
۱۳- نشاند نازنیں را سر۳ = نشاند آں نازنیں را سر۲ حج

برآنسو نام زد گشتند در دم — الغ‌خانِ معظم پنجمیں هم
امیرانِ دگر با جیش و انبوه — که از پامالِ اسپاں سرمه شد کوه
چو در گجرات رفت آں لشکر سخت — بخاک افگند رائے کاردان رخت
همیدانست کو را نبود ایں زور — که پیشِ قلبِ جم بند وصفِ مور
چو آں جانی صلاحِ جان و تن دید — هزیمت را سلاحِ خویشتن دید
جنیبت راند و بیروں شد شتاباں — چو بادِ تند در کوه و بیاباں
ببُرد از همدمان و خون و پیوند — بجز خاصِ شبستاں لُعبتے چند
نهاں از دیدهٔ مردُم پری وار — بسوئے دیوگیر افگند رهوار
رسید آنجا و گشت ایمن ز خونریز — عناں را نرم کرد از جنبشِ تیز
چو سنکهن دیو پورِ رای رایاں — بشد آگاه ز آگاهے سرایاں
که کرن از گوجرات آمد بریں سُوے — ز تابِ تیغِ ترکاں تافته رُوے
به پرده دختری دارد نهفته — گلی پوشیده روئے ناشگفته
لطافت مایه چوں آبِ باراں — سزائے تختگاهِ تاجداراں

۱- پنجمیں حج ع[۲] = پنجمی س[۳] = اینچنیں س س[۲]   ۲- جیش و انبوه س[۳] = جیش انبوه س س[۲] حج ع[۲]   ۵- چو آنجا نے صلاح س س[۳] حج ع = چو آنجانی سلاح ع[۲] = چو آنجا بے سلاح س[۲] ایضاً صلاح خویشتن ع حج = سلاح خویشتن ع[۲]   ۷- همدمانِ س[۳] ع[۲] = همدمان و س س[۲] حج ع - خون و پیوند س[۲] = خویش و پیوند س حج = خویش پیوند ع[۲]   ۹- نرم کرد س[۲] س[۳] = گرد کرد س ع[۲] = سست کرد حج = گرم کرد ع   ۱۰- بسنکهن دیو س س[۳] حج = بسنکهن دیو س[۳] = چو سنکهس ع = سنکیں دیو ع[۲] ایضاً شد آگاهی س س[۲] س[۳] حج ع[۲] = بشد آگاه ع   ۱۱- بدیں سوئے س[۳] حج = بریں سوئے ع ع[۲]

طمع در بست سُنهن تا بصد جهد
برد در برج خویش آن ماه را مهد

برادر را که بهیلم بود نامش
بخواند و کرد حمّالِ پیامش

بر آنسو رفت بهیلم دیو چون باد
بهان را ز مهمانے برون داد

چو کرن آزردهٔ بختِ پریشان
حمایت جوئے بود از سوئے ایشان

نیارست اندر آن پیغام نه کرد
ضرورت باز حَل پوینده کرد

نشانیها که باشد شرطِ این کار
بمقداری که رایان راست مقدار

همه یک یک به یکدیگر سپردند
به صد دریا یکے گوهر سپردند

دو جانب چون فراهم گشت تدبیر
روان شد چاشنی بر چاشنی گیر

فرستادند بر بومے همائے
مهِ روشن بکامِ اژدهائے

چو یک فرسنگ ماند اندر تکاپوئے
که اندر دیوگیر آرد پری روئے

سپاهِ شه که بود اندر پئے کرن
که کردی در زمانے کارِ یک قرن

چو بادِ تند زد ناگه بر ایشان
همه جمعیّتِ خس شد پریشان

بکوه و دشت سر زد کرنِ سرکش
سپاهی در عقب چون کوهِ آتش

چنان بگرفت ز اندیشه سرِ خویش
که چون اندیشه ناپیدا شد از پیش

دلاور پنجمین کو مرد گو بود
بفرمانِ الغخان پیشرو بود

۱- طمع بربست [۳] ح ۲- برادر رای بهیلم دیو ح = برادر را که بهیلم دیو ع [۲] ر [۱] = برادر را که بهیلم بود [۳] ع
۱۰- آرد [۳] = آید س ر ع [۱] ع = آمد ح ۱۴- ناپیدا شد از پیش ح ع [۱] ح = ناپیدا از سر پیش ع
۱۵- دلاور پنجمی [۳] ایضاً الف خان س [۲] ر [۳] ح

چو کرن از تاب تیغش برق سان جست   حرمها زو چو ابر از باد بگسست
دران جنبش دو لرانی که بخشش   بری میخواست چیدن از درختش
دوان می شد به پشت باد پائے   چو گل کش باد برگیرد ز جائے
به پیکان گوش او کز اوج واز پست   بسانِ تیر میشد شست در شست
غرض ناگه رسید از غیب تیرے   که تیر چرخ زان برزد نفیرے
بماند آن رخش آتش پائے سرکش   گرفتِ ماه شد در برجِ آتش
سپه کش پچمیں نزدیک تر بود   رسید و در عنانش پنجه زد زود
ازان گل برگ وزنِ لاله بازو   ق   گران شد پچمیں را چون ترازو
امینِ شاه بود آن گرگِ خونریز   ندید از بیم سوئے آن بره تیز
بعصمت هم بدان سان بهرمان پوش   الغخان را رسانید از سرِ هوش
الغخان در حرم میداشت مستور   چو فرزندِ خودش در پردهٔ نور
چو فرمان شد که آن ریحانِ فردوس   بشهر آرند چون برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید   بجلبابِ حیا پوشیده خورشید
کنون ہیں کاخترِ ہر ہفت کرده   چها بیرون دهد از هفت پرده
بیا مطرب بساز ابریشمی چنگ   برین شادی که آمد دوست در چنگ

---

۴ - به پیکا گوش اوج ع۲ حج = به پیکان گوش خود ع ۷ - پچمی س۳ ۱۰ - بدانسان بهرمان س۳ = برانسان بهرمان ع ع۲ = بدانسان پرنیان حج ۱۴ - کاخترے س ایضاً جهان ع۲ حج -

بداں تان کند در سینہ بیخواست   رواں کن ایں غزل در پردۂ راست

غزل از زبان عاشق

چہ رویست اینکہ چشم کرد روشن   چہ بویست اینکہ مجلس کرد گلشن
نہ ماہِ آسماں را باشد ایں روئے   نہ فردوس بریں دارد چنیں بوئے
رُخے دیدم کہ جاں را زندگی داد   ولے دل را نویدِ بندگی داد
ازاں رو عیش فرخ زاد در من   چناں روئے مبارک باد بر من
بیا اے زندگانی بخشِ جانم   کسے کز توزید نہ از جان من آنم
نہم بر دیدہ پائے جانفزایت   ولیکن نیست آں تعظیمِ پایت
ستانم دیدہ از خورشید وامے   کہ تو خوش خوش براں بالا خرامے
ا براہی کامدے ہمرہ کہ بودت   دل افروزِ کہ و بیگہ کہ بودت
خوش آں بادی کہ از صحرا و از دشت   بگرد اگردِ رویت داشت گلگشت
کدامی گرد در زلفِ تو ن کرد   کز آبِ دیدۂ خود شویم آں گرد
کدامی مرغ بر سر کرد پرواز   کہ سازم در زمانش طعمۂ باز
فروغت در کدامی خاک پیوست   کہ از دریوزہ خورشید و مہ رست
ا ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک   ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

ا۔ بردں کن حم ۲ ۔ عاشق گوید ع حم = عاشق گوید بمعشوق بندہ نواز س ۲ یہ غزل تمام وکمال نسخہ حم میں متروک ہوگئی ہے ۷ ۔ نزجان س ح ۲ = اے جان س ۲ ر ۳ = بیجان ع ۱۰ ۔ دل افروز س ۲ ع ۳ = دل افروزے ع
۱۴ ۔ دریوزہ ر ۲ ر ۳ ع ۲ = در ویزہ ع ۔ خورشید و مہ س ۲ ر ۳ ع ۲ = خورشید مہ س ح

زهی اقبالِ آن خاکِ رهِ افسوس — که نعلِ توسنت میسزد بر و بوس
ولیک از دست با دم آه و صد آه — که نقشِ بوسه بر می چیدزان راه
فلک زین آرزو می مرد کای کاش — هلالم نعلِ بودی در نه پاش
گذشته است آنکه چون افسردهٔ چند — دلم بودی بخورد و خواب خرسند
کنون دل را زمانِ بت پرستی است — حریفِ عشق را آغازِ مستی است
شرابِ دوستی ده تا نهانی — بروئے دوست نوشم دوستگانی
نوازنده چو زین دستان به پرداخت — دگر سازنده دستانِ دگر ساخت
بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو — روان کرد این غزل در مژهٔ نو

پاسخ از لبِ معشوق

زمانه بین چسان شد کارسازم — چه درہائے سعادت کرد بازم
به بے مہری نخستم کرد تاراج — ز مہرم داد زان پس مژدهٔ تاج
نگه کن تا چه میمونست بختم — که سر بر ماه زد میمون درختم
نسیمے خوش وزید از سبز گلشن — که از دستان گشت این جانِ روشن
مرا چون گل ز شاخِ ناز بر کند — بدولت خانهٔ اُمید افگند
کنونم اعتماد بخت خود ہست — که گلبوئے شود از بوئے من مست

---

۴ - فلک زین آرزو می مرد س۲ ر ع۱ ع = فلک این آرزو می برد س۳ ر ۴ - بخورد و خواب س۲ ر ۳ ع = بخواب خورد خورسند ع ۵ - حریفِ عشق س۲ ر ۳ ع۲ = حریفِ عیش ع ۹ - پاسخ از لبِ معشوق س۳ ح ع۱ = پاسخ از زبان معشوق بعاشق س۱ = پاسخ از زبان معشوق گوید ع ۱۴ - شاخِ ناز س ح ع۲ = شاخِ ناز س۲ ر ۲ ۱۵ - اعتماد بخت س۲ ر۲ ح ع۲ = اعتقاد بخت ع

گواهی میدهد خاطر بر آنم — که باقی عمر جز دولت نرانم
شود پیوند من با مهربانی — که بندم در وفاش از مهرجانی
سر خود در ره او خاک سازم — ز بهر بودنش جان چاک سازم
براهم طائر میمون زد این فال — کت از فرخ رخی فرخ شود حال
بر آن فرخنده فال امیدوارم — که گردد اختر فرخنده یارم
مرا خود هست در طالع شماری — که در گردم بتاج تاجداری
گر اختر صادقست این پایه یابم — ز دُرهای فلک پیرایه یابم
وگر قلب اند گوهرهای افلاک — بقلبی نیز خوش باشد هوسناک
عروسی کش هوس بیش است یا کم — زمرّد سازد از مینا نگارم
زهندستان غزالی شیر مستم — که از یک غمزه ترکستان شکستم
رسیدم تا ز چشم آهوانه — دوانم هر طرف تیر روانه
ولی رام غزال خویش سازم — چو آن شیری شکار خویش سازم
درین ناوک زنی و کینه توزی — شکار جان شکارم باد روزی
شکار جان شکارم خضرخان باد — که چون خضرش حیات جاودان باد

۴- براهم طائر میمون س۱، س۲، س۳ حج ع۲ = برایم طالع میمون ع ۸- بقلبی س۱، س۲، س۳ حج ع۲ = بقلب ع ۱۰- غزالی س۲، س۳ حج ع۲ = غزال ع س ۱۱- تیر دوانه حج = تیر روانه س۱، س۲، س۳ ع۲

گرم شدن چشم دولرانی در روے شمس الحق والدین خضرخاں و از تاب مهرآب درچشمش گشتن و مهربان گشتنِ آن چشمهٔ مهر بر آن نیلوفرِ هندی و چوں شعاعِ خورشید از صفرا بر زمیں اُفتادن

چه خوش باشد در آغازِ جوانی — دو بیدل را بهم سودائے جانی
گه از ابرو بیانِ راز کردن — گه از مژگاں عتاب آغاز کردن
گهے از گوشهائے چشم خواندن — گهے از دُور باشِ غمزه راندن
ازیں جاں دادن و از وے ربودن — وزیں گفتن جفا وز وے شنودن
ازیں با خویش خوں در گریه خوردن — ازو در لب بدُزدی خنده کردن
ازیں کندن بحسرت سینهٔ ریش — ازو دیدن ندادن ره سوئے خویش
ازیں در پیشِ محرم غم کشادن — ازو پائے رقیباں بوسه دادن
ازو شوخی وزیں در غم نشستن — ازیں زاری وزور و بر شکستن
ازیں چوں دشمنانِ سخت بازو — خدنگِ دوستی کردن ترازو
ازو ناوک درونِ جاں گرفتن — بصد جاں لذتِ پیکاں گرفتن
فسرده عشق در جا نهاقدم سخت — خرد برده بصحرائے عدم رخت
وکیلانِ بلا در فتنه مشغول — عملدارانِ غم را کرده معزول

ا شمس الحق خضرخاں س۳ م۴ - ازصفرا س۳ = بصفرا س۱ ح۲ ۷ - ازوگفتن م۲ ر۳ ع۲ - زیں شنودن س۲ ع۲ ۹ - سینهٔ ریش م۲ ر۳ ع۲ = سینهٔ خویش س ح ۱۰ - رقیباں ر۳ = رقیبش ح ع۲ ۱۱ - وزور و بر شکستن ر۳ = وازوی بر شکستن ح ع۲ = وازوی بر گسستن ع

بخونریزی کرشمه تیر در شست — نهاده دل شده جان بر کفِ دست
درون جان خیالِ زلف و بالا — چو دزد خانگی جاسوسِ کالا
هوای دل بکنج سینه پنهان — چو طرّاران با فسون بردنِ جان
جفای کاید از جانان پیاپی — بعزّت در پذیرد عاشق از وی
می تلخست جورِ گلعذاران — که هر چندش خوری باشد گواران
هر آتش کان بنمرود دیت سیم — خلیلان را بود باغ براهیم
وگر شد هر دو دل زین شعله معمور — بنا میزد زهی نورٌ علیٰ نور
خضرخان و دولرانی درین کار — دو دل بودند یکدیگر گرفتار
کنون حرفی که من خواندم درین لوح — چنین بخشد بدلها راحت و روح
که چون آمد دولرانی بدرگاه — بشارت یافت از بختِ نکوخواه
برسمِ بندگی بر پای می بود — بفرشِ خاص جهت سای می بود
بفرخ روزی اندر خلوتِ قصر — خضرخان را بخواند آنکه درعصر
اشارت کرد بانوی جهان را — که بیرون افگند رازِ نهان را
خلف را از خلیفه گوید این راز — که گشت بخت و دولت کارپرداز
دولرانی خجسته دخترِ کرن — کنار و چرخ چون آن مه بصد فن

۲- زلف و بالا س۱ ب ع۱ ح ع۲ عا = زلفِ بالا ع ۳- بافسون س۲ = درافسون ب ح ع۲ = درافیون س ح ۴- بعشرت کا ۶- بت سیم س۱ ۷- نوراً علیٰ نور س۳ د ۸- بودند یکدیگر س۲ س۳ ب ع۱ ح د = بودن بیکدیگر ع ۱۵- چون او مه س۲ ح ب ع۲

شده است از بهر تزویجت مهیّا | که گردد خانه زان ماهت ثریّا
چو خان را آمد این دیباچه در گوش | ز شرمِ شاه بانو ماند خاموش
در آن شرمندگی زایوان برون رفت | ولیکن مهرش اندر جان درون رفت
در آندم بود خان ده سالهٔ راست | که این هنگامهٔ شادیش برخاست
دلارائی بقدرِ هشت ساله | دو هفته ماه رابسته کُلاله
همه دندانش مست شیر بُدر است | ازان مستی همی اُفتاد میخاست
برادر داشت در هر وصف شایان | چراغ افروزِ گوهرهائے رایان
بصورت اندکی با خانِ کشور | مشابه بود چون روئے با زر
ز هجرِ آن برادر در نهانش | غمی میزاد هر دم توامانش
چو دیدی روئے خان چیزے از آن سان | ازان رو نقش خانش بود درجان
چنان بے سلخ ماهی را ته پوست | بمهرِ آن برادر داشتی دوست
نمیدانست چون او نیک و بد را | گمان بردی برادر جفت خود را
ولیکن بود خانِ اعظم آگاه | که از نه طاق جفتِ اوست آن ماه
بدین خوش بود و آن بازِ شکاری | که زانِ اوست کبکِ مرغزاری
بریشان مهرِ آن هر دو دل افروز | چو ماهِ نو همی افزود هر روز

۴- این هنگامه شاد = آن هنگامه ع[۲] ۶- مست از شیر س[۳] ۸- مشابه گونه س[۳]- رویش برابر ع = رویش باذر حج ح[۲] س[۳] ب = همچون روئے باز زر کا حج د ۱۰- بدانسان س[۲] ۱۱- در تهِ پوست س[۳] حج
۱۴- صیدِ اوست س[۳] حاشیه

ببازی بود شان عشقی کہ یکدم / نبودندے جدا در بازی از ہم
نبُد چون عشق در بازی مجازی / شد آن بازی بر آخر عشق بازی
چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند / بہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندی آن دو مشتاق / ز طاقِ ابروان ہم جُفت و ہم طاق
بہر بازی گہے چون خورد سالان / دویدی خورد شیری با غزالان
برین آئین کہ تا بگذشت سالے / سری برزد ز باغش ہر نہالے
شناسا شد دلارائی ہم از بخت / کہ بختِ اوست این فرماندہِ تخت
بطالع ہست در بہتر زمانے / قِرانش با چنان صاحب قِرانے
فلک چون سروری بخشد سری را / کند پیوند او نیک اختری را
کند چون زُہرہ با برجیس دیدار / سعادت ہا بدہر آید پدیدار
شدی ہر سو کہ آن خورشید پایہ / صنم رفتی بدنبالش چو سایہ
نبودی ز و جدا درگاہ و بیگاہ / چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دویدی شمسِ والا ہم پس و پیش / ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش
بیکجا خوردِ شان بودی جدا خواب / نخوردندی دمے بے یکدگر آب

۱- ہردم ب ایضاً از بازی حج ۴- آن دو مشتاق س۱ س۲ س۳ حج ب ع۲ د = ہر دو مشتاق ع
۶- بدین س۳ حج ایضاً ز باغش س۱ ع۲ حج ب د = بباغش ع- ہر نہالے س۱ س۲ س۳ حج ب ع۱ د ح =
نونہالے ع ۷- زان اوست س۲ = جفتِ اوست ب د ۱۰- چون زہرہ س۱ س۲ س۳ حج ع۲ د =
زہرہ چو ع ۱۳- کہ ماند مہر س۳

زلیخا نعمتِ دیدار در پیش　　نبودی سیریش از یوسفِ خویش
چنیں تا ہشت سالہ دختر رائے　　نہاد از دورِ گردوں بر نہم پائے
خضر ہم شد براں حالت کہ کو شد　　کزاں چشمہ زلالِ خضر نوشد
بسلطاں میر سید از ہر جریدہ　　نسیم آں بہارِ نو رسیدہ
کہ بادش در پئے غنچہ شگافیست　　ولے ابرِ حیا در پردہ بافیست
مہین بانواں را جُست یک روز　　نہانی گفتش اے شمعِ شب افروز
خضر خاں چوں بسر سبزی چناں گشت　　کہ خواہد عالمے را سائباں گشت
بباید کرد نخلے ہمنشینش　　کہ بر خوردار گردد میوہ چینش
پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را　　ہم آں معصومہ پردہ نشیں را
کہ چوں خالِ خضر خاں الپخان است　　کہ زیب چہرۂ دولت بداں است
بُدرجِ عصمتش دُرّیست مستور　　کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش با ہزاراں ارجمندی　　بعقدِ آں زمُرّد عقد بندی
چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را　　نوید خواستگاری داد مہ را
بسوئے الپخاں فرماں فرستاد　　ازاں اندیشۂ خیرش خبر داد
الپخاں کاں بلندی یافت از بخت　　پذیرفت آں مبارک مژدہ از تخت

ہم۔ تمام نسخوں میں بہار ہی سوائے ع کے۔ مگر اُس میں بھی بہار کو چھیل کر نہال بنا یا گیا ہے ۵۔ ابرِ حیا ۳ = بروی حیا ۲ حج ھ د = روئے حیا ع ۲ ۶۔ مہین بانوان س ۳ حج ب د ع ۲ = مہیں بانوے خود ع
۸۔ تازہ نخلے س ۳ ۱۱۔ از نور س ۳ دح = از دور حج ع ۲

مهیّا کرد با صد زینت و زین | ز بهر چشم ملک آن قرة العین
شدند اهل حرم زین نکته آگاه | درون رفتند پیش بانوی شاه
برسم بندگی و نیک خواهی | نمودند اندران درگاه شاهی
که دخت الپخان چون شد مقرّر | که گردد همنشین با خان کشور
نه او بیگانه شد از دور پیوند | که او هم شاه با نور است فرزند
خضرخان کز بهار زندگانی | بهر سو میزند شاخ جوانی
نباید کان گلی کش بار گردد | ز خار غیرتش افگار گردد
ازین مهر که گیتی زوست گلشن | نمو داری که ما راهست روشن
برین آتش اگر خاشاک پوشیم | چو روشن تر شود ناکه بجوشیم
همانا خان برخوردار نوخیز | بباغ حسن دارد غنچهٔ تیز
چو غنچه دل بشاخ سبز بسته است | ز گلرویان دیگر باز رسته است
بهر بادی درو صد جامه چون گل | نه ریحان دامنش گیرد نه سنبل
ازان گاهی که دخت کرن گجرات | حوالت کرد شاهنشه بدان ذات
بگوشِ او که این گفتار در شد | تو گوئی در تنش جان دگر شد

۴- مقدر س۲ ۵- بیگانه شد دور س۳ ب کا = بیگانه شد از دور س ح ه ع۲ د ۷- یار گردد س۲ س۳ ب ع کا = بار دارد س ح ع د ح۲ ۸- مهر وکه ح۲ ۱۰- همانا خان برخوردار نوخیز س س۲ س۳ ب ح ح۲ ع کا = همان خان برخوردار ز شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامه چون گل س س۲ س۳ د ح۲ ع۲ = صد چاک چون گل ح ب = چون جامه صد گل ع

زیادِ او شود آسوده جانش   نیاساید ز نامِ او زبانش
دو فرقد رافتد سوگندِ باین   دو مه را بُعد ممکن نیست کاین
بُرند از هم دو پیکر آشنائی   مُیسّر نیست ایشان را جُدائی
صواب آں شد که دو لولوئے هم دُرج   شود هر یک چراغے در دگر بُرج
خوش آمد این سخن بانوئے شه را   دو منزل شد مُعیّن هر دو مه را
بجائے شه شد و جائے دگر دوست   دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
همیں شد رسمِ دورانِ ستم ساز   که نتواند دو کس را دید دمساز
کجا بُرج از دو کوکب کرد معمور   که باز از یکدگر نفگندشاں دور
کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت   که باز اندر میاں سنگی نینداخت
فلک کو بندها می بُرّد از بند   چه شک گر بگسلاند مهر و پیوند
غرض هر یک بخلوت جائے خود رفت   بپائے دیگراں نه از پائے خود رفت
پس از یک هفته آں ماهِ دو هفته   بخدمت آمدی از تاب رفته
خَضِرخاں کردی از دورش نگاهے   برآوردی ز دل دُزدیده آهے
دو لرانی هم از دنبالهٔ چشم   بدیدی و فگندی شعله در چشم
خَضِرخاں راست کردی مون از پیش   چنیں کردی سلامِ دلبرِ خویش

١- نیاید ح ب ح۲ ۲- پیوند با اُن ح۲ ایضاً نیست ممکن بُعد س۱ ۴- این دو لولوئے درج س۳ ء
۷- همین شد رسم س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د ء ع۱ = همی رسمست س۲ = همی شد رسم ع ۱۰- بند با ح ح۲ د = بندها ع ع۲
ایضاً چه شد س۳ حاشیه ۱۵- از پیش س س۲ س۳ ب ء ح ع۲ د ح۲ = در پیش ع

سمنبر خدمتِ دیگر گرفتی   گل افگندی بخاک و برگرفتی
جسدها دور و جانها یکدگر یار   زبانها گنگ و ابروها بگفتار
بپرسش هر نظر زین سو بیانی   بپاسخ هر مژه زان سو زبانی
کرشمه تیغ میزد در چپ و راست   ولیکن آبِ دیده عذر میخواست
جگر بی صبر و تنها در قناعت   مژه در خشم و لبها در شفاعت
بهر این در درونِ او جگروش   بناز او از درونِ این جگرکش
درونِ یکدگر در رفته پنهان   نه قالب در میان گنجیده نی جان
دو آئینه گر از رسمِ خیالی   رود در یکدگر نبود محالی
دو شمع ارچه بوند از یکدگر دور   ولی پیوند یابد نور با نور
چو رفتندی دگر در خلوت آباد   شدندی با خیالِ یکدگر شاد
چو گشتند اندران دوری خیالی   ق   زگریه چون خیالی در زلالی
خیالِ یکدگر در بر گرفتند   زمهرِ سینه ترکِ خور گرفتند
غم از تن خورد را رغبت برون برد   شکم را شعله از خونابِ دل مرد
کسی کش سوزِ معده در فروغ است   زسوزِ دل سخن گوید دروغ است
چو داغی نیست چند از گفتِ ابتر   زبان دیگر زبانه هست دیگر

۵ـ قناعت ع س۳ ب د = صناعت س س۲ ح ح۲ ع۲ ـ کاد حاشیه ۶ ـ دردرون س س۲ س۳ ب ـ ح ح۲ د = درون ع ع۲ ۹ ـ بانور س۳ ب ح۲ = درنور ع ع۲ ح د ۱۲ ـ ترک خور ح ع۲ = ترکِ سر ع ح۲ ب

گرفتارِ شکم را ناں عزیز است | پرستارِ جسد را جاں عزیز است
کسے کو عزّتِ معشوق داند | کجا از نان و جانش یاد ماند
اسیرِ عاشقی را جاں چہ باشد | چو جاں گم شد حدیثِ ناں چہ باشد
درآں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر | بود برگ و ترہ پیکان و شمشیر
دو غمخوار از خورش بے نوش ماندہ | رُخ از خونِ جگر پر جوش ماندہ
خوری کا شام و خوردش نام کردند | جگر خوردند و خوں آشام کردند
گہے رفتی بسیرے لقمہ‌شاں زیر | کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر
غذائے روح چوں برداشتی دل | شدی تن ہم بخوردِ خویش مائل
وگرنہ ہر خورش کاں پیش بودے | اگر حلوا بُدی حنظل نمودے
میانِ آں دو سروِ پائے در گل | پرستاراں بسے بودند یک دل
چہار از سوئے شہ پوشندۂ راز | چو راز سینہ با جاں گشتہ دمساز
ستادہ راست ہر چار اندریں فن | بسانِ چار عنصر عمدۂ تن
سہ بودند از کنیزانِ درونے | دریں رہ کردہ شہ را رہنمونے
یکے عزّت کہ او زاں راز داری | مشرّف شد بعزِّ استواری
دوم کرنا کہ از نیکش خبر بود | ز بد چوں نیم نامِ خویش کر بود
سہ دیگر یاسمن خوشخو تر از آب | چو گل کو گنجد اندر بسترِ خواب

---

۴ - برگ ترہ س، س۲، س۳، حہ ب د ع۱ = برگ و ترہ ع = برگ ترب حہ۲ ۱۴ - از راز داری د ۱۶ - سہ دیگر یاسمن خوشخو تر س، س۲، س۳، حہ حہ۲ ع۲ ب د = سوم بُد یاسمینِ خوشتر ع

چهارم سوئے بیروں بندهٔ خاص   ز رحمت آیتے بر لوحِ اخلاص
بحُسنِ خلق آئینی تمامش   حسن خُلقی و احمد خواجه نامش
شگرفی زیرکی و کاردانی   برزم اندر دلی در بزم جانی
سواری چابکی کوگاهِ نخچیر   دو آهو کُشتی از یک چوبهٔ تیر
فراواں خدمتِ شهزاد کرده   گهے چوگاں زده گه زخم خورده
گه و بیگاه ازاں خورشیدِ پُر نور   نبوده همچو سایه یکزماں دُور
چو خاں را در نهاں همدم همو بود   دریں سودائے دل محرم همو بود
چو شه رفتی ز خلوت خانه بیروں   بروبش دادی ایں افسانه بیروں
بروئے او تهی کردی دلِ پُر   بگریه غرق همچوں رشتهٔ دُر
فشاندی جمله غمهائے جگرخائے   که باشد بهرِ غمهائے دگر جائے
اگرچه آں چشمه در بیروں کشیدن   فزوں ترگشتی از افزوں کشیدن
چو آں چشمه که در زادن در آید   چو آب افزوں کشی افزوں تر آید
صنم هم داشت پنهاں محرمے چار   طریقِ محرمیّت را سزاوار
یکے نرگس که گر خارے بره دید   زپیشِ نازنیں از دیده برچید

۲- بحسن و خلق سا۲ حج د ایضاً بحُسنِ خلق واحمد سا۳ = حسن خلقی محمد ع۲ ۵- گوی خورده کا سا۳ حاشیه ۷- در نهانی همدم او سا۳ د = در جهاں همدم همو ب ۹- همچوں رشته دُر سا۲ سا۳ حج ب = همچوں رشته وز دُر سا ع۲ حج۲ د = خون چوں رشته در دُر ع ۱۱- چشمه سا سا۲ سا۳ ح حج د ع۲ = آب ع = چشم حج۲ ۱۲- خود آں چشمه سا سا۳ ع۲ ح ب حج۲ د = خوش آں چشمه سا۲ = چو آں چشمه ع ایضاً افزوں تر آید سا۲ سا۳ ع۲ د حج۲ = بر آید ع ۱۳- محرم چار ع حج۲ ع۲ ۱۴- برچید سا سا۲ سا۳ حج ب ع۲ حج۲ د = می چید ع

دوم آن مشک ریزی کز سر هوش — خزیده همچو زلفش در بنا گوش
سیوم لادی گرفته بر سر این بار — که در هندیست لادی بار بردار
چهارم خواجه کافور سرائے — که بد چشم وفا را روشنائے
چو صفرا مین ز عقد مختلف بود — که سر حرف امانت چون الف بود
گه از گاه او هم اندر راز مستور — بگنجیدی چو در لوزینه کافور
غرض آن محرمان در شام و شبگیر — شده جاسوس چشم فتنه چون تیر
درون سوز راز جانها داشتندی — برون پاس زبانها داشتندی
بتنها مونس دو یار جانی — که بے مونس مبادا زندگانی
چه خوش گفت این مثل یاری بیاری — که هر غم را بباید غمگساری
غم ار چه بے عدد باشد چو باران — توان خوردن بروئے غمگساران
شود یک ذرہ ریگے غرق دریا — برد کوهی چو کشتی شد مهیا
چو یک سر باشد از باری هراسان — دو سر یکجا شود برگیرد آسان
چو باشد بے ستونے بر سر بام — ستون گر هست زیرش گیرد آرام
غم کس هر کسے را در نگیرد — که مهمان زلّهٔ غم بر نگیرد
نه نقل غم چنان زیباست در خورد — که از همصحبتان تنها توان خورد

۴- سرحرف س۱ س۲ س۳ ح ب ی د کا = برحرف ع ۵- گه از گاه او ع ح۲ د = گه و گاه او س۱ س۳ = گه وبگه ب = که از کار او ع ۷- راز جانها س۱ س۲ س۳ ب ع۲ د ح۲ = سوز جانها ع ۹- آن مثل ب ع۱ ع۲ د = این مثل س۳ ح۲ = گفتا مثل ح

کسے کیں تلخیش شیریں گوار است | مبرزاں صحبتِ شیریں که یار است
در آسایش بسے باشند یاراں | بغم کن آزمونِ دوستداراں

حکایت

بمهمانِ بُزی شد کهنه میشے | به پهلو خارشتی بر پشت ریشے
گرفت از سبزه زارِ بزچناں نوش | که کرد از فربهی سختی فراموش
به بُز گفتی که پیشِ گرگ و قصّاب | رَوَم من بهرِ تو در آتش و آب
لبِ بُز کند تا گر سگ بدنداں | بُز آمد باز سوئے میش خنداں
ازاں خندیدن اندر گریه شد میش | که با او هم کند سگ گرگیِ خویش
بهانه کرد تا گریزد ازو وے | که بر یاراں ازینساں خنده تا کے
بسے میش است بُز را یارِ جانی | ولے در سبزه نے در کارِ جانی
غرض القصّه چوں بانوئے آفاق | بپرده بخت رازِ آں دو مشتاق
اشارت کرد تا خاصانِ درگاه | برند آں ماه را زانجا شبانگاه
بقصرِ لعل دارندش نهانے | چنانکه اندر خزینه لعلِ کانے
چو عزمِ کار گشت آں حلقه را جزم | کمر بستند چوں حلقه دراں عزم
در اندیشید بانو باز در دل | صواب اندیش شد زاں راز در دل
که چوں پرّد تدروِ مرغزارے | بتا پاک او فتد بازِ شکارے

---

۴ - حکایت بطریق تمثیل س۲ ح ح۲ = ۰ س۳ ۸ - بهمانے س۳ ۵ - سبزه زارش آں چناں ب ایضاً محنت
س۳ ۱۲ - زیں جا س۲ ۱۶ - بتا پاک س۳

فسون دل که در جانش عمل کرد عزیمت زان پری پیکر بدل کرد
بمنزل استقامت داد مه را نکرد از زهره صفر آن جایگه را
ولے در عزم اوّل نیک خواهان خبر بردند بر خورشید شاهان
که شه بانو بران عزم ست کامروز دهد پروانه کان شمع شب افروز
ز برج خاص برگیرد دل خویش بقصر لعل سازد منزل خویش
بدانسان زان خبر شه بے خبر گشت که در گشت و خرام از پائے در گشت
چو باز آمد بخویش آهی برآورد که دود از زهره گو خواهی برآورد
بدانسان نیست شد صبرش در آن درد که شد نزدیک کز هستی شود فرد
چو در جیب خرد کم دید چاره بز د دست و گریبان کرد پاره
بچاک جامه عاشق را مکن عیب که اوّل جان شدش چاک آنگهی جیب
بدوری کے بود دل را صبوری که دشمن را مبادا از دوست دوری
مثل گر چوب و گر سنگ است و پولاد شود گاهِ جدا کردن بفریاد
نه هر دم سخت تر زانهاست در پوست که رنجی نبودش در دوری دوست
بر آنسان شه دریده جامه چون گل خراب از خونِ دل نه از خوردنِ مل
پریشان حال و آب از دیده ریزان چو مستان میگذشت اُفتان و خیزان
ملایک زان غم اندر بال کندن فلک زین فتنه در زیور فگندن

۲- که کرد ب حج ع۲ د حج۲ = نکرد ع ۸- صبرش س س۲ حج ع۲ د = خیرش ع ۱۲- جدا کردن ح حج ع۲ د حج۲
= جدا بودن ع ۱۴- نخوردنِ ح حج۱ = نه از حج ع۲ د = برخوردن ع

پریدہ جاں ز تن دیو و پری را — نماندہ تاب ماہ و مشتری را
شہ و شہزادہ با چندیں رقیباں — دریدہ جامہ دامن تا گریباں
گلش پژمردہ و نرگس گہربار — چو شاخِ زعفرانش برگِ گلنار
ہراں کاں تختۂ حیرت فرو خواند — چو نقشِ تختہ در حیرت فرو ماند
کسے آں حال پرسیدن نیارست — چہ پرسیدن کہ خود دیدن نیارست
یکے از خاصگاں کش بود یارا — بپرسید از سرِ رفق و مدارا
کہ اے چشمِ جہاں را نورِ دیدہ — چو تو چشمِ جہاں نوری ندیدہ
چہ حالست ایں و آں غم برتنت چیست — شگافِ فتنہ در پیراہنت چیست
کدامی خار دامانت گرفتہ است — کدامی غم گریبانت گرفتہ است
ز گردِ کیست ایں بر دامنت خاک — ز دستِ کیست ایں پیراہنت چاک
کہ تیزت دیدہ تا چشمش برآریم — کہ خارت خست تا تیغش گزاریم
ورت دل رفت جائے غیر مقدور — در آغوشت دہیم ار خود بود حور
شہِ دل خستہ از بیمِ دو افسر — کہ باشندش بدولت ہر دو بر سر
بصدق ایں ماجرا خواندن نیارست — غمِ دل بر زباں راندن نیارست

۲- رقیباں سا سا۲ سا۳ ب ہ کا ع۲ د حج۲ = رفیقاں ع حج ایضاً تا دامن گریباں سا۳
۴- ہر آں کاں سا سا۲ حج = ہر آنکراں ع۲ د حج۱ = ہر آنکو ع سا۳ ب
۸- چہ حالست و ایں غم ب ایضاً شگافِ سینہ حج کا ۱۱- خستہ حج ب د ۱۳- بوندش د کا
= بادندش سا۲ سا۳ ب ہ ع۲ حج۲ = باشندش ع

زبس کز شرم بے پایاں خجل بود سخن را قلب ز درانجش بدل بود
بناسخ گفت من از بانِ قصر ثنا باں میشدم سوئے شہِ عصر
بُود اندر ستایم جائے پرہیز زد اندر پیرہن سنے نیزۂ تیز
دریں زخمی تو ہم خود منصفم باش کہ با چوبی چہ یارم کرد پاداش
نیوشندہ کہ کرد ایں نکتہ در گوش سخن را جاں دید و ماند خاموش
اگرچہ ایں لمعہ زاول صبحدم داشت ازاں خورشیدِ دوّم صدق پنداشت
وزاں پس بر طریقِ مہربانی بے گفتش دعائے زندگانی
پس آنگاهیش گفت ای دیدۂ شاہ زردیت چشم بد را دیدہ کوتاہ
رسد گر چشم زخمی در جہالت جہانی کور گردد در خیالت
اگر چشم تو کاسے آتش پراں نے ق شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے
فلک گر آں دو چشم افگار کردی چساں با ما دو دیدہ چار کردی
فلک را گر کشیدندی ہمہ چشم چناں بودی کہ پاداش گہسر پشم
جہاں کس را ازیں سبے دیدہ بودن چگونہ رو توانستی نمودن
اگرچہ کوری دارد زمانہ بماندی کورتر زیں جاودانہ

۱-قلبہ زد حح ع۲ د ۲- کازۂ ء حح۲ ۴- دریں زحمت س۲ = دریں زخمی سا ع۲ د = دریں زخمہ حح ب حح۲ ح- منصفم باش سا س۲ س۳ ب حح ع۲ د حح۲ = منصفی باش ع ۶- زاول ع س۳ = اول س۲ حح ب ع۲ د حح۲ ایضاً صبح بپنداشت س۳ حاشیہ ۱۱- ان دو چشم افگار س۲ ء ع ب = با دو چشمت خار س ع۲ د = با دو چشمت کار س۳ ایضاً دو چشمش چار س۳ ۱۳- جہاں س س۲ س۳ حح ب د حح۲ = چناں ع ع۲ ۱۴- بماندی سا س۲ حح ب ع۲ د = نماندی ع

چرا غفلت کنی زینگونه در خویش — که زینسان چشم زخمی آیدت پیش
چه گوئی ای فدا دوران دورت — حمل قربان کنم با جدی و ثورت
چه گردانم برای عمرِ جاوید — بفرقت مشتری با ماه و خورشید
برایشان من خود این گردش چه سنجم — که میگردند خود بر فرقت انجم
سرِ کت بدینسان کار کرد است — زخوابت گوئیا بیدار کرد است
که تو شاهی چنان مگذر خرامان — که گستاخی کند خارت بدامان
چنان کن این دم از نی نیزه پرهیز — که فردا ارد کنی صد نیزهٔ تیز
نصیحت گوئی زینسان در سخن بود — وی حیثیت بکارِ خویشتن بود
چو جانش بی خبر بود اندران گشت — حدیثی چند ازو بشنید بگذشت
چو زانجا چند گامی پیشتر شد — بمشکوی نشاطِ خویش در شد
پرستاران بخدمت در دویدند — لباسِ پاره از وی برکشیدند
سبلهای تنک بردند درپیش — که درناید بوصف از صفوتِ خویش
چو روی ناخنش یکجا سر دبن — که گنجد صد گز اندر در زیر ناخن
چو پوشندش نمی باشد براندام — غلط کردم زبادی بافته دام

۲- دوران و دورت حج۲ ۳- با ماه س۲ حج ب ع۲ د ۴- برایشان س۳ حج ب ع۲ د = پریشان
حج۲ = بدیسان س۲ ء = برافسان کا = برانیان ع ۷- وی س۲ س۳ حج عا حج۲ = دل س ب
د ع۲ ۱۱- برکشیدند س۱ س۳ ب ع۲ د حج۲ = درکشیدند ع حج ۱۳- یکسان س۲ س۳ حج ء = یکجا س ب
د ع۲ حج۲ ۱۴- تاری بافته س ع۲ د حج۲

بدان نمود میلے خانِ اعظم | کزاں جامہ تُنک دل تر بُد از غم
بتن پوشید کتّانی چو مہتاب | تُنک بر برگ گل شد قطرۂ آب
چو شہ تشریفِ رسوائے بدل کرد | بدلہا داغ آں کسوت عمل کرد
زبس کاں ہر ہمہ دلہائے غمناک | شد از غم چاک چوں آں جامہ چاک
ازآں ساں کسوتِ رفتہ زساماں | ق | کہ بود از مہر صبحی چاک داماں
ہمہ کردند پان پان تقسیم | چو نانِ نیک مرداں بہر تعظیم
نہ آں پان بجائے بند کردند | کہ جانِ پارہ را پیوند کردند
چو از جاں پان بود آں پانِ چند | ز جانی ہم بجانی یافت پیوند
ازاں پس آگہی دادند شہ را | کہ در منزل ثباتے ہست مہ را
دولرانی کہ میشد در دِگر قصر | توقف داشت آنرا با نوئے عصر
خضر گو غم مخور کاشوب جاں نیست | ہنوز آں چشمۂ حیواں رواں نیست
گرفتارِ دل ارآم از دروں یافت | چو جاں ساکن شدش دل ہم سکوں یافت
چو باز آمد ز رفتن سروِ آزاد | نہالِ ملک را در سر شد آں باد
کہ گل چیند بہارِ خویشتن را | ببوسد غنچۂ کوچک دہن را
نہانی بلبلے را داد پیغام | کہ رَو چوں باد سوئے آں گل اندام

۱- تنک دل تر بد س۱ ح ب ع۱ د ح۲ = تنک تر بود س۳ = تنک تر دل بد ع
۴- زغم شد ح ۵- بساماں ح کاب ۸- پان بد ب ۱۱- جاں ہست- رواں ہست ح
۱۳- درجان شد ب ح ی ع۱ د = بر سر شد س۳ ۱۴- بپرسد ب

بگوش از من که ای شمعِ دلِ من | ز تو سوز و گدازی حاصلِ من
تو گر نادانی و عالم ندیده | گلی از باغِ عالم برنچیده
ز من بشنو که خوی آسمان چیست | بکاری کاسمان میگردد آن چیست
ز بهرِ آنست این گردنده پرکار | که یاری را جدا گرداند از یار
کجا باهم دو تن را داد پیوند | که از هم باز شان دوری نیفگند
چو حال اینست آن به کادمی زاد | دمی باشد بروی دوستان شاد
دهد از روی یاران دیده را نور | زمانی نبود از همصحبتان دور
چو خواهد عاقبت بودن جدائی | غنیمت داشت باید آشنائی
بیا ای بی تو روزِ من شبِ تار ق | که چون شبهای دوری رفت بسیار
بروز آریم بر رویت یک شب | نخفت پای بوسیم آنگهی لب
بجلوائی لبت انگشت یازیم | مگس گردیم گرچه شاه بازیم
سر و پا گم شده سویت شتابیم | شویمت ذرّه هرچند آفتابیم
بگردِ شکرّت در شور گردیم | سلیمانیم و پیشت مور گردیم
جوابی ده که امیدش یار باشد | امیدم را کلیدِ کار باشد
چو گلرخ را رسید این مژدهٔ دوست | نگنجید از طرب چون غنچه در پوست

۱- بگوش س۱، س۲، س۳ حج ع۲ د حج۲ = بگو ع ۲- وانچیده ح حج س ع۲ د ۸- دیدن جدائی ب ۹- رفته بسیار س۱ حج۲ ع ۱۱- یازیم حج ء = تازیم ع۲ د = بازیم ع حج = سازیم ح ۱۵- آن مژده س۱، س۲، س۳ حج ع۲ د = این مژده ع ب حج۲

خود او آں عیشِ جاں افروز میخواست   بخواہش ہر شبے آں روز میخواست
لبش در خندہ شد زاں لذّتِ کام   بدل صبرش نماند و در تن آرام
براں شد کز پئے مہمانِ خود را   بہ آوردن فرستد جانِ خود را
بپاسخ گفت محرم را کہ رو باز   برفتن جانِ من با خود کن انباز
دراں خدمت ببوس از من زمیں را   فشاں بر دیدہ آں مسند نشیں را
ز راہِ مردمی سوئے من آرش   نشاندہ بر دو چشمِ روشن آرش
وگر دارد ز چشمِ چوں تو ئی عار   ببراں دیدہ زیرِ پائے او دار
وگر از دیدۂ من ہم کند ننگ   ق   بہ پشتِ پا بروں انداز داں سنگ
ازیں بہتر ندارم فرش راہش   چو پا در نہ نہد عذرے بخواہش
دلم آنجاست کو آں مہر جو را   کہ در ہر گام بوسد پائے او را
پس آں وعدہ طلب را شد رضا کوش   زعینِ وعدہ کردش حلقہ در گوش
کہ چوں بیند فلاں شب عنبر ناب   درآید شہر بکنجِ ما چو مہتاب
فرستادہ بدیں میعادِ دلکش   بطاعت گاہِ فرماں باز شد خوش
طرب زاں گونہ بر شاہ اشتلم کرد   کہ پا افزا بجست و پائے گم کرد
بداں دل شد زجانِ ناشکیبا   کہ بیچید نطعِ مہلت را چو دیبا

۱- خود او آں س۲ س۳ ح ع۲ د = خود آں مع ہم - با خود کن س۳ ح ء ع۲ د ح۲ = کن با خود ع
۸- ایں سنگ س۳ ع۲ د ح۲ = آں سنگ ح ب ع ۱۱- آں وعدہ س۳ ح ب ع۲ د ح۲ = از وعدہ ع
۱۴- پا افزا ب ح ح۲ = پا افزا ع۲ د ۱۵- زجاناں س۲-

وگر ممکن بود در حال چون باد / زجا بجهد فتد بر روز میعاد
چه کوهِ غم نهاد اندر دلِ تنگ / که خود را چند روزی داشت پابنگ
کجا دیوانه را سنگ باشد / کزو تا صبر صد فرسنگ باشد
چو آب از تشنه باشد تیر پرتاب / بیاشامد زمین را تشنه چون آب
چو بازرگان که با سود هنیّا / نماید شربتِ آبش دریا
چو در پیچید مهلت را زمانه / وگر عذرے نماند اندر میانه
دگر بار بحکمِ عهد و پیمان / سوئے بلقیس شد مرغِ سلیمان
صنم خود بود مانده چشم در راه / که تا در چشم او کی ره کند شاه
فرستاده ز دولت زدگی سخت / نوید میهمانی برد بر تخت
سبب نو شد طربهائے نهان را / بهانه جمله باقی شد جهان را
شرابِ خوشدلی در داد ساقی / نماند از شادمانی هیچ باقی
بدین شادی بیاے چنگیِ خاص / بچنگِ خویشتن کن زخمهٔ رقّاص
چنان گو این غزل از جانبِ شاه / که پاکوبان خرامد جانبِ ماه

غزل از زبان عاشق

من امشب میهمانِ جانِ خویشم / چو هست او جانِ من مهمانِ خویشم

۱- در روز ما سر۱ سر۳ جح کا ع۱ د = بر روز سر۲ ا ب ی جح۲ ۲- چو کوه ب ی جح۲ الیضاً پابنگ سر۱ جح ب ع۱ د
۴- دیوانه را سنگ سر۱ سر۳ جح ب ی کا ع۱ د جح۲ = دیوانه را آن سنگ ع ۵- یا سود جح ع۱ د جح۲
= از سود ب ع ۱۰- باقی شد سر۲ سر۳ جح ب ی کا ع۲ د جح = شد باقی ع

غلط کردم نویدِ من زجائیست		که جاں آنجا زمیں روبِ سرائیست
بمیر اے آفتاب امشب تہِ چاہ		که من شب زنده خواہم داشت باماه
نفس گر خود زعیسےٰ وام بردی		گر امشب دم زدی اے صبح مردی
شب و روز از تو ناخوش بودم اے غم		چو تو رفتی شبے خوشتر ز روزِ من ہم
من و آں شربتِ امیدم امشب		من و آں چشمۂ خورشیدم امشب
گہے میرم ز نیشِ چشمِ غمّاز		گہے از نوشِ لب زنده شوم باز
گہے در سیبِ سیمیں دست یازم		گہے با زلفِ مشکیں عشق بازم
چو ہست اندر دلِ تنگ آں دل آرای	ق	اگر تنگ آید از بس تنگیِ جائے
دہم در چشمِ خویشش جائے آرام		چو مغزے کو بود در عینِ بادام
ہمه شب زد نشاط و ناز خواہم		دہم بوسه بوام و باز خواہم
بگو اے باد آں سروِ رواں را		که استقبال کن بختِ جواں را
نباید از خیالِ خویشش کم بود		که دور از من نیارد نیم دم بود
ولیک از تو نخواہم آمدن پیش		که گل مستوربه در غنچۂ خویش
چو بوئیت با صبا صبح احترام است		ہماں بوئیت که پیش آید تمام است
اگرچه از بوئے تو ہم دل بداغ است		که راہش با صبا در ہر دماغ است

---

۴ - ناخوش بودم س۲ ب ح ع۱ د = ناخوش شودم س۱ = ناخشنودم ح۲ = ناخوش بود ع ۶ - بازیم س۱ = تازم ع۲ د
۱۱ - کن سرو جوان را س۳ د کا ۱۵ - اگرچه از بوئے تو ہم دل بداغ ح = اگرچه از بوئے تو دل ہم بداغ س۲ س۳ ب د
= اگرچه از بوئے تو دل با چراغ ع۱ = اگر از بوئے تو ہم دل بداغ ع

ولے تا چند دل درخوں تواں داشت — کہ بوئے مشک وگل نتواں نہاں داشت

چہ آرم یادگارِ خدمتِ خاص — نمیدانم متاعی بہ ز اخلاص

ہمیں تحفہ غمت شد نزدِ من بس — بیاراں تحفۂ غم چوں برد کس

ولیکن چو تو ام نُزلے کشی پیش — میاری یادگارے جز غمِ خویش

چو بربط زن زد ایں خوش نغمہ در رود — زچوبِ خشک داد آبی و امرود

نوا سازِ دگر رودے دگر ساخت — بپاسخ زایں نوائے نغز بنواخت

پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم — کہ من امروز بر روئے سپندم

زمانہ دولتم را کارساز است — نشانِ رفعتم را سرفراز است

جہاں می بندم پیرایۂ ناز — وفا می بیزدم در پردۂ راز

سعادت میکشد شانہ بمویم — سپہر آئینہ میدارد برویم

دو زلفم فتنہا را میدہد خیز — دو چشمم غمزہا را میکند تیز

بشادی میخورد جانم غم امروز — ہم از شادیست چشم رانم امروز

مبارک می پرد چشمِ سیاہم — مگر خواہد نمودن روئے شاہم

۲- یارم ب ہم - چو تو ام نزلے کشی س۲ حہ ب د = گر تو ام نزلے کشی س۳ ء حہ = چو تو ئے نزلے کشی س ع۲ = گر تو ام منزل کش ع ۵ - ابی و امرود س س۲ س۳ ء کا حہ د حہ۲ = ابی وافزود ع ۸ - برروبیت س۲ س۳ د ۱۰ - جہاں س س۲ س۳ ب حہ ع۲ د حہ۲ = چناں ع ایضاً می بیزدم س س۳ حہ ع۲ د حہ۲ = می داردم س س۲ س۳ حاشیہ = می بیندم ب = می پرورم ع ۱۱ - میکند س س۲ س۳ حہ حہ۲ ب ء ع۲ د = میکشد کا ع

بیارید از فلک گلگونهٔ نور — بخواهید از بهشتم زیورِ حور
که مارا روئے میباید زیاری — که با او جان و دل راهست کاری
اگر بُد تیره شبهائے جدائی — رسید اینک زمانِ روشنائی
بیا اے چشمِ دولت روشن از تو — که گردد حجرهٔ من گلشن از تو
چو هست این دیده بهرِ خاکِ آن پائے — بدین منصب ندادم سرمه را جائے
کنون شد وقتِ آن کائے خراماں — نوازی دیده را زاں گردِ داماں
زجاں خواهم باستقبالت آیم — ولے در قیدِ مستوریست پایم
مرادا این عصمت دور از انبوه — بسے سنگیں تر است از دامنِ کوه
کسے کش دامنِ کوهست بر پائے — زجا گر کوه جنبد جنبد از جائے
ولے جاں میفرستم پائے کوباں — باستقبال پایت خاک روباں
همیں جاں را بساطِ راهِ خود کن — براں پا نه گزر بر راهِ خود کن
اگر جاں گردم پامالِ غم چیست — تو باقی ماں که من خواهم بتو زیست
بقائے خواهمت کز هیچ سانی — نباشی بے دولرانی زمانی

صفتِ ماهتابی که پیش او مهرِ روشن پردهٔ ابرِ حیا بر رو کشیده

شبے داده جهاں را زیورِ روز — مهے چوں آفتابِ عالم افروز

۱- بجوئید از بهشتم ح ۲- می باید س۲ ح۲ –
۵- بدیں س۳ ح۲ = بریں ع۲ د ب س۱ س۲ –

فلک نوری که گرد آورده از مهر ... ازان گلگونه کرده ماه را چهر
نموده آفتاب آسمان قدر ... جمال خویش در آئینهٔ بدر
سهی خورشید وام از نور جاوید ... دو چندان باز داده وام خورشید
بتان زیر نور آسمان پوش ... بسان نوعروسان پرنیان پوش
رخ هفت اختر اندر هفت پرده ... بحسن آرایش بر هفت کرده
وبال اختران نابود گشته ... زحل چون مشتری مسعود گشته
فگنده تیغ کین مریخ خونریز ... عطارد کرده در شعری قلم تیز
ذنب را چرخ میمون کرده تسدیس ... زیمن زهره حال آورده برجیس
فلک دل بسته در بیدل نوازی ... کواکب یکدگر در عشق بازی
بخواب خوش چها سالی آرمیده ... ازین خوشتر جهان خوابی ندیده
زمستان و هوای آنکه مشتاق ... نباشد یک نفس از جفت خود طاق
قصب پوشی که بر یاری رسیده ... ببر چون مشک اندر نی خزیده
بر آتش دستها در کوی و منزل ... چو مشتاقی که دارد دست بر دل
بزرگان قاقم و سنجاب بر دوش ... فرودستان چو روبه پوستین پوش
چو گل زردار در خز کرده در قشر ... برهنه مفلسان چون در خزان رز

۲- نموده سا ۳ سا حج ۲ اب ف ه = نمودی ع ۲ = نمفتر ع ۳- مه خورشید نور از دام جاوید با
۴- زیر نور سا ۳ حج ب ا ف ه حج ۲ = زیور نور ع ۱ ایضاً لعبتان سا ۱ سا ۳ ب ء حج ع ۱ د حج ۲ = نوعروسان ع
۹- بیدل نوازی سا حج ع ۱ د ف حج ۲ = بیدلنوازی ع ۱ ایضاً با هم اندر سا ۳ حاشیه

نشانِ روز در شبهای دیجور | چو در دریای ظلمت چشمهٔ نور
دران شب کز فروغِ سبز گلشن ق | زمانه بود چون دریای روشن
نهانی وعده محکم گشت خان را | که باهم یک تنی باشد دو جان را
همان شب زاتفاقِ بخت ناگاه | طلب شد شاه با نورا بدرگاه
شد آن ستونِ عصمت بر آنسوی | بسند کرده بهر بندگی روی
ازین سو یافت فرصت عاشقِ مست | خضرخان کآبِ خضر آرد فرا دست
به بی صبری شده زان شمع سرکش | چو پروانه که پا کوبد بر آتش
نه دل برجا که غم را پای دارد | نه صبر آنکه دل برجای دارد
پرستارانِ محرم نیز زین درد | دمیده در چراغِ جان دمِ سرد
زمانه بسکه عزت زار گشته | تنِ جانِ عزیزش خوار گشته
کبودی یافته رخ یاسمین را | ز حسرت بر زمین سوده جبین را
دمِ کرنا گره بربسته در نای | بزاری دمبدم نالان چو کرنای
بسوزِ دل دران تابنده مهتاب | ز دوری تافته شمعِ جهانتاب
همه تن مهر بود آن شمعِ پرنور | اگر شد تافته هم بود معذور
نزد دزد و در مهتاب چون شیر | چو خود مهتاب رهزن شد چه تدبیر
اگرچه کاهشِ مه روشنش بود | ولے مهتاب روشن دشمنش بود

---

۵ - بدانسوی س۳ ج ۹ - خان ب ۶ ۱۴ - دگر کرنا س۱ ج د ع۳ ۱۳ - تافته س ب ۶
۱۶ - مه بر تنش س۶

چناں میخواست رفتن جانبِ ماہ　　کزاں عقرب وشئے کم گردد آگاہ
چو دختِ الپ خاں بُد جفتِ ایں طاق　　برادرزادۂ بانوئے آفاق
کہ گرد در حضرتِ بانوئے معصوم　　ق　　شود رمزی ازاں دیباجہ معلوم
کند عونِ برادرزادۂ خویش　　شود آزردہ از فرزندِ دل ریش
دہد دوری فزوں تر ہمدماں را　　بود بیم سیاست محرماں را
وز آنسو چشم درِ ماندہ دلبند　　کہ یارب کے بچشم آید خداوند
بخود میگفت گشت ایں ماہتابم　　کہ شب رفت و نیامد آفتابم
پرستارانِ او نیز اندریں غم　　چو مرغِ کندہ پر افتادہ پرکم
نشستہ نرگسِ پژمُردہ بیمار　　بہ مخموری وصفرا زردرخسار
ستادہ مشک ریزاز دیدہ خونریز　　جگر در دل چو مشکِ قلب آمیز
دراں مہتاب روشن خان بے صبر　　ہمی جُست آسماں را پارہ ابر
بدردِ دل تمنّائے ہمی پخت　　بسوزِ سینہ سودائے ہمی پخت
نیازی از دلِ شوریدہ میکرد　　دعا میخواند و آبِ دیدہ میکرد
ازاں جا کآہِ عاشق فتحِ درہاست　　نیازِ دردمنداں را اثرہاست
یکے عاشق دگر صاحب سعادت　　دُعایش دررود بالا بعادت

۲- آں طاق ن۳ ۴- دراں سو ن۳ چ ۷- گشت ن۳ ج ب د= گشت ع ۹- نرگس ن۱ ع۲ د ایضاً و صفرا ن۳ ج ع د ج۲= صفرا ن۲ ع ۱۰- قلبہ آمیز ب ع۲ د= عنبر آمیز ن۳ ۱۱- خان بے صبر ب د= جان بے صبر ع
۱۴- آب دیدہ میکرد ن۱ ن۳ ع لج= آب از دیدہ میکرد ج۲ د ع= آب دیدہ میخورد ب

قبول افتاد در حضرت نیازش بکام دل شد اختر کارسازش
برآمد تیره ابری ناگه از غیب همه گلهائے انجم کرده در جیب
گرفت از پیش گردوں پرده داری نهاں شد ماه در شبگوں عماری
چناں میجست برق از بام افلاک که بودش بیم افتادن سوئے خاک
چناں گیتی در ابر و باد شد گم که چوں خس مے پرید از باد مردم
قیامت بود گیتی جمله تاریک قران آفتاب و ماه نزدیک
که و مه گرچه بود آں شب هراساں همی بالیست خاں را هم بد انساں
بجائے خویش بالش را به بستر نمونه کرد و پوشیدش بچادر
سزائے چار بالش مسند آرائے یکے بالش نگر چوں داردش جائے
بجائے سرو چوں جا کرد بالش ز بالش خاست سرو نونهالش
کنیزے پاسباں را کرد بر راه ق که گر آید کسے از بانوئے شاه
بگوئی کاینک است آں بخت بیدار بخواب خوش چو بیداراں خبردار
خود آری اہل دولت را ز هر باب بمعنی عین بیداری بود خواب
نه بینی تیغ سلطاں خفته در ناز از و درهائے امن وا پینی باز
بخسپد گرچه غافل شیر در دشت نیارد دام و دد پیرامنش گشت

۱- اختر س۲ س۳ حج ع۱ د = آختر حج۲ ۵- چناں گیتی س۳ حج۱ = جہاں گیتی حج ع۲ ع د الیضاً پرد حج ع۱ ع د ۷- گرچه س۳ حج ب ع۱ د حج۱ = هرچه ع ۹- نگر س۳ کا = نگه ب ۶ حج ع۱ د ۱۳- خود آری اہل س۳ حج۱ = چو داری بخت د حج دع الیضاً اہل بیداری حج س۲ ب = اہل بیداری ع۱ د

چنان کرد این وصیت پاسبان را | بپایان کار خود خوش کرد جان را
در آن ظلمات شد عشقم نهانی | خضر را سوی آب زندگانی
نبود اندر سیاهی راه پیدا | نه روشن کوکب و نه ماه پیدا
نه از پا اندرین ره بلکه از فرق | روان شد سوخته در پرتو برق
چو آن نزدیک برق گیتی افروز | که از پرده برون آشفته زین سوز
نه بد چون برق را پروای دیگر | فتاد آنا نه آنجا جای دیگر
همی کرد ابر هم گریه بزاری | بران دریا دلی و بیقراری
چو گرید ابر بود اند خلق حالی | که هست آن عاشقی و بلکه خالی
ولی آنکو گرفت راست جایی | شناسد کابر هم دارد هوایی
چو عاشق در رسید آنجا که دل خواست | بخلوت وعده یار دلخواه شد راست
از آن سو در رسید آن دلستان نیز | بهار تازه و سرو جوان نیز
گل کرده نیز دستش بود چندی | دهان هر گلی در نیم خندی
گل و باری نباشد سرو را بار | عجب سروی که بود آورده گل بار
نه تنها بوی گل بود آن زگلزار | که با آن بود بوی یار هم یار
چو آن بو در دماغ جان درون رفت | نسیم جان بمغز جان درون رفت

ع۲ – کو یکے کا ح ۵ – بعد سوزب ۱۱ – از آنجا س ع۱ ۲ – نگاه کرد ح ع۲ د الیضا هر یکے سا
کا ح ع ۱۳ – باری س کا ح ع۲ الیضا بود آورده گل بار سا ح ب ع۲ د = آورده گلی بار
ع = بار آورد گل و نار کا = بر آورده گلنار

چو زنبوران گل زان بوی شد مست / بدان نزدیک کافتد چون گل از دست
چو در نخچیرگه در شد جوان شیر ق / که بر نخچیر شیر افگن شود چیر
ستونی بود شد تکیه بر انش / بر و زد تکیه جان دلستانش
نه اسباب صبوری مانده جان را / نه یارای سخن گفتن زبان را
ستاده هر دو چون دو سرو نوخیز / بیکدیگر نظرها داشته تیز
دو دیده چار گشته گاه دیدار / بدیدن زیر منت مانده صد بار
دو همدم در دو چشم یکدگر نور / چو دو دیده بیکجا و ز هم دور
دو سیاره قران کرده بیک برج / ز هم بی بهره چون دو در بیک درج
دو طاؤس جوان باهم رسیده / ولی طاؤس هر دو پر بریده
دو گلبن در یکی گلشن شکر خند / ببوی یکدگر از دور خرسند
دو شمع شکر افشان شب افروز / ز سوز یکدگر افتاده در سوز
دو بیدل روبرو آورده مشتاق / نظرها جفت و دلها جفت و تن طاق
بتاراج طبیعت حیرت و شرم / کجا بازار رعنائی شود گرم
قوی گشته ز حیرت عشق را حال / قوی دستان شهوت گشته پامال
عجب حالی زلال از چشمه جسته / جگرها تشنه لبها مهر بسته

۱- بدان س۱ س۲ س۳ ب ح۱ = بران ح ج ع۲ د م - مانده جان را ح۱۹ - منت گشته ب

۱۱- وشب افروز ح۲ د = در شب و روز س ب ع۲ ۱۴- بحیرت ب

کماں داران رغبت تیر در شست ‌‌ ‌‌ نه امکانِ زدن بر آهوئے مست
هوائے دل همیکرد از درون جوش ‌‌ ‌‌ تحیر بانگ بر میزد که خاموش
جواں شیری ز کارِ خویش خنداں ‌‌ ‌‌ که صیدش پیش واو بربسته دنداں
هوس دل را بجاں مشغول کرده ‌‌ ‌‌ غرض را از عمل معزول کرده
ازیں سوایستاده عاشق زار ‌‌ ‌‌ درون رفته بوهم اندر دلِ یار
بمعنی گرچه بود اندر دل دوست ‌‌ ‌‌ بصورت می ندید از دوست جز پوست
درآں بیهوشیِ کش زار می کشت ‌‌ ‌‌ رمیده خونش از رو آبش از پشت
تنش را با چناں زور و دلیرے ‌‌ ‌‌ گسسته عشق بازوهائے شیرے
بلے نازِ غزالانِ قصب پوش ‌‌ ‌‌ دهد شیر افگناں را خوابِ خرگوش
چو مرغی بست دل در سبزیِ شاخ ‌‌ ‌‌ پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سرخ شد در لاله رنگے ‌‌ ‌‌ عجب نبود گر آید پا بسنگے
وز آنسو نازنیں با جانِ پرجوش ‌‌ ‌‌ ز حیرت ناز را کرده فراموش
نه زلفش را کمندِ فتنه در پیچ ‌‌ ‌‌ نه تندی در کمانِ ابروش هیچ
شده مسکیں وجود تندخیزش ‌‌ ‌‌ ولے میداد هر دم مشک ریزش
کسے کو بیدلست و مبتلا هم ‌‌ ‌‌ بدل دادن کجا گردد فراهم

١- آهوئے مست س ۳ حج ب ع ۲ دحج ۲ = آهواں مست ع ۴- را دل بجاں س ۳ = دل را بجاں س ۲ حج ب دحج ۲ = داری بجاں س ع ۲ د حاشیه ۹- بلے ناز حج دحج ۲ ب ۱۰- سبزهٔ شاخ ب ۱۴- سست خیزش ب

چو عزّت دید کارِ ہر دو دشوار — بدل گفت ایں نشاید داشتن خوار

اگر در قرّة العینِ شہنشاہ — ق — معاذ اللہ کہ یابد چشمِ بد راہ

اگر صد جان ما گردد سپندش — کجا باشد ازاں پس شُو ومندش

بدیں اندیشہ دستِ عاشقِ زار — گرفت و بُرد و بنشاندش بر یار

ہنوز آں جسّرہ راکم بود ساماں — کہ باز دوست رکبکِ خراماں

کمالِ دوستی باشد بہ بنیاد — کہ از شہوت نباید مرد را یاد

چو نبود دامنِ عصمت منازی — ہوس بازیست آں نے عشق بازی

بہ بزمِ خسرو از شیریں سخن پرس — خراشِ کوہکن از کوہکن پرس

نشستہ ہر دو دلدارِ وفاجوے — چو دو آئینہ باہم روئے در روئے

خیالِ ایں درو گشتہ پدیدار — جمالِ او دریں بنمودہ دیدار

دلِ شیرِ ژیاں تا قوّتے داشت — عنانِ شیرے از سرپنجہ نگذاشت

چو طاقت طاق شد در سینۂ چاک — بہ بیہوشی فرو غلطید در خاک

چو افتاد آں نہالِ تازہ و تر — صنم خود بود شاخِ سبزِ بے بر

سر اندر پائے خضرِ نازنیں سود — ز سودائے خضر صفراش بربود

۲- کہ گر س۳ ۳- کجا باشد س س۲ س۳ حج ب ع۲ د = گردد ع حج۲ ۶- کمال آں دوستی س ع۲ د = کمالِ دوستی ع س۲ س۳ ب حج حج۲ ایضاً نباشد ب ۷- بازی بودنے ع۲ = بازیست نے آں ب ۱۱- طاقتے س۳ ۱۲- برخاک س س۳ حج۲ ۱۳- شاخے س حج۲ د- سبز و بے بر س حج د ۱۴- بربود س س۲ س۳ حج۲ ع۲ = افزود ع حج ب د

پرستاراں چو چشم آنسو فگندند | بناخن روئے و ز سر موئے کندند
ز هول اندر پریشانی فتادند | ز چشم اشکِ پشیمانی کشادند
پرید از بادِ هیبت جانِ ایشاں | بهبست از بیخودی وندانِ ایشاں
نمودند اندر آں حالت شتابی | زدند آں سبزه و گل را گلابی
چه نالش ها که کردند اندراں سخت | که تا بیدار گشت ایں دولت و بخت
چو زاں صفرا دمی هشیار گشتند | همان غم را دگر غمخوار گشتند
شده هر دو بجالِ خویشتن گم | که چوں گردد از ینساں حال مردم
کنیزاں را هم آمد جاں به تن باز | که بد هر یک زباں بسته دهن باز
بدینساں تا گذشت از شب دو پاسے | نبود از کام دل جاں را سپاسے
پس اهل راز کردند اندراں جهد | که مهدی باز گردد جانبِ مهد
پریوش جامهٔ ابریشمیں داشت | کبوتر دامِ عنقا در کمیں داشت
ازاں سر پردهٔ ابریشمیں ساز | بگوشِ خاں چناں می آمد آواز
که جاں از بهرِ شادی جائے میرفت | دل از بس شادمانی پائے میکوفت
چناں بود آں پتوله گرچه دل بند | ق | که جانِ پارہ بتواں کرد پیوند

---

۶ - هشیار سا ۳ حج ع ۲ ب د حج ۲ = بیدار ع ۷ - بکار سا ۲ ر ۳ حج ع ۲ ب د حج ۲ = بحال ع ۹ - دو تا
پے ۱۲ - ازیں جامه ب ایضاً خان چناں حج ۲ ء = جانِ خاں کا = جاں چناں حج ع ۲ د ع
۱۴ - جانِ پاره بتواں سا ۳ ع ۲ ب ء کا = باجان پاره بتواں سا ۲ حج حج ۲ د = باجان پاره نتواں ع

ولے چون شو بسو آواز می کرد　　　برونِ پرده کشفِ راز می کرد
ببازی گفت عاشق نازنین را　　　چه کردی خاص غمّازی چنین را
همه جا پرده بستر راز باشد　　　نشاید پرده کان غمّاز باشد
بتو لہ کاں سخن گو ید لبِ لب　　　برائے جانِ من پوشیدی امشب
که گر گفتارِ او را بشنود کس　　　حکایت چون توان پوشید ازان پس
عبارت کرده ام زینگونه عنبری　　　برون نفگند عاشق جز نه برفری
درآمدم کان دو بیخود در رو بر بود　　　زبانها را چه جائے گفت وگو بود
بسوز سینه دو یارِ وفا دار　　　وداعِ یکدگر کردند ناچار
ز دل بر چهره خون انداز گشتند　　　پس از هم دیده پر خون باز گشتند
جگر پر خون وجانها پر هوس بود　　　قدم میرفت و روها باز پس بود
خضر گوئی که اسکندر هوس گشت　　　که تشنه ز آب حیوان باز پس گشت
چو روزی را نباشد روزِ هنگام　　　رسیده باز گردد لقمه از کام
کسے کش چرخ فردا بهره کرد　　　کجاش امروز باشد بهره خورد
دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل　　　ز چشم هر دو پروین ریز شد دل
سراسر دردهائے کهنه نو شد　　　دل و جانِ گرد از سر گرو شد
برون ز دسیلِ درد از چشمها سخت　　　صبوری را بطوفان غرق شد رخت

۱- برونِ پرده س۲ س۳ ح و ب ح۲ د = برون از پرده س ع۲ د ح ۶- کردم این زینگونه س ب د ع۲ د ح ۱۳- بهره خورد س۳ حاشیه ۱۵- دلِ جانان ب

پرستاران چو چشم آنسو فگندند — بناخن روئے وز سر موئے کندند
ز ہول اندر پریشانی فتادند — ز چشم اشکِ پشیمانی کشادند
پرید از بادِ ہیبت جانِ ایشان — بہ بست از بیخودی دندانِ ایشان
نمودند اندر آن حالت شتابی — زدند آن سبزہ و گل را گلابی
چہ نالش ہا کہ کردند اندران سخت — کہ تا بیدار گشت این دولت و بخت
چو زان صفرا دمی ہشیار گشتند — ہمان غم را دگر غمخوار گشتند
شدہ ہر دو بحالِ خویشتن گم — کہ چون گردد ازینسان حال ہردم
کنیزان را ہم آمد جان بہ تن باز — کہ بُد ہر یک زبان بستہ دہن باز
بدینسان تا گذشت از شب دو پاسے — بخود از کامِ دل جان را سپاسے
پس اہلِ راز کردند اندران جہد — کہ مہدی باز گردد جانبِ عہد
پریوش جامۂ ابریشمین داشت — کبوتر دامِ عنقا در کمین داشت
ازان سر پردۂ ابریشمین ساز — بگوشِ خان چنان می آمد آواز
کہ جان از بہرِ شادی جائے میرفت — دل از بس شادمانی پائے میکوفت
چنان بود آن بتولہ گرچہ دل بند ق — کہ جانِ پارہ بتوان کرد پیوند

۶ـ ہشیار س ۳ حج ع ۱ ب د حج۲ = بیدار ع ۷ ـ بکار س ۱ س۲ س۳ حج ع ۲ ب د حج۱ = بحال ع ۹ ـ دو تاسے
ع ۱۲ ـ ازین جامہ ب ایضاً خان چنان حج۱ ی = جانِ خان کا = جان چنان حج ع۲ د ع
۱۴ ـ جانِ پارہ بتوان س ۳ ع۲ ب ی کا = با جان پارہ بتوان س۲ حج حج۲ د = با جان پارہ
نتوان ع

ولے چوں سُو بسو آواز می کرد — برونِ پردہ کشفِ راز می کرد
ببازی گفت عاشق نازنیں را — چہ کردی فاش غمّازی چنیں را
ہمہ جا پردۂ ستر راز باشد — نشاید پردہ کاں غمّاز باشد
بتو لہ کاں سخن گوید لب لب — برائے جانِ من پوشیدی امشب
کہ گر گفتار او را بشنود کس — حکایت چوں تواں پوشید از آں پس
عبارت کردہ ام زینگونہ غمزی — بروں نفگند عاشق جز برمزی
در آندم کاں دو بیخود روبرو بود — زبانہا را چہ جائے گفت وگو بود
بسوز سینہ دو یارِ وفادار — وداعِ یکدگر کردند ناچار
ز دل برچہرہ خوں انداز گشتند — پس از ہم دیدہ پُر خوں باز گشتند
جگر پر خوں و جانہا پر ہوس بود — قدم میرفت و روہا باز پس بود
خضر گوئی کہ اسکندر ہوس گشت — کز تشنہ ز آبِ حیواں باز پس گشت
چو روزی را نباشد روزِ ہنگام — رسیدہ باز گردد لقمہ از کام
کسے کش چرخ فردا بہرہ کرد — کجاش امروز باشد بہرہ خورد
دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل — ز چشمِ ہر دو پرویں ریز شد دل
سراسر دردہائے کہنہ نو شد — دل و جانِ گرو از سر گرو شد
بروں زد سیلِ درد از چشمہا سخت — صبوری را بطوفاں غرق شد رخت

۱- برونِ پردہ س۲ س۳ حج ب جہ۲ د = بروں از پردہ س ع۲ د ح ۶- کردم ایں زینگونہ س ب ع۲ د حج ۱۳- زہرہ خورد س۲ حاشیہ ۱۵- دلِ جاناں ب

گر اوّل بود شان یکجاں گدازی ・ یکے صد شد گداز عشقبازی
بطا ہر گرچہ یکدیگر بریدند ・ درونِ دل بیکدیگر رسیدند
بقطع اندر میانِ آں دو دلبند ・ بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند
بسا اندک جدائی کاں بامید ・ رساند مژدۂ پیوندِ جاوید
ازاں زر می برد استادِ زرساز ・ کہ باکفشیر پیوندد بہم باز
شکایت کردن از دوری نہ زیست ・ کہ قدرِ آب بے پہلوئے جو نیست
کسے را صحبتِ جاناں دہد ذوق ・ کہ یکچندے بسوزد جانش از شوق
کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر ・ ہم اندر دیدنِ حلوا شود سیر
بدوری قدر باشد یاوراں را ・ قِراں از بعدِ بُعد است اختراں را
وراں دردِ جدائی خانِ مشتاق ・ نہانی میزد افغا نہائے عشاق
رواں چشمش ز دلتنگی چو رودی ・ کسے مونس نہ جز زود و سرودی
چو گشتی ز آتشِ دل در تف و تاب ・ زدی بر آتشِ خود زیں غزل آب
بیا مطرب فرو گو ایں غزل زود ・ بزن آبی بجانِ آتش اندود

غزل از زبان عاشق

فرو گو اے خیالِ یارِ دمساز ・ کہ من شب با کہ بودم یار و ہمراز

۳۔ پیوستہ چند ب ۴۔ بامید ب ح۲ ۵۔ استایِ زرساز س ایضاً باکسیر ب ۶۔ نے پہلوے س۲ س۳ ب ۹ ح۲ = بل پہلوئے ح ۸۔ بر ذر یر س۳ ح۲ ۱۰۔ خان س۳ د = جان ع ع۲ ح ح۲ س س۲ ۱۲۔ آتشِ خود س۲ س۳ ح ح۲ د = آتشِ دل ب ع ع۲

خرامش سوئے بستانِ کہ کردم   تماشا در گلستانِ کہ کردم
بصحنِ گلشنے کلگشتم اُفتاد   کہ نبود زَہرہ کانجا بگزرد باد
نہ بے فرماں درو جنبد ہوائے   نہ بے دہشت زند مرغی نوائے
دراں رضواں سرائے بادشائی   نسیمِ دولت اندر عطر سائی
ہزاراں سروِ بالا دست بنداں   ہزاراں غنچۂ اقبال خنداں
گلی دیدم کہ با او نیست خارے   خزاں نادیدہ خرّم نوبہارے
بداں گونہ شدم از بوئے گل مست   کہ از مستی نبردم سوئے گل دست
چو در چشمہ نبود است آبخوردم   رسیدم بر لب و لب تر نکردم
بآبِ زندگانی راہ جستم   کفے نا خوردہ از وے دست شستم
بکامِ دل شدآں شربت چشیدہ   ولے نے از دہن از راہِ دیدہ
نبوداں مردمِ چشم ارچہ در تفت   دلم دُزدیدو اندر دیدہ در رفت
دو جاں با یکدگر دلداری داشت   متاعِ کالبد بیکاری داشت
بمعنی روحِ صافی شربت آشام   جسد را کام از شربت بنا کام
غذائے روح مردم را بود خورد   غذائے تن بحیوانست در خورد

۳ - از دہشت ب ۴ - سرائے س[۱] س[۲] س[۳] ب حج حج[۲] دع[۲] = قبائے ع ۵ - سروِ والا س[۳] حج[۱] د
۶ - کہ با او نیست س ع[۲] = نہ با او نیش س[۱] س[۳] ب حج حج[۲] ع ۱۱ - نبود اں س[۲] ب حج[۱] = نمود اں س[۲]
= نبود از حج ع[۲] د - کفت س[۳] ۱۳ - خشک از شربت کام ع = خوش از شربتِ کام ب ۱۴ - مردم
را بود س[۳] حج ب ع[۱] د حج[۲] ح = مردم راست ع

حریفِ می شناسد لذتِ مے　　صراحی کے شناسد لذتِ وے
بجائے کرد دولت میہمانم　　کہ بیگانہ نمود آں جائے جانم
کشادہ قند و پروائے مگس نے　　ستادہ شمع و پروائے نفس نے
اگر ننشاندم آں شمعِ رواں را　　ق　　بہ برہم لیک عذرے دارم آنرا
کسے کاید ز بامِ دیدہ عارش　　نشاندن حیف باشد درکنارش
ہمیشہ دیدۂ من جائے او باد　　سوادِ دیدہ نِطعِ پائے او باد
چو مطرب از لبِ خانِ زمانہ　　فروگفت ایں غزل را عاشقانہ
بپاسخ مطربہ از پردۂ راز　　شد ایں سوزِ نہانی را نوا ساز

پاسخ از لبِ معشوق

بنامیزد چہ دولت داشتم دوش　　کہ بود آں بختِ بیدارم درآغوش
مرا تاجے ز دولت بر سر آمد　　کزاں دولت سرم تا سر برآمد
یگانہ آہوئے بودم رمیدہ　　گیا در روضۂ دولت چریدہ
بنخچیر اندر آمد شہسوارے　　و لے نفگند تیرے بر شکارے
مرا بے زخمِ تیر آں مردِ چالاک　　فگند و بست در دنبالِ فتراک

١ـ حے ـ وے ٢ س ٣ ب کا = وے ـ وے ع = وے ـ ے ح حج ٢ د ٣ ـ پرواز مگس حج ١ = غوغائے مگس ٢ س ٣ ایضاً سودائے نفس س ع ١ د ٤ ـ لیک س ٣ ب ع ١ د = لنگ ع حج ٢ = نیک ٢ ٥ ـ حے ٣ ایضاً حیف س ٢ ٣ حج حج ٢ ب د حج ١ = عیب ع ١٢ ـ بودم رسیدہ حج ٢ ٣ حاشیہ ایضاً روضۂ دولت ٣ ب حج ٢ ع ١ د = روضۂ رضواں حج = روزۂ دولت ع

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنّار | بہ نزہت جائے خود در جلوۂ ناز
ہمائے بر سرِ من کرد سایہ | کہ قدرم را بگردوں برد پایہ
سحر گہ در شبستاں خفتہ بودم | کہ بختِ نیک خوابی خوش نمودم
کہ پیدا شد چراغم روشن از دور | شبم را شمع داد و شمع را نور
بسے پروانہ جستم از برِ او | کہ چوں پروانہ گردم برسرِ او
چو دیدم خود چراغم بود خورشید | کہ ہر دم زود مد صبحِ امید
کجا پروانۂ را باشد آں تاب | کہ گرد د گردِ خورشیدِ جہاں تاب
بسا شبہا کہ در ہجراں نخفتم | حکایت با مہ و ستّاں گفتم
مگر روشن شود وقتے خیالے | بہ پیشِ آفتابی از ہلالے
کہ ناگہ آں دمِ صبحم اثر کرد | سعادت از آسماں در من نظر کرد
ہماں مہری کہ بود اندر دلِ من | ز طالع کرد روشن منزلِ من
بسانِ کافتابی کاید از گشت | بکنجی پرتوے افگند و بگزشت
مرا با آنچناں فرخندہ فالی | قرانی شد و لیکے بے اتصالی
نظر میدارم از دورانِ گردوں | فراواں اتصالاتِ ہمایوں
خدایا از اتصالاتِ سمائی | ہمیشہ شمس ما را روشنائی

---

۴ - روز را نور حج ۶ - چراغم س۲ س۳ ب حج حج۳ ع۲ د = چراغم ع ۸ - از ہجراں س۳

۱۱ - ز طالع س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب = بطالع ع

حیاتِ مہر و مہ پیوند ذاتش   بدولت باد و لرانی حیاتش

صفتِ بہار و گلگشتِ شجرۂ بلند بالش مملکت والا خضر خان طول الله در باغِ بہشت آسا و بسوئے گلہائے کرنہ گزشتن و بوئے دوست باز یافتن و ہوش بباد دادن

صبا چوں باغ را پیرایہ نو کرد   دلِ بلبل بروئے گل گرو کرد

بباریدن درآمد ابرِ دُر بار   چو چشمِ عاشقاں در حسرتِ یار

فتادند اہلِ دل در جاں گدازی   ز سر نو شد ہوائے عشقبازی

بسانِ بیدلان و ناشکیباں   درید از بانگِ بلبل گل گریباں

پریشاں گشت زلفِ سنبل از باد   بنفشہ بوسہ زد بر پائے شمشاد

برآمد سبزہ گل را در بُنا گوش   گرفتاران دل را کردہ بیہوش

دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز   بشستہ گردِ غم بارانِ نوروز

دل شاہ از جدائی ریش ماندہ   گرفتارِ ہوائے خویش ماندہ

ز بہرِ جانِ خود را دست بر دل   ز بہرِ سروِ خود را پائے در گل

---

۷ - حسرتِ یار س ۲، س ۳، حج ۲، ب ی ع ۲ = حیرتِ یار ح = گریۂ زار ع ۲ ۔ ۱۰ - کردہ مدہوش حج

۱۳ - مصرعوں کی موجودہ ترتیب ہم نے س ۱ حج ۲ کے مطابق رکھی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

اگر بشنیدی از مرغی نوائے　　برآوردی بدرد از سینه وائے
بهر سوئے که ابرے سرکشیدے　　چو ابر از دیده بارانش چکیدے
تمام ار باز رانم شرحِ ایں حال　　نگویم حالِ یک شب تا بیک سال
ولیکن الغرض زیں داغِ دوری　　فرو ریزم نمطهائے ضروری
بفردوسِ حرم باغیست دلکش　　که فردوسِ ارم بودے چناں خوش
بکشورها کجا نادر نهالے　　درو نوشیده از کوثر زلالے
زگلهائے خراساں گونه گونه　　نموده هر یکے دیگر نمونه
نیاورده ز نرمی تابِ مهتاب　　زلاله خوں چکیده واز سمن آب
هوا شسته جمالِ ارغواں پاک　　شده گوگردِ سرخ از رنگِ گُل خاک
بنفشه بهر چشمِ بد بتعجیل　　کشیده در بُنا گوشِ چمن نیل
دمیده برگِ نازک یاسمیں را　　لباسِ پرنیاں داده زمیں را
برآبِ نسترن نسریں شکر خند　　چو دو همشیرهٔ نزدیک مانند
زگلهائے تر هندوستاں هم　　شده سرگشته با دو بوستاں هم
گلِ گونه که دورِ چرخِ گرداں　　ت　پدید از خاکِ پاکِ هند کرداں
بتّری آب را در کوزه کرده　　لطافت آب از و دریوزه کرده

۱- وائی ۳ حو حو۲ ع۲ دح = آہے ع ۹ - نوشته حو ب ۹ - رنگ ادب ۱۳ - با دو بوستاں ۳ حو ع۱ ب دح حو۲ = باغ و بوستاں ع ۲ د حاشیه -

گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش / نموده صد ورق دیباچهٔ خویش
بسانِ دفترِ شیرازه بسته / ز هر برگش سرشکِ شیر جسته
اگرچه پارسی نامند اینها / ولے در هند زادند از زمینها
گر این گل در دیارِ پارسی زاد / چرا ز او نیست در گفتارِ شان یاد
هم این لشکر درین صحرا برآمد / هم ایشان را علَم اینجا برآمد
بسے گلهائے دیگر هندوے نام / کز ایشان بو برَد مشکِ خطا وام
ازین سو بیل پیشانی کشاده / بیک گل هفت گل بر هم نهاده
وزان سو دلربائے عاشقان جائے / همه تن بهرِ دلها را شده جائے
بخوبی کیوره جا در لحافش / سنانِ نقره و زمینا غلافش
صبا هر گل که کرده همعنانش / سپر افگنده از نوکِ سنانش
از و نرگس شده بیمار و بیتاب / بسان در خواب خورده جسته از خواب
ز بویش حُلّهٔ خوبان معطر / دو ساله خشک و بویش همچنان تر
هرآن جامه که از وے بو گرفته / دریده جامهٔ و بویش نرفته

۲- ز هر برگے ح۲ ۴- گراین گل س۱ س۲ س۳ ح ب د ع۱ ح۲ = گراینها ع -

۵- همین لشکر ع ح۲ ۷- هفت تو ب ۹- از نقره س۳ ع

۱۱- بے آب س۲ ح ع۲ د ح۲ ح = بیتاب ع ۱۲- حُلّهٔ خوبان ع۲ د ب = جامه خوبان ح۲

= حلقهٔ خوبان ع ح -

دگر آں رائے چنبۂ شاہ گلہا کہ بویش مشکبار آمد چو گلہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد
چو پیکانِ زرِ و بدریدہ آساں بہ پیکاں صفّ گلہائے خُراساں
بروغن پروزندش بہر سرہا کہ سر از مشک ترگیرد اثرہا
دگر ماول سرے کش طرفہ نامے برنگِ طرفہ مروارید فامے
زبا و طیبِ خود در خویشتن گم بطیبت نامِ صندل کردہ ہیزم
بہیئت چست و برگش خُرد و باریک بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک
برندش شہر شہر از چہ بود خشک چنیں گل کم بگیر از نافۂ مشک
بسویش بسکہ دلہا گشتہ مایل شدہ در گردنِ خوباں حمایل
دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ قوی گل شکّری بہرِ دلِ تنگ
نصیب بوستاں در خوب طیبی نصیب افزائے گل زابِ نصیبی

---

۱ - مست کار آمد سر ب ی د حجر۲ ع = مست کار آید ع۲ = مست می آید سر۳ = مستکار آمد سر۱ = مشک را آمد (مشک نا آمد) حجر سر۲ کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہے جس کی صورت کاتبنے بگاڑ دی ہے اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرات مجھکو نہیں ہوئی۔ نقشۂ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھکو فرہنگ جہانگیری میں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں "رائے چنبا" کے تحت میں سنداً پیش کیا گیا ہے۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگ جہانگیری مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۰۵) رشید احمد ۳ - پیکانِ زر و سر ع۱ ی د حجر۲ = پیکانہ زر و حجر = پیکانے زرہ سر۳ = پیکان زری ع ۷ - بدلہا سر۲ سر۳ حجر ب ع۲ د حجر۱ = بداماں ع ۹ - گشتہ سر سر۳ حجر ع۲ حجر۲ = گشت ع د ۱۰ - برگے سر سر۲ سر۳ ح حجر ب د = برگ ع۲ حجر۱ = برگش ع ۱۱ - دوستاں سر۳ حاشیہ (دوسرے مصرعے میں تمام نسخے متفق ہیں)

چکد هر جا که یک قطره خوی از وے … گلابی خونِ خود ریزد بران خوے
دگر دو نه که آں ریحانِ هند است … ز تری بوش در خور دلپسند ست
سپرغم رنگ و برگش اسپرِ غم … غلام او شده شاهِ سپرغم
دگر کرنه که چوں ز و جَست بوئے … معطر گرد از یک خانه کوئے
بسوده مشک و بویش نام کرده … زبو از بهرِ دلها دام کرده
چو پیکانِ هلیله سیوتی خُرد … که جاں ها بهرِ آں پیکاں هوس برد
ز عشقِ بوئے او جاں داده زنبور … نگشته بعد مردن نیز از و دُور
همه خوبانش عاشق وار جویاں … که معشوقیست نزد خوبرویاں
قرنفل هم ز هندستانست وردی … که از نامِ عرب شد شهر گردی
چه بینی ارغوان و لاله خنداں … که رنگی هست و بوئے نیست چنداں
گلِ ما را بهندی نام زشت است … وگرنه هر گلی باغِ بهشت است
گر ایں گل خاستی در روم یا شام … ق … که بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم … چساں غلغل زدندی در رَی و روم

۱-چکد هر جا خوی یک قطره ح ۲-ز تری سا۳ حج ب د = به تری ع۲ حج۲ = ز تیزی ع ۳-برگش اسپرِ غم سا۲ سا۳ حج حج۲ ع۲ = برگش را سپرغم ب د = بویش اسپرِ غم ع ۴-کز و چوں جَست ب ۵-ز بوئے او بدلها سا۳ ۶-به پیکانِ ع۲ حج۲ ایضاً سیوتی ترد سا۳ = سیوتی خورد سا۲ ب د ع۲ حج۲ = سر ولی خورد ع حج ۸-معشوقی است سا حج حج۲ ب ع۲ د = معشوقست ع ۹-شهره گردی ب حج ۱۰-نامی هست ب حج-بوئے نیست حج ب ع۲ د حج۲ = بویش نیست ع ۱۲-و تیزیش نام ح

کدامی گل چنیں باشد که سالے | دهد بو دور مانده از نهالے
بتانِ هند را نسبت همین است | بهر یک موے شان صد ملک چین است
چه گیری نام ازیغما و خُلّخ | که غالب تیر چشم اند و تُرُش رُخ
چه یاد آری سپید و سُرخ رارُوے | چو گلهاے خراساں رنگ بے بوے
وگر پرسی خبر از روم و از روس | ازایشاں نیز ناید لابه و لوس
سپید و سرد همچوں کُندهٔ یخ | کزایشاں رم خورد کانونِ دوزخ
خطاے تنگ چشم و پست بینی | مغل را چشم و بینی خود نه بینی
لبِ تاتار خود خنداں نباشد | خُتَن را خود نمک چنداں نباشد
سمرقندی و آنچه از قندهارند | بجز نامی ز شیرینی ندارند
بمصر و روم هم سیمیں خدانند | ولے چُستی و چالاکی ندانند
اگرچه بیشتر هندوستاں زاد | ق | بسبزی میزند چوں سرو آزاد
ولے بسیار باشد سبزهٔ تر | بلطف از لاله و نسریں نکوتر
بے زیبا کنیزِ سبز فام است | که صد چوں سرو آزادش غلام است
نه سبزی بے نمک چوں برگِ گشنیز | نمکدانی و بر وی ترهٔ نیز
نه چوں طاؤسِ بے دنبال زشت اند | که در خوبی چو طاؤسِ بهشت اند

---

۴ — نام یغمائی ح ۳ ک ب ع ۱ د ح ۲ = نام ازیغما ع ۴ — رنگ و بے بوے ۳ ح ۵ — لابه و لوس ۲ ع ۱ د ح ۲ = لابه و بوس ع ح ۶ — رم خورد ۳ ب ع ۱ ح ۲ = نم خورد ۳ ح ۲ د ع —
۱۳ — کنیزک ۳ = کنیزی د —

سہ گونہ رنگِ ہندستاں زمین است — سیاہ و سبز و گندم گوں ہمین است
بگندم گونست میلِ آدمی زاد — کہ این فتنہ زآدم یافت بُنیاد
یکے گندم بکام اندر نمک دہ — زصد قُرصِ سپیدِ بے نمک بہ
سیہ را خود بدیدہ جایگاہ است — کہ اندر دیدہ ہم مردم سیاہ است
زبہرِ دیدہ باید سرمہ راسود — سپیدہ عارضی رنگی است بے سُود
ازیں ہر دو نکو تر رنگِ سبز است — کہ زیبِ اختراں زاو رنگِ سبز است
برنگِ سبز رحمت ہا سرشت است — کہ رنگِ سبز پوشانِ بہشت است
چو رحمت بارگرد و ابرِ افلاک — نتیجہ سبز زاید اوّل از خاک
مددہائے کہ آید ز آسمانہا — نشانہ سبز بیند از نشانہا
دل اندر سبزہ ہا بے گل شکیباست — گلے بے سبزہ در بستاں نہ زیباست
بہارست ارچہ صد گونہ در ایام — بہارِ سبز دارد در جہاں نام
بسبزی نقش بستندش زن و مرد — نگوید کس بہارِ سُرخ یا زرد
کساں کز فالِ فرخ خیر جویند — بسر سبزی دعائے خیر گویند
برنگِ سبز زیں بہتر چہ مقدار — کہ از نامِ خضر خاں دارد آثار

---

۴ ـ سپید بے نمک سر۳ ب حج۱ ع۲ د حج۲ = سپید و بے نمک ع = سپیدی بے نمک سر۲ د ۷ ـ راجہاں سر۲ ع حج۲ ۸ ـ ابر از افلاک سر۳ حج د ب ۹ الیضاً سبزہ روید س = سبزہ زاید ب = سبز روید ع حج۲ ـ
۹ ـ بجز ع کے تمام نسخوں میں بجائے نشان کے نشانہ ہے ـ نشانہ بیند از سبزی نشانہا ع ۱۰ ـ سبزہ ہائے گل سر۲ ب ع۲ ۱۱ ـ صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر سر۳ ـ

خدایا تا گیاها سبز رویست | خضر در باغ و سبزه چشمه جویست
خضرخان بادو، دیولدیّ رانی | بهم چون خضر و آبِ زندگانی
سخن را این که باگل داشت پیوند | چنان زد باد و سوئے سبزه افگند
کنون زین سبزه با صد عذر خواهی | روم سوئے سپیدی و سیاهی
دران باغے که بالا گفته ام باز | مدام آن مزرعِ دولت داشت پرواز
ز دلتنگی چو دیدے کار مشکل | شدی زانسو که بکشایدش دل
نمودی گرچه آنجا هم شکیبش | نمودی خار و خس آبی و سیبش
شدی از طرهٔ سنبل مشوش | گرفتی در دلش از لاله آتش
ولے پیوند اشتی جاے که بارے | نگاهی میکنم در سیب و نارے
۱ خضرخانے که نوزسته درختش ق | به آبِ زندگی پرورده بختش
گلش بے آب از تابِ درونے | جگر باران ز نرگسهاے خونے
دران خرّم بهارِ خاطر افروز | بگردِ آن چمن میگشت یک روز
خیالِ غمزهٔ خونخوار در دل | گلش در پیشِ چشم و خار در دل
چو مرغان نالهاے زار میکرد | دلِ مرغانِ باغ افگار میکرد
۱ ز آهے کز دلِ غمناک میزد | همه گلها گریبان چاک میزد

۱- گیاهان ج = گیاه س ا ب ایضاً چشمه سبزه س ا ج ب = چشمه سبز ع ۲ د ج ۲ ع ۱ = سبزه چشمه ع -
۲- بادولدی کوست س ج ۱ ب = بادو دیولدیو س ۳ ج = بادول کوهست س ۲ ۷ - خاروخاک س ع ۲ ج ۲ ۱۰ خضرخانے
س ۱ س ۳ ج ب ع ۲ د ج ۲ = خضرخان را ع ۱۱ - بے آب وا ز ج -

دہانِ غنچہ ہا از خندہ میماند بنفشہ سر فرو افگندہ می ماند
چنیں تا دید ناگاہ اندراں گشت ق بدانگونہ کہ مست و سرگراں گشت
گلِ کرنہ شگفتہ بر درختاں ببوئے خوش چو خُلقِ نیک بختاں
ازاں مشکیں نسیمِ روح پرور دماغِ عُلویاں گشتہ معطر
چو در رفت آں نسیم اندر دماغش بسینہ تازہ شد دیرینہ داغش
گذشتش در دل آں گلہائے خوشبوے کہ آنرا داشت با خود یارِ گلروے
چو زاں گلہائے کرنہ یادش آمد دل و جاں ہر دو در فریادش آمد
نبودش بسکہ تابِ نسیم موئے فرو غلطید ہم زآسیبِ بوئے
تو پنداری کزاں صفرائے جانی بپرواز آمدش مرغِ نہانی
ازاں بوئے کہ عاشق بیخبر بود نہ بوئے گل کہ آں بوئے دگر بود
چہ ماند بوئے گل با بوئے جاناں کہ ہست ایں روحِ تن واں قوّتِ جاں
دراں صفرا کہ گشت آں سُرخ گل زرد کنیزاں را برخ زردی اثر کرد
ازیں سو ماند نرگس دیدہ پر آب گرفتہ زاں خمارش آخریں خواب
زخویش آں سوئے کرنہ راہ جستہ کناں ہم روئے ہم گلہائے کرنہ
ز غرّت دو رہ چوں غرّت از خوار بہارِ زندگی گشتہ بیک بار

۱- سر فرو داافگندہ ع ب ۴- دماغِ قدسیاں سا ۶- کہ با خود داشتی آں یار گلروئے حج ب = یار دلجوئے سا ۱۱- واں آفت جاں سا سا حج ب ع د ح حج = واں قوّتِ جاں ع
۱۳- ازیں سو سا حج ب ع د حج = ازاں سو ع ۱۴- روئی خود ع

ز تیغ بید وشش لرزنده چون بید　　ز جان خود همه ببریده امید
بزاری گریه کردند از دل تنگ　　زدند آبی بر آن رخسار گلرنگ
که تا بعد از زمانی دیر نے زود　　نسیم جان رگ جانش فرسود
چو بوئے جان دماغش را خبر کرد　　دگر رو هم بدان گلهائے تر کرد
بزاری گفت کای گل کاشکے من　　گیاهی بودمے چون تو به گلشن
که تو آنجا گذر داری و من نے　　گل آنجا محرم است و نارون نے
ازان گل کوست در صد پرده مستور　　من مسکین بوئے قانع از دور
چه بخت است این که تو از بخشش غیب　　خزی گه در گریبان گاه در جیب
چو آنجا هست راهی صبح و شامے　　توانی گفتن ار گویم پیامے
جوابش را دهان کرد نه بشگفت　　که آخر کرده ام هم بشنوم گفت
بدو گویم هم آن رازی که گوئی　　بجویم زو همه آن حاجت که جوئی
پس آنگه گفت شه با صد خرابی　　ق　که هر باری که آنجا بار یابی

---

۴ ـ نفرسود ع۲ ب جح۲ ایضاً اول د جانش نفرسود ع۲ جح۲ ۴ ـ دگر رو هم بران گلهائے تر کرد سا ج ب ع۲ جح۲ = دگر رو هم دران گلهائے تر کرد د = دگر ره هم دران گلها نظر کرد س۳ = دگر رو هم بدان گلها نظر کرد حم = دگر رو هم دران گلها نظر کرد ع ۓ (کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کرکے میں نے اپنی ذوق شعر فہمی کے مطابق پہلی اور دوسری صورت کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اسی کی موید ہے۔ لیکن چونکہ "رو کردن" کے لئے "بر" کا صلہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا اور "در" کا صلہ اگرچہ مستعمل ہے مگر وہ مجھکو یہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بدان" میں نے نسخہ حم سے لیکر اپنی دانست میں مصرعے کی بہترین صورت قایم کردی ہے) رشید احمد ۸ ـ کز انبس بخشش سا۱ سا۲ جح۲ ع۲

۹ ـ صبحی و شامے س۳ حم جح۲ اح ب ع۲ د = هر صبح و شامے ع ایضاً توانی گفت اگر ع۲ جح۲

۱۲ ـ باریابی سا۱ سا۲ جح۲ ب ع۲ د = راه یابی ع

بگوئی از منِ نادیده کامے   بصد خونِ دل آلوده سلامے
وگر بپذیرد آن جانِ جهانم   بخوانی این غـزل نیز از زبانم
برآرای فاخته با آهِ جان سوز   زسوزِ سینه این دو دِ جهان سوز

غزل از زبان عاشق

ندانم از کجا می آید این گل   که غارت می شود زو وقتِ بلبل
نسیمش از کدا این بوستان است   که تاراجِ نهالِ دوستان است
گر آنسو بگذری اے بادِ شبگیر   میاویزی در آن زلفے چو زنجیر
مجنبانی از آن مرغول موئے   معطلطانی خمِ مویش بسوئے
بگستاخی مبوسی خاکِ کویش   برعنائی نگردی گردِ رویش
دمِ سردِ مرا از من ببر وام   بدین روب آن غبارِ زلفِ شب وام
زآبِ چشمِ من ابری برانگیز   بدین ابر آن طرف باران فرو ریز
بگرد اگردِ آن نسرین و شمشاد   نخواهم جز همین ابر و همین باد
دلم شد شاخ شاخ از ناصبوری   ندارم زین فزون تر برگِ دوری
زخارِ غم چه بیرون بیرون آزار   که هست از گل خراشِ من نه از خار
چو غنچه چند دل بندم بهر شاخ   چو بادی چند جویم بهر کاخ

۱- سلامی س۳ ه = پیامی ح ب ع۲ ح ع ۳- این ور د س۳ ۱۰- شب‌ام س۳ ب ح ع۲ ح۲ ح = شب‌فام ع د ۱۲- آن نسرین ح ب ع۲ د ح۱ = این نسرین ع ۱۴- چه بیرون ریزم س۳ ح ب ه ع۲ د ح۲ ح = چه ریزم بیرون ع

نه دل بگشایدم با ہیچ شاخے	نه جاں آسایدم در ہیچ کاخے
بروئے دوستاں گلشن بود خوش	بگلہا چشمۂ روشن بود خوش
چه کار آید چمن بے خوبروئے	فریبِ ابلہاں شد رنگ و بوئے
ازاں گلشن که ما را ہست جائے	بصد فردوس نفروشم گیائے
اگرچه نے گلے زاں باغ چیدم	نه ہرگز میوۂ از وے چشیدم
نہے بے بہره مرغے نا سر انجام	که در ماند بری نا خورده در دام
اگر در عاشقی چشمم گنه کرد	چرا خونِ دلم در دیده ره کرد
مثل خوش زد بنفشه بر سر رود	که ہر کو کاشت نرگس لاله ندرود
اگر شد شاخِ نسیم خشک پاش	چه چاره با قضا گو ہمچنیں باش
چو برزد فاخته ایں خوش نوا را	فراہم کرد ریشِ بے دوا را	ق
بپاسخ مادۂ از قمریاں طاق	غزل را جفت کرد از راهِ عشاق

پاسخ از لبِ معشوق

که مینالد چنیں در گوشۂ باغ	که ما را تازه کرد اندر جگر داغ
مگر او نیز چوں ما دردمند است	کزینساں نالۂ دردش بلند است
بگوا ے باد آں مہمانِ ما را	که آخر چند سوزی جانِ ما را
مرا خو و صد جراحت ہست پنہاں	چه ژوپیں میزنی دیگر تو در جاں

۴ـ زگلها ساع۲ حج۲ـ

دلم را خود خراشی هست کارے　　تو دیگر ریشم از پیکاں چه خارے
چو تو در بوستاں نالے بد انسوز　　نگر ما را بزنداں چوں رود روز
دلت گرچه ز تنگی شاخ شاخ ست　　براقِ عیش را میداں فراخ ست
اگر باغے روی یا لاله زارے　　نیاویزد بدامانِ تو خارے
توانی گفت با هر دل غمِ خویش　　توانی ریخت در هر گل نمِ خویش
نه چوں من بکنجی مانده مهجور　　ز رویت دور بلکه از خویش هم دور
نهاں چوں سایه در پیغولهٔ تنگ　　ندانم آفتاب و ماه را رنگ
کسے مونس نه با من جز خیالت　　بتنها عشق بازم با جمالت
دلم را روزنی هم نیست در پیش　　کزاں بیروں دهم دودِ دلِ خویش
شده صد روزن ایں جانِ پراندوه　　ز زخمِ غم کزو روزن شود کوه
وزیں روزن دو صد گرد و میرظن　　که دودِ من بروں آید ز روزن
برم هر دم هزار آهِ نهاں زیر　　کنم چوں بو العجب آشامِ شمشیر
چنانم با غمت شادان دریں کاخ　　که یادم نیست هیچ از سبزیِ شاخ
چو من در گوشه خو دادم هوس را　　چمن زنداں بود مرغِ قفس را
چو عادت گیر شد طاؤس خانه　　بود کنجش بهشتِ جاودانه

۶- نه همچوں من س ع[1] ح[2] ۸- با من نه مونس ح ۱۲- آهے نهاں ع[1] ح[2] -

۱۴- خو دادم ح د ح[2] ب = خود دادم ع[1] ع[2] -

همین بس نیست آخر باغ جانم — که دایم هست در دل خضرخانم
بود تا آسمانِ سبز بر پای — سرش با د ابسبزی آسمان سای

جدائی افگندنِ تیغِ زبانِ بدگویان میانِ عاشق و معشوق و روان شدنِ دولرانی از خانۀ دولت سوئی کوشکِ لعل و در فراق خضرخان از دود آه کوشک لعل را سیاه گردانیدن

گرامی گوهرے شد آدمی زاد — زهی گوهر که نه دریا ازو زاد
نه این منظر ببازی برکشیدند — که در وی هر دو گیتی درکشیدند
هزار افسوس گر نقشے چنین خوب — بنا خوبی شود در دهر منسوب
چو در هر نیک و بد نقصان کردم — بگفتِ خوب دیدم قدرِ هر دم
کسے کو مینواند لعل و دُر سفت — چرا ریزد برون خرمهره در گفت
چو سوسن هست زآزادی نشانش — ز بوئے خوش سخن گوید زبانش
نباتِ زهر را کم بو کند کس — که از کُشتن حکایت گوید و بس
چو مشک و گل شوار غمّاز باشی — که با جانها بو همراز باشی

۱ـ دروے حم ۳ـ افگندن سا ر۲ ر۳ حم ع۲ د حم۲ ب ح = اُفتادن از ع ۔ ۴ـ ازخانۀ دولت رانی سا ب ی ۷ـ ببازی برکشیدند سا ر۲ حم ب ی ع۲ د حم۲ = درکشیدند ع ۱۱ـ زآزادی سا ر۲ حم ع۲ د حم۲ ب = آزادی ع ۔

نشاید شد بپا از وسیر بر خوان | کہ از غمازئ ایشاں رمد جاں
کسے کش خو بود پردہ دریدن | زباں با سر ہم باید بریدن
بباید سوختن ز آتش خسے را | کز و خارے خلد در دل کسے را
زبانی کو کند آتش فشانے | زبانہ گوی آنرا یا زبانے
بگوش بہتراں گفتارِ ناخوش | بود مانندِ دم دادن در آتش
نکو گوئیست بس شائستہ کاری | چنیں شو گر شوی گویندہ باری
خموشی بہتر از گفتارِ زشت است | زباں چوں خس دروشد داس کشت است
لبے کز انگبیں باشد درو بہر | نہ دانائیست از وے ریختن زہر
مگس کز شہد خیزد زو بپرہیز | کہ دارد نوش و نشتر میزند تیز
پر آں بلبل بخند غنچۂ باغ | کہ در بستاں بر آرد نالۂ زاغ
دہانے کو نکو گوئیست پیوست | بگفتن باد یارب ہر کرا ہست
نکو گوئی کہ بود آگاہ زیں گفت | سخن را با سخن زیناں کند جفت
کہ پیشِ مسندِ بانوئے آفاق | ق | زحالِ درہم آں ہر دو مشتاق
چو اصحابِ غرض گفتند ہر چیز | فراواں بخت باتو آں غرض نیز
صواب آں شد کز اں فردوسِ پُرنور | بقصرِ لعل سازد جائے آں حور
نشاندند اندر سُکہاسن آں پری را | چو گردوں در ترازو مشتری را

---

۱ ـ یا زبانی س ۳ ع ۲ د ح ۲ ـ سنے زبانی س ۲ ب ح ع ۱۳ ـ درہمی آں دو مشتاق س ح ع ۲ ح ۲
۱۴ ـ فراواں تخت ح ـ ۱۶ ـ سکاسن ب

اشارت کرد کانان کاہلِ کارند ‌‌ ز مژدہ را بدُرجِ لعل دارند
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال ‌‌ رواں شد زہرہ و پروین بدنبال
رواں سیّارۂ پرّان تر از طیر ‌‌ بسوئے شمس والا شد سُبک سیر
فگند آن گلستاں را خار خارے ‌‌ کہ سروت راند سوئے لالہ زارے
شہ آمد بود حاضر پیشِ اُستاد ‌‌ کتابِ عاشقی را شرح میداد
سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ ‌‌ خبر گوئی زلیخاش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد ‌‌ ز حالِ بیتِ احزانش خبر کرد
چو بشنید آن خبر جانِ عزیزش ‌‌ نماند از جاں خبر و ز ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود بر خاک ‌‌ زد از مہرِ زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بیگناہ اُفتاد بیروں ‌‌ ہمش پیراہن و ہم چہرہ پر خوں
کتاب و سبق و خط بر جائے بگزاشت ‌‌ قلم از دست و کفش از پائے بگزاشت
برہنہ پا و سر از جا بروں جست ‌‌ ز مکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف زاں حرفِ معلوم ‌‌ بجاناں قایم و از خویش معدوم
چو بود از راہِ میداں رفتہ راہش ‌‌ ہماں جانب فتاد آہنگِ راہش
دو میداں وار تگ میزد بدُنبال ‌‌ شدہ سرگشتہ ہمچوں گوئی بے حال

۲- بفرمانِ مہِ پوشیدہ س، س۲، س۳، ب، ع۲، د، حج۲ = بفرمانِ شہ آن پوشیدہ ع، حج ۵- کتابِ عاشقاں ع، د، ع۲ = عاشقی حج۲ ۷- احزانش س۳، حج، ب، حج۲ = الاحزانش د، ع ۸- آں خبر س، س۲، ب، ع۲، حج = این خبر س۳، حج، دع ۹- بہر زلیخا س۳ -

دران میدان که با صد پایه دجوی | بپشتِ خنگ چوگانی زدی گوی
دو پایش گشت چوگان در دویدن | که ممکن گشت بر گویش رسیدن
رسید و سر به تکهاسن درون کرد | بگریه پایِ جانان غرقِ خون کرد
نگارِ خویش را زان چشم خون زای | حنا می بست گوئی برکفِ پای
پری چون دید در پا فرقِ جمشید | چو نیلوفر بصفرا شد ز خورشید
برون شد دانش و هوش از سرش پاک | ز تکهاسن فتادن خواست بر خاک
گرفتش دامن از غیرت که شه داشت | ز لوثِ چشمِ اغیارش نگهداشت
هم از چشمِ ترِ خود زد گلابش | که باز آمد ز صفرا ماهتابش
نهاده ماند پس چشمِ ترِ خویش | بزیر پای آن سیمین برِ خویش
ز غیرت بسکه پایش پاک می جست | همیز د بوسه وز گریه می شست
بر آن پا بین چه غایت اشک میکرد | که از لبهای خود هم رشک میخورد
همه تن گشته آب آن چشمهٔ مهر | بر آن پا میزد آب از دیدهٔ و چهر
زهی مه کاسمانش آن پایه جوید | که پا از چشمهٔ خورشید شوید
صنم هم رو بروی شه نهاده | کشادی ز آبِ چشمش روی داده

---

۴ ـ در کفِ پای س ا، س ۲، س ۳ حج د حج ۱ = برکفِ پای ع ب ۵ ـ درپا س حج ب ع ۱ د حج ۲ = بر پا ع = پا بر ۳ ایضاً بصفرا شد چو نیلوفر س ۱ ۷ ـ از غیرت س ا ب ع ۲ د حج ۱ = آن غیرت س ۲ حج ۱۱ ـ رشک میخورد س ۳ ع ۱ حج ۲ = رشک میکرد س ۲ حج ب د ۱۲ ـ آب گشت س ۳ حج ۲ ع ۲ د = گشته آب س ۲ حج ع = آب گشته س ۱۴ ـ کشادی ز آب س ا س ۲ حج ب = کشاد و آب ع ۲ د = کشادی آب حج ۲ ع

بروی خود ز گوهر خوشه می بست | ز رویش بهر هجران توشه می بست
شده محمل کشان لرزنده زان غور | که هم دوران مخالف بود و هم دور
شتابان چشمهٔ خورشید با ماه | نه از دوری نه از دورانی آگاه
چو تاب آن نماندش در تن خویش ق | که موئی بگسلد زان مویهان بیش
بسی پیچه برید از جعد چون قیر | که آری می برد دیوانه زنجیر
نشد جائی بریدن چون سر موئی | همی برید موی خویش ازین روی
کسی کاو بخت در موی دلی بی | بمو دادن خلاصش کی بود کی
کسی کو را سر یار عزیز است | سخن در سر رود مو خود چه چیز است
پس آن مو داد و بر دستش که باری | ز من بنهر پیر زینهان یادگاری
ز بهر خاطر شوریده جانی | کنی انگشت پیچش هر زمانی
بسازی از شبه انگشتری | دلم بر تست زان سازی نگینی
وگر خواهد دلت زان پیچه چندی | مگس رانی کنی بر لعل چون قند
ازان مو دادمت کم موئی شد تن | چو آنرا بنگری یاد آری از من
پری پیکر چو کرد آن موئی بر دست | ازان مویش سخن در لب گره بست

۲- غور س۱ س۲ حج۱ = غور س حج ب ی ع۱ ع ۳- نه از دوران س۳ = نه از دوری حج ب ی ع۱ د حج۲ ۴- برتن س۳
۵- بسی پیچه حج۱ = بسی پنجه س۱ س۲ س۳ حج ب ح ی ع ع۱ د = بسر پنجه ع ۶- یک سر موئی حج ایضاً روئی خویش حج ع۲
۹- در دستش س۳ حاشیه ۱۰- انگشت پیچی حج ۱۲- پیچه چند حج۲ ی = پنجه چند حج د ع۲ ع ۱۴- بر دست س۳ حج ب ع۲ د حج۱ = در دست ع س۳ حاشیه = را دست س ایضاً بر لب س

زبانش همچو موئے ماند خاموش — سر موئے نماند اندر تنش هوش

پس از دیری که موئے هوش را یافت — ز بهر هوش هم زان مو رسن تافت

بران مو کرد لختے گریهٔ زار — چو بارانی که بارد در شب تار

بشاه آن موے برکف کرده میگفت — که اے با تارِ مویت جانِ من جفت ق

ز تو هر موے و لبندِ جهانے — کمندِ عقل و دست آویزِ جانے

چنیں موئے بریدن چون دلت داد — که بر یک موئے تو صد سر فدا باد

روا باشد که مسکینے چو من را — چه افگندی و ببریدی رسن را

مرا باید دو صد جانِ وفا جوئے — که هر جانی ببندم در یکے موئے

بیا صد جانست چون هر تارِ مو را — یکے جان چند جا آویزم او را

ولے جانم چنان دیوانهٔ تست — که با صد سلسله بندش بود سست

اگرچه مویت آن بندِ هلاک است — که زنجیرِ هزاران جان پاک است

ولیکن جانِ چون من مستمندی — چه داند دولتِ زینگونه بندی

جهانے غم نهی گر تو برین تن — جهان تنهم ببتارِ موئے تو من

چو زینسان عذر خواهی کرد بسیار — شدش لابد جوابِ هدیهٔ یار

بصد عذر از دو دستِ نازنینش — کشید و داد دو انگشترینش

---

۲ - وا یافت س۳ ب د = را یافت حج ع[۲] حج[۲] ایضاً هم زان مو رسن تافت س۳ ب د = خود هم زان رسن بافت حج = خود زان مو رسن تافت س س۲ ع ۴ - صد سر س س۲ حج ب ع حاج ع[۱] د حج[۲] = صد جان ع

۸ - بر یکے حج ۱۳ - برین تن س س۳ حج ب ج حج[۱] د ع[۱] = بدین تن ع ایضاً جهان ندهم حج ب -

چو خاتم برکشید آں مایۂ ناز — بماند از حیرت آں خاتم دہن باز
چو آں خاتم بدستِ شاہ بنشست — بماند اندر دہانش انگشت زاں دست
بزاری گفت چوں میداد خاتم — کہ اے دستت سزائے خاتمِ جم
برادر رنگِ زرت جا باد درخور — چو تمکینِ نگیں بر خاتمِ زر
بدست از چرخِ فیروزہ نگینت — جہاں در دست چوں انگشترینت
نگینِ دولتت رخشاں چو خورشید — قضا بروے نوشتہ ملکِ جاوید
دلم کاں موستد خاتم گرو داد — شبِ معراج بستد ماہِ نو داد
بود ہر چند جائے طعنِ جاوید — ق — مہِ نو تحفہ بردن پیشِ خورشید
مگیر از ناقصے لافِ کمالے — سُہا گر شمس را بخشد ہلالے
بہدیہ گر رضا باشد درینت — دہم انگشت با انگشترینت
ولیک انگشتریں سختے بپاید — ز انگشتم وفاداری نیاید
پس اندر دست چو تو آشنائی — وفاداری نہم نے بیوفائی
دگر گویم کہ ایں دو شکلِ تدویر — ق — دو عالم داں کہ بخشت را بتاثیر
بشارت میدہند از عالمِ حق — کہ یابی بر دو عالم دستِ مطلق
ولیک ایں زیر دست اندر نہانی — ق — ازاں انگشتریں دادت کہ دانی

۱۔ برکشید [۳] حہ ب ع [۲] د حہ [۲] = درکشید ع ۵۔ نگین است۔ انگشترین است حہ ح حہ [۲] د ۹۔ سُہا کو
[۳] ـــ = سہا راشمس اگر ساع [۲] ۱۰۔ با انگشترینت سا [۲] ۱۲۔ وفاداری کنم س ۱۳۔ بتاثیر سا [۲]
س [۳] ع [۲] حہ [۲] ب = بتاثیر حہ ع د ۱۵۔ دادم حہ = دادہ س [۳]

که عالم بے تو گر خلدِ برین است | مرا چوں حلقۂ انگشترین است
دگر زاں دادمت زینساں خیالے | که دارد از دهانِ من مثالے
نگهدار دگهِ بوسِ نهانم | همیں انگشتریں جائے دهانم
ببوسی گه گه ایں انگشتریں را | ق | بدل داری ز لعلم ایں نگیں را
اگرچه سنگ چوں مرجاں نباشد | مثالِ کالبد چوں جاں نباشد
کجا چوں ایں دهاں انگشتریں است | که آنجا موم و اینجا انگبین است
ولیکن چوں بجوئی نسبتے هست | ق | میانِ انگبین و موم پیوست
بدیں امید جانم میشود شاد | کزاں موم آیدت ایں انگبیں یاد
چو هر دو یادگارِ مهربانے | ق | رسانیدند یکدیگر نهانے
وداعِ یکدگر کردند گریاں | بطوفاں هردو غرق و هردو بریاں
شتاباں گشت زانسو ماهِ رهبد | وزیں سو بازگشت آں مهدیِ عهد
پری چوں بر پرید و رفت چوں باد | سلیماں زاده را دیوانگی زاد
توانی داشت آں فرزندِ جمشید | که باز آرد سلیماں وار خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجائے | بتعظیمِ سلیماں گشت زاں رائے
بمنزل گاهِ خود شد با دلِ تنگ | رخے چوں گل ز خونِ دیده گلرنگ

---

۳ ـ نگه دارد گهِ بوسِ مب ع۱ د حج۲ = نگه دارد و بوس اندر سا = نگه داری گه بوسِ نهانم حج = نگه داری که در بوسه ع ۸ ـ بدیں سا۲ حج ب ع۱ د حج۲ = ازاں سا۳ = بایں ع ۱۵ ـ با دلِ تنگ سا۳ حج
ب ا ع۲ د حج۲ = زاں دلِ تنگ ع ـ

ز دلتنگی نواسازان طلب کرد   نواهای دلش آهنگ لب کرد
غم دل زین غزل با نالش زار   بمطرب داد تا آرد بگفتار

غزل از زبان عاشق

جمال صحبت یاران دلجوی   غنیمت داشت باید از همه روی
که گردون گرچه چشم آمد سراپای   دو مردم دید نتواند بیک جای
ز شمشیری که بر بالا کشید است   بسا پیوندها کز هم بُرید است
کجا دو غنچه باهم کرد روی   که هر یک را خزان نفگند سوی
چه بینی رُسته دو گل بر یکی شاخ   که هر یک جانبی رنگین کند کاخ
بیک رشته شود صد دُر فراهم   ولی در رشته کی مانند باهم
نمیدانم که دوران دغا باز   چرا پیوند دو بُرّد ز هم باز
جُدائی گرچه آمد جان گدازی   شود دشوارتر در عشقبازی
مرا کز مهر خون آمیخت با خون   جدا دارند آخر چون نزیم چون
ز من تا رفت سرو راستینم   ز خون یکدم نشد خشک آستینم
دران برجی که آن مه شد حصاری   سر دم دود دل را پرده داری
ز دم موجی ز چشم خون چکیده   که قصرش لعل گشت از خون دیده

۳- این غزل حج۱ ۸- چه بینی سا۲ سا۳ حج دع = نه بینی ب = چو بینی سع۱ حج۲
۱۲- کز مهر سا۲ ب حج ع۱ د حج۲ = گر مهر ع
۱۴- در پرده داری سع۱ حج۲ = را پرده داری سا۳ حج ب دع

بگوای باد کت آتش بنعل است ‌‌ ‌ رہت گہ گہ برآں گلہائے لعل است
بقصر لعل آں دلخواہ چونست ‌ شفق چونست و در روے ماہ چونست
کجائی اے چراغِ دیدۂ من ‌ رخ خوبِ تو باغِ دیدۂ من
بقصرے کز تو فرخ شد در و بام ‌ دل و جانم ہمانجا ساخت آرام
چو گل چینی بہشتِ راگاں را ‌ کم از بوئے گلے پیاگاں را
بہارِ عیش من گر شد خزانے ‌ ترا ہر روز باد انو جوانے
عطارد وار زبانِ شمسِ انور ‌ ق ‌ چو بنمود ایں فروغِ مہر گستر
بپاسخ زہرہ نیز از پردۂ خویش ‌ کشا د ایں زیرِ خوں پروردۂ خویش

پاسخ ازلبِ معشوق

بیاے نو شدا روے دلِ من ‌ ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من
ہر آنچہ از مہر تو آمد بر ویم ‌ نیارد تاب اگر بر کوہ گویم
من و شبہاے ہمچوں کوہ در پیش ‌ فراقے با ہزار اندوہ در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار ماندہ ‌ تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ
خیالت نقش بندی گشتہ استاد ‌ گرفتہ پیشۂ شاؤر و فرہاد
گہے نقشت ز خونِ دل بر آرد ‌ گہت در جانِ سنگینم نگارد

۵- گلے پیاگاں را س۱، س۳ حہ ب ع۱ د حہ۲ = گل ہمایگاں را ع ۶- باد از ندگانی ع۲ ۱۰- تنجی جاں ع۲ حہ۲ ۱۱- آید س۲ ع۲ ۱۳- تی حہ۱ ع۲ ۱۴- گشت س۲ حہ ب ایضاً پیشۂ شاؤر س۱ ع۲ د حہ۲ ع = تیشۂ شاؤر حہ = پیشۂ شاپور ب س۲ ۱۵- گہت س۲ حہ ب د = گہے س۳ ع۲ حہ۲ ع۔

دران کنجی که شب بگریزم از جمع / مرا سوزنده نبود مگر شمع
کسے چون شمع با سوزم نسازد / که هم میسوزد و هم میگدازد
گهے سوزم چو شمع از دودِ داغے / گهے افسانه گویم با چراغے
ز سوزِ دل چو خونم بر زند جوش / ترا خواهم کنم عمداً فراموش
ولیکن چون تو ئی پیوسته با خون / بآسان چون روی از سینه بیرون
ز تو خون گریم و بر خویش نالم / شکایت از تو و از خویش نالم
چو تنگ آیم ز شبهائے سیه روز / برآرم از جگر آهی جهان سوز
ندانم از تو این رنج ابد را / دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نه بر تو / گنه بر بختِ خود بندم نه بر تو
دعاها کز پیت جان کرده تلقین / همه شب گویم و دل گوید آمین
زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاه / فسونِ صبر خوانم گاه و بیگاه
بیا زِ خویش بینم چون ز حد بیش / دعا سویت دمم افسون سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بزردی / چه چان با سپهرِ لاجوردی
مرا بر زندگی گر گم شد امید / ترا خواهم بدولت عمرِ جاوید
مرا گردونِ سبز ار داد بر باد / خضرخان را بسر سبزی بقا باد

۱۔ بجز شمع س[۳] ۲۔ با سوزت حج ۶۔ از خویش ب د حج = بر خویش ع[۲]۔
۱۰۔ دعائے کز لبت ع[۲] حج[۲] = دعا ها کز لبت س۔
۱۴۔ بر زندگی س، س[۲]، س[۳] ب ع[۲] حج[۲] د = در زندگی حج = با زندگی ع۔

صفتِ آرایشِ شہر وکشور چوں عروس از برائے تزویج شاہ وشاہزادہ بے جفت خضرخاں زادت خضرتہ رأسہ وشاھت وجہ العدو بباسہ

سعادت ہاست اندر پردۂ غیب — نگہ کن تا کرا ریزند در جیب
سری کو خواست شد تاجِ جہانے — تولّد یابد از صاحب قرانے
دُرے کز رُوشنی گردد جہانگیر — شود پیدا ز ابرِ آسماں گیر
زبرجد زادۂ کوہِ بلند است — کز انساں در بلندی ارجمند است
شعاعِ مہرگیرا تر ز مہر است — کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر است
بسے ہست ارچہ زادِ خسرواں نیز — کہ در نرخِ شرف نرزد بکشنیز
ولے من گوہرے را میکنم یاد — کہ از وے گنجِ شاہی گردد آباد
سزائے تخت گر فرزند شاہی است — ہم از عہدِ ازل گیتی پناہی است
دو دولت دارد آں گیتی خداوند — ق کہ یزدانش دہد شائستہ فرزند
یکے آں کوست خود ظلِّ الٰہی — دگر دارد خلف درخورد شاہی

ا۔ "چوں" سوائے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں۔ ۲عاشیہ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابل اطمینان ہوگیا ہے ۵۔ قرانے یا بدک ۸۔ گیران ترب ایضاً او در سپہر سا سا حح ک حج ۲ ع ۲ ۹۔ ہست ارچہ زادِ سا سا حح ع ۲ دج = ہست ارچہ دُرّ ب حج ۲ د = خرمہرہ زاد از سا ایضاً نہ ارزد ع ۲ = نارزد حج ۲ د ۱۱۔ شاہ است۔ پناہ است ب د ۱۲۔ آں سا سا ک حج ۲ = ایں ع ۲ د حج ع ۱۳۔ آنکہ اوست ح ع ۲

زہی بستانِ آں شہ را جمالے | کہ باشد چوں خضر خانش نہالے
چو الہامِ الٰہی شاہ را گفت | کہ آں دُرِّ سعادت را کند جفت
اشارت کرد تا در گردشِ دہر | بیارایند یکسر کشور و شہر
کمر بربست در کارش زمانہ | بخرج آمد خزانہ در خزانہ
چناں در نغمۂ شادی شد آفاق | کہ در رقص آمد ایں نُہ سقف و شش طاق
بگردا گردِ قصرِ پادشاہی | بر آمد قبّہ از مہ تا بماہی
جہاں از قبّہ ہائے کارداراں | شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں
بچرخِ قبّہ حیراں قبۂ چرخ | برابر ہر دو چوں بغداد با کرخ
در اطلس چرخ قبّہ بیش تا پس | چو دیگر قبّہ ہا در چرخ اطلس
مرصّع پردہا چوں چرخ ز انجم | شدہ انجم در آں دُرّ و گہر گم
ہمہ زردوزیِ مہرِ زرانگیز | نظر با صد تعجّب دوختہ تیز
ہر آں کِلّہ کہ بر کردند آں را | شد استر ابرہائے آسماں را
کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا | فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا
مہ و خورشید ہمچوں پرّی و حور | بشادروانِ عصمت ماندہ مستور
ہمہ دیوار نقشے کردہ پرکار | فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار

---

۳ - تا از گردش س ع [۲] ۴ - بر خزانہ س [۲] ح [۲] ع [۲] ۵ - ایں نہ حقہ ح = ایں نہ شقہ ک ا ح [۲] ۷ - رود باراں [۲] ب ۸ - تا کرخ ب ۹ - یا پس ح [۲] ۱۰ - چرخ ز انجم س [۳] ب ح [۲] د = چرخ و انجم ع = چرخ انجم ح ع [۲]
۱۲ - ہر آں خرگہ ک ا ۱۳ - سایہ بانے - آسمانے ب ۱۵ - نقشے ماندہ س [۳] ایضاً حیراں شدہ س

رسیده صورت قبه بانجم   درون چشم انجم گشته مردم
فرس گوئی که در خواهد دویدن   پری گوئی که بر خواهد پریدن
بهر جانب که مردم بر زمین رفت   همه بر فرش دیباهاے چین رفت
ز بس شارع که خفت اندر خز ناب   زمین را کس نه دید الا که در خواب
نشسته کوس و افغان برده برماه   ز سر تا پا هم اشکم هم تهیگاه
فتادن خواسته شیر فلک زیر   چو چرم گاو کرده نعرهٔ شیر
همان نعره که شد تا چرخ گردان   بهیجا ارغنون شیر مردان
چو آن نعره شود در نیلگون سطح   دو دلتنگ گویان نصرت و فتح
دمامه تن مس پخته ز بر خام   زبان چوبین و او گویاے بے کام
ا نر و ماده بهم چون دوست با دوست   بسے مرموز چنبر یک گفته در پوست
ز هر سو خاسته غلغل بر آن سان   که گشته شهر سلطان شهر یزدان
دهل در بانگ و رخشان پیش او تیغ   چو بانگ رعد و رخشش برق در میغ
چو اندر نیست کاس لا ابالی   بلند آوازه او خانه خالی
ببازی سلیح اصحاب شمشیر   ز پنجه بر زده شمشیر چون شیر
شده در تیغ رانی تیغ رانان   دو کرده مو دو موے چون جوانان

۴- در خواهد پریدن س ج ب ۱۱- ز هر جا س۳ ۱۲- رخشان برق در میغ س۳ ب ۱۳- کاسه س۳ = کانه ح۲ = کوس ب ۱۴- سلاح س۳ ح۲ ک ۱۵- دو مویان و ک ا ک = دو موے س س۲ ر۳ ح د ح۲ ع ا ع = دو کرده موے برق جوانان ب -

بخنجر ہاے چوں پرِّ مگس صاف — مگس پرّاں دو نیمہ کردہ بے لاف

برآواز دُہل مردِ سلح کار — معلّق زن بنوبت نوبتے دار

ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را — بروں افگندہ دہر از پردہ آں را

سپہر بوالعجب از ہفت پردہ — جہاں را دار بازی راست کردہ

بگردش دار بازاں بر سپہر دار — شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار

نظر در ہر یک از دورِ رواں دید — کہ گر نقطہ نہی حلقہ تواں دید

رسن بازاں بپا لائے رسنہا — چو دلہا گیسواں را در شکنہا

نہ باآں حبلِ پیچاں کردہ بازی — کہ خود بارشتۂ جاں کردہ بازی

ز دست بوالعجب گوی آسماں گیر — بیانِ گردِ مہرہ توسنِ میر

ز بس کاں گوی بر چرخ اشتلم کرد — سپہر از بیم دنداں خندہ گم کرد

فرو بردہ مشعبد تیغ چوں آب — چو مستسقے کہ نوشد شربتِ ناب

بہ بینی تیز کز کلک را فرو خورد — چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد

ز لعبِ مرکباں طفلانِ غازی — بہ پشتِ باد چوں گُل کردہ بازی

جہاں از خُرد چنبر ہر گراں تن — چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن

نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو — گہے خود را پری کردہ گہے دیو

---

۴ - داد بازی حج ع ۲ عکاب = دادہ بازی حج ۲ (اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر متفق ہوگئی ہے صحیح لفظ "دار بازی" ہے جس کے معنی نٹ ہیں۔ فرہنگ جہانگیری میں یہی شعر سنداً پیش کیا گیا ہے۔ رشید احمد)

۵ - زانساں یا ۴ - از دور س ۲ حج ۲ ع = ایں دور سا ع ۳ = آں دور حج ع ۱۲ - نہ بینی حج ۲ -

ز زهره آموخته گوئی دو رنگی   که گه رومی نماید گاه زنگی
به لحن آدمی هم زیست و هم مرد   که در هر نغمه هم جان داد و هم برد
ترنّم زهره را آواز میداد   نوا جان‌ها می ربود و باز میداد
بریشم بر هوا بُرده نوا را   کمند افگنده مرغانِ هوا را
چو شاهِ سازها چنگست ز آهنگ   بره بربسته ده جا تیر را چنگ
زیک ساقش شده مو تا زمین پست   دگر ساقین بی مو چون کفِ دست
رگ و مو سر بهم بسته دو سویش   تو گوئی کز سرِ رگ رسته مویش
همه تن نای گشته حلق و حلقوم   چو زنگی کار غنولی سازد از روم
سیاه و زرد شاخی طرفه سانی   که رُسته ز آبنوسی خیزرانی
دف از دیوارِ خود حصنِ حصین است   حصارِ چوب و صحنِ کاغذین است
میانِ دستها پیوسته گردان   عجب باشد حصاری دست گردان
چو بر کف کرد دف زن آن سبق را   بناخن کرده حک روی ورق را
ز ابریشم نوا باریک زاده   پدر چون خود خلف باریک زاده
نگر در چنگ و بربط فرقِ روشن   که هست آن سر بزرگ[۱] این فروتن
چو رود و بربط آواز داده بیرون   بطِ می کرده هر دم گریهٔ خون

۵- بره بربسته ب = بربسته ح[۲] ع[۲] عا- زهره را ح = نیزه را ع[۲] د ب = تیر را ۳ ۳ ک عا
۶- بازین ب = برزمین ۳ ۱۰- بست- بست ۳ ح ب = ش- ش ح[۲] ۱۴- این سر بزرگ دان
ح ب = این سر بزرگ واو ح[۲] = آن سر بزرگ واو ع[۲] ۱۵- رود و بربط ۳ ح

نوا گر کاسۂ طنبور حالی
بغایت کاسۂ پُر لیک خالی

گراں سر از کدوئے خویش طنبور
فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخمور

یکے تخم کدو ساز ندہ بر دست
کدو خالی و خلقی زاں کدو مست

بر سمِ ہند گوناگوں مزامیر
بجا ہا بستہ اشکال از بم و زیر

الاون را رگ از اندام بیروں
کدو بر پشت و رگہا گشتہ بے خوں

عجب بیں کو کدو بر خود نہادہ
ولیک از چشم خلقی خوں کشادہ

دگر سازِ بر نجیں نام آں تال
بر انگشتِ پری رویانِ قتّال

دو روئیں تن کہ رو بارُوئے در حرب
چو دَفْ در پارسی میزان ہر ضرب

شُنیدہ تنبکے ہندی فُغانے
شدہ تنبک زنش چوں ترجمانے

خمیر خام کش بر رُو زدہ پست
نمودہ صد دقیقہ پختہ ہر دست

عجب رود از کمیں دنداں نمودہ
لبش نی و دہن خنداں نمودہ

ز زہرہ بردہ لحنِ ہندوی ہوش
شدہ مریخ را ترکی فراموش

۱- نوا گر کاسہ ع = صدا گر کاسہ ب = صلا گر کاسہ سا۳ حہ دح = صلا گو سا۱ ۲ ع۲ = صلا گو کانسہ حہ۲- حالی ع سا۱ سا۳ حہ و = خالی ب حہ۲ ع۲ ایضاً بغایت ع سا۳ حہ حہ۲ ء نوائب دع۲ سا = نبات سا۱ = نوا گر ب (افسوس ہے کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہے۔ تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳- تخم از کدو حہ۲ (سا۳ حہ دع۲ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۴- اشکالِ ع۲ ۵- اولادن سا۱ = الاوان حہ د ۷- نام آں حہ ب ع۲ د حہ۲ ح = نام او سا۳ ع ۹- مندل سا۳ ب حہ۲ = دنبل سا۱ دع۲ حہ ح (علیٰ ہذا القیاس مصراع دوم) ۱۰- خام را ب ایضاً بر دست سا۲ ء حہ۲ ۱۲- ہندواں سا حہ ع۲ حہ۱ د عا = ہندوی ب ع

پریرویانِ هندی جادوی ساز
زلب کرده دَرِ دیوانگی باز

لباسِ دیوگیری شان تنک دام
پری را سایه بگرفته در آندام

بریشم پوش بعضی پرنیان روی
با بریشم درون در رفته چون موی

گرفته چون پیاله تال در دست
نه از می کز سرودِ خویشتن مست

سرودِ دلکش از لبهای خوبان
شتابان سوی گردون پای کوبان

برقص و جَست خوبانِ هوا باز
نهاده پای بر بالای آواز

پرنده همچو طاوسانِ والا
معلّق زن کبوترسان ببالا

بجستن فرقِ شان گشته فلک سای
بگاهِ رقص بیزار از زمین پای

همه سنگین دلان و سیم سینه
دو رخ در مهر و دو نرگس بکینه

بخونریزِ حریفان زخمه در چنگ
لب اندر آشتی و غمزه در جنگ

بسی در مستی افگنده زیانها
بسی تاراج داده خان و مانها

گهِ رفتن بصد ناز آمده پیش
بهر گامی هزاران اشکنه بیش

بمژگان سنے یکے صد سینه سفته
چه غم دارد مراد ز دیده گفته

نازش زیرِ لب تا دست گیرد
کرشمه در رها کن تا بمیرد

بهر چشمک زدن گشته جوانی
بهر خنده زدن بربوده جانی

– جادوئے ساز س۲ س۳ ح ح۲ ب ع ا = پارسی ساز س ع۲ = هندوی ساز ع ۴ – تنگ شان دام ع۲
– بر دست ب ۷ – پریده ح۲ ۹ – دلانِ یم ح ع ا ۱۱ مستی ح۲ ع۲ ۱۲ – بصد چشم ح۲ ۱۳ – بمژگانِ یکے
= بمژگانے یکے ح۲ ایضاً دزدیده رفته س۲ ۱۵ – جوانے س ح۲ ع۲ = جانے س۲ س۳ د

زخالِ چوں شبہ بر دُرجِ مرجاں / بیک کنجہ نہادہ ترخِ صد جاں
زابرو ہا کہ قرباں گشتہ جا نہا / دوگاں افگندہ در قرباں کمانہا
زابرو ہا کمانکش گشتہ زیں سو / برآں جانب کمند افگن زگیسو
دو گیسو گردِ ہر یک پیچ کردہ / چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ
خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں / چو شام اندر خیالِ روزہ داراں
کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں / چو کعبِ کژنشیں چنگِ حریفاں
ربودہ خواب بیداراں بیکبار / زچشم نیم خواب و نیم بیدار
حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام / اجازت کردہ لبہا را بدشنام
دہن ہائے چو غنچہ گاہ گفتن / گہے در بستن وگہ در شگفتن
زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ / نہ چوں سیبِ دو رنگ ابرص نمونہ
ززلف افگندہ تا پا دامِ عشّاق / برآں پا دام بستہ ماہیِ ساق
عرق کز روئے ہر طنّاز میریخت / کرشمہ میچکید و ناز میریخت
بہ پیچے فرقِ سرپوشِ شفق وام / شفق را نیم روزی کردہ با شام
از ینسو دادہ دل زآں سُو ربودہ / از ینسو کشتہ جاں زانسو دُرودہ
بجز نظّارۂ خوبانِ مہ روئے / دگر نظّارہا نیز از ہمہ سُوئے

۲- قرباں دادہ حج د = گشت ۳ ث ایضاً دو ترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل حج۲ ۶- کعبے ۶ = کعبہ حج۲ = لعب حج د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سرِ زلفش کہ باشد ب ایضاً بداں پا ۳ حج۲ ب ۶ ۱۳- نیم دوزی حج۲ ۱۵ ۱۵- خوبانِ وجوئے ۳ ایضاً دگر سوئے حج۲-

بہر جا منجنیقے سر فگندہ ... گروہے برگروہے زر فگندہ
ز زخم ہر گروہے بیت در بیت ... یکے کشتہ شدہ واں دیگرے زیست
تہِ ہر قبہ حشری زعامہ ... پرندہ شنگہ چوں درحشرنامہ
زبس سینہ کہ بر سینہ نشستہ ... بدشواری نفس از سینہ جستہ
فراواں قبہ ہا از اہلِ پرہیز ... شدہ آواز قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ ... کتابِ مصطفٰے بے لحن خواندہ
بنالشہائے شیرینِ شکر بار ... فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار
سہ سال آں سازِ شادی ساز کردند ... کہ گنجِ ہفت گردوں باز کردند
چو شد عالم ہمہ در زیور و زیب ... کلاہِ قبہ ہا بامہ زد آسیب
اشارت شد ز درگہ کاہلِ تقویم ... شمارند اختیارے را بہ تنجیم
فلک سنجاں کہ شانزا دورِ افلاک ... بود صفری برُوئے تختہ خاک ق
نہ از رسم اختیارے پیش بردند ... کہ بستہ اختراں با خویش بُردند
بدیں طالع کہ خواہم گفتنش باز ... شد اقبال ایں طرب را کار پرداز
مہ روزہ دُراز دُرجِ برون داد ... چو روزاز مطلعِ دولت شد آباد

۱- گروہ برگروہ س۲ ی س۳ = گروہے برگروہ از زر فگندہ ع۲ د = کزو بر ہر گروہ آز زرفگندہ ح۲ ۲- ہر گروہ س۳ ح ب ی = ہر گروہے ع۲ د ع = برگروہِ ح۲ ۵- قبہ ہا از اہلِ پرہیز ہ ع۲ = قبہ ہائے اہلِ پرہیز ح۲ ۹- بر مہ س ب ع۲ ۱۴- اس شعر میں اور نیز اگلے شعر میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ب ح۲ عضا-

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہر شمارِ سال دادہ از طرب بہر
کشادہ گویم این تاریخِ ابجد بسالِ یازدہ از بعدِ ہفصد
بروزِ چارشنبہ مہ سہ وبیست ز روزہ خلق اندر بہترین زیست
قمر در قوسِ جبّا درخواست کردہ کمانِ خدمتی را راست کردہ
عطارد با زحل در جدی ہمدست چو ہندو بر سرِ بُز تیر در شست
ذنب کو ہم پئے ایشان گرفتہ دُمِ بُز ہمچو درویشان گرفتہ
کند تا سبزہائے خاک را تر بدلو افگندہ گردون چشمۂ نور
بماہی زہرہ کاندر زیر گشتہ برودِ خشک ماہی گیر گشتہ
گرفتہ برّہ را برجیس درپیش کہ بر سلطان برد قربانِ درویش
بثور انداختہ مریخ بارے مہیّا کردہ از پروین نثارے
سعادت راس را بخشیدہ مایہ فشاندہ بر سرِ برجیس پایہ
تہی ماندہ بسے برجِ دگر زاوج کہ پرگوہر کند سلطان بیک موج
چو زینسان شد شمارِ آسمانے ق بفرخ تر زمانِ کامرانے
شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید جہان را باد چون تابندہ خورشید
برآمد بر کمیت تند و پرجوش چنان کز ذرّہ راو شد چرخ بیہوش

۳- خلقی ب حج ۵- بر سر بیرو نیزہ در دست سا ع[۲] = بر سر برو تیر در شست سا[۳] = بر سر بز
تیر در شست ب حج[۲] = بر سر بز نیزہ در شست د ۹- قربانِ درویش سے سا د ع[۲] حج[۲]-

چناں شد بانگِ بسم اللہ سوئے ماہ   کہ گفتند اختراں اَلحمدُ لِلّٰہ
زحل چوں ہندوا ازرہ خاک میرفت   فلک بر روے ہَر اکَ اللہ میگفت
دوان پیشِ براقش خسرواں شاد   چو گلہائے پیادہ در رہِ باد
بخندہ تیغہا چوں برق در میغ   بعطسہ آفتاب از خندۂ تیغ
عماریہائے زرّیں گوہر آمود   طمع چرخ را کردہ زر اندود
بگرد ش تیغ و خنجر ستہ رستہ   رہِ چشمِ بد از پولاد بستہ
توگوئی گِردش از تیغِ کشیدہ   بگردِ لالہ سوسنہا دمیدہ
طبقہائے زر و یاقوتِ گلگوں   چو روئے عاشقاں در گریۂ خوں
زمیں در زیرِ لولوئے خطرناک   توگوئی ژالہ باریدہ است برخاک
بدینساں کایزدش یاری گر آمد   بایوانِ الپخانے در آمد
برآبِ سدرہ وطوبیٰ نہالش   نشست اندر میانِ چار بالش
فلک حیراں ز زیبائیش ماندہ   گہش سیّارہ گہ ثابت فشاندہ
بدَورِ حلقہائے آسمانے   مَلک در خواندنِ سَبعُ المثانے
بترتیبِ آنچناں کاقبال میخواست   نشستند اہلِ اقبال از چپ و راست
جہاں صدرِ آں شیخِ آسماں قدر   جہانِ دُرِّ معنی ریخت از صدر

۳- بر سرِ باد ب ۶- دستہ دستہ س ۲ س ۳ ب ۱۰- کایزدش س ۳ ح ۲ ب = ایزدش ح د ع ۲ ۱۱- برآبِ سِدرہ ع ا ح ۲ ع ۲ = برابِ سدرہ ع د ۱۲- گہش س ۲ س ۳ ح د ح ۲ ب ع ۲ = گہے ع ۱۳- فلک س ح ء ح ۲ ع ۲ م ۱۴- اہلِ دولت س ۳ ء ح ۲ ۱۵- جہانے از معانے ب -

بمقدارے کہ ملکے را بود نقد — بہم بست آفتاب و ماہ ز عقد
نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ — ز زخر مہمانے گوہر تنگ شد راہ
بہر کس ہدیہ وا دند از خزائن — خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں — بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آن نو سرافراز — بدولت گاہِ خود شہ بہراں ساز
نشستہ بود بیروں سوئے خنداں — دروں با درد و داغِ دردمنداں
بروں زربفتِ شاہاں گشتہ سازش — دروں چوں زر بر آتش در گدازش
چو در صدرِ بزرگاں مجمرِ عود — دروں پر آتش و بیروں زر اندود
چو تنگ آمد ز اندوہِ درونے — بخلوت خانہ شد با اشکِ خونے
خیالِ یارِ خود را داشتہ پیش — دریں سوز ایں غزل میساخت با خویش

غزل از زبانِ عاشق

فراغِ عیش و برگِ شادمانے — متاعِ خوشدلی و کامرانے
نشاطِ خرّمی را یک یک اسباب — کہ جوینده نیارد دید در خواب
کشادہ آسماں درہائے روزی — چراغِ بخت در عالم فروزی
بزرگاں شغل جوئے پاسبانم — سلاطیں خاکروبِ آستانم
ہمہ سر بر زمیں سوئے کہ بینم — ہمہ رو ہا بخاک آنجا کہ شینم

۷- باتش س۱ حج۲ ۱۰- غزل میگفت س۱ ۱۳- نشاط و خرمی س۱ س۳ حج۲-

اگر خواهم غلامے را سوئے خویش / رسد سجده کنان اقبالم از پیش
چو گردم چاکری را کار فرمائے / دو فتح از سر تو ساخته پائے
ز دولت هر چه گنجد در صفت چیز / مهیا گشته بیرون از صفت نیز
چه سود این جمله چون یار آنِ من نیست / دلِ دیوانه در فرمانِ من نیست
خیال از خونِ من پرورده گشته / دلم آواره و جان برده گشته
ز دلبندی که دارم کار مشکل / بدلبندی دگر نگشایدم دل
نه همدردی که با او راز گویم / نه همرازی که رازش باز جویم
ستاده در نظر صد ماه پاره / یکے در دل نمی‌گنجد بیچاره
هزارم بنده با زلفے چو زنجیر / یکے دلبندِ من بود و چه تدبیر
هزاران شربت اندر کامِ جانم / جز آن شربت که من زان زنده مانم
همه شب بر تنم خار است هر مو / مغیلانست قاقم زیرِ پهلو
چو من نے از خورم آگه نه از خواب / چه خارم در ته پهلو چه سنجاب
دلِ هر کس بجا من بیدل و بس / همه کس با من و من با[illegible] نے
همه دلجوی من گشته درین غم / دلِ گم گشته[illegible] از چپ و راست
ندانم تا کجا انجامد این کار / خدا داند معنی ریخت از صدر
چو زینسان در دیار از دل برون راند

ں ۳ ح ۲ ب = ایزدش ح د ع ۲ ۱۱ - بر آید ره
ح د ح ۲ ب ع ۲ = گے ع ۱،۱۳ - فلک ح د ح ۲

۵ - پرورده گشته ع ۲ ایضاً جان پرورده گشته از معانی ب -

پاسخ از لب معشوق

گذر کن ای صبا سوی که دانی　　بگو از من بران روی که دانی
که ای ببریده از دیرینه پیوند　　بسا زو قسمتِ تو گشته خرسند
ترا خوش باد با همدم نشستن　　مرا از دولت در غم نشستن
چو با همدم نشینی شاد و خرم　　شبی یاد آری از درماندهٔ هم
چوآن سروِ بلند آری در آغوش　　مکن زین کاه برگِ خود فراموش
بشادی خسپ تو با همدمِ خویش　　حوالت کن بجانِ من غمِ خویش
تو تنها باش با یار آرمیده　　که من پاسِ تو میدارم ز دیده
من و هر شب ز دیده خونفشانی　　بس است این از تو مزدِ پاسبانی
اگر من دور ماندم از جمالت　　خوشم نیز از کرمهای خیالت
تو هرگز نام اگر ناری بیادم　　من اندر دل هم از نامِ تو شادم
وگر صد رخنه از جورت بجان است　　بجانِ تو که مهرِ دل همان است
ندارم گر ز من تنگ آمدی ننگ　　که تنگ آید همه کس از دلِ تنگ
ور از من دل گرفتت نیست مشکل　　ز غمها کان بگیرد جمله را دل
جفاهایی که می آید ز تقدیر　　چو من شایسته‌ام چه تدبیر

---

۸ - بدیده ب ۹ - دُر فشانی ج ع ۲ ۱۱ - هرگز نام ب م ۱۲ - ندارم ... ب ع ۲ د ج ۲ - ندارم گر ز من تنگ آمدی تنگ ع م ۱۳ - دل گرفتی ج ۲ ج ۲ ۱۵ - ادیم ... -

چو اُفتاد از فلک بر آدمی زاد | کہ نہاد اندر آں گردن چو اُفتاد
اگر سنگے فتد بر پشتِ مورے | ازاں تہ کے جہد چوں نیست زورے
چو بادی پشہ را بر باید از جائے | ستادن را کجا ثابت بود پائے
بہ تندی میگریزد بختم از پیش | عنانِ بخت چوں پیچم سوئے خویش
نہ دولت سایہ انداز د بریں مور | نہ بختِ آنکہ با دولت کنم زور
نیارد دولتت چوں یاد ازیں خس | تو دولت راں کہ ما را یادِ تو بس

صفتِ نگاربستنِ مشّاطۂ نوروز دستہائے نازکِ گل را و نمایش کردن نوبران اوصاف از پردہائے حریری در جلوہ گاہ شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سُتر فی استار النور خالدۃً

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ | کشاد از گوشہ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغازِ جوانی | سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشّاطہ پُرکار | بزیور بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زائے | عروسانِ چمن را پیکر آرائے

۱- نہاد س۱ ح۲ دع۱ = نہند س۳ ح۱ = بنہاد ع ۳- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- را چوں پیچم از خویش س۳ ۵- بخت آنکہ س۳ ب ح ح۲ دع۱ = بختے آنکہ س ع۲ ۹- شمۂ مشرق ح۲ = شمس مشرق ٤ شہنشاہ شرق ع۲ ۱۱- نشاط و کامرانی ح ب
۱۲- پُرکار س۲ س۳ ح ب ح۲ دع = برکار س ع۲ -

بروئے باغ باران بہاری — بدُر پاشی و مروارید باری
بہار از لالۂ سوری بگلشن — حنا بستہ بپائے سرو و سوسن
ز رنگ سبز و تر شاخ نگوں سر — چو ابروئے بتاں در وسمۂ تر
بصد گلونہ باغ آراستہ رُوئے — بمشکِ سودہ سنبل بافتہ موئے
خراماں در چمن خوبانِ سقلاب — کشادہ چشمہائے بستہ را آب
زعشقِ پائے خوباں نرگسِ مست — نہادہ چشم خود را بر زمیں پست
ہی کو سوئے بستاں رائے کردہ — میانِ چشم نرگس جائے کردہ
زغنچہ بسکہ بکشادہ دَمِ مُشک — شدہ از بوئے تر چوں نافۂ خشک
بنغمۂ بلبل و قمری خروشاں — سرافگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مُرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے — نمی آمد صبا را بر زمیں پائے
دریں ایّام کردند اختیارے — کہ بنشیند گلی با نوبہارے
چو یکشنبہ کہ ہست آنروز خورشید — فلک را داد برکف جامِ جمشید
مہ ذی القعدہ در ذی الحجہ زد دست — چو ماہی در کشید از نیمۂ شست
شبِ غرّہ دو شنبہ بامدادش — ہماں سالے کہ اوّل رفتہ یادش
سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ — قرانِ سعد کردہ زہرہ با ماہ
بسر تاجِ شرف خورشید را ہم — شدہ مریخ در خرچنگ پُرکم

---

۴ - تافتہ موئے حہ ۱۳ - برکشید م

ببرجِ ثور بهم نیک اختری را | عطارد و جفت گشته مشتری را
ذنب در جدی و کیوان همدران برج | ز برجِ ماه راس آراسته درج
ز شب یک پاس ساعت زهره را بود | مه و زهره شرف پیوند مسعود
که شاه آمد بمشکوے معنبر | دزو چون نافه شد مشکو معطر
سریرے سر باوجِ ماه برده | مهش خورشید را از راه برده
نهاده کرسیِ بر گوهرین فرش | که بود آن همسر و همپایهٔ عرش
بر آن کرسی نشست از رسم شاهان | چو بر چرخ آفتابِ صبح گاهان
چنان در بارشِ آمد گوهر و دُر | که گردون خواست تا دامن کند پر
ز گوهر تا زمینان راته پائے | شد اندر آبله پائے گهر سائے
گهرهائے که هر یک راز اُمید | ق بصد خونِ جگر پرورده خورشید
فتاده هر طرف بے قیمت و خوار | چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
همی بارید سیّاراتِ پر نور | که ابر از پیشِ مه شد ناگهان دور
مشاطه پرده را از پیش برداشت | ستانه ز آفتابِ خویش برداشت
پدید آمد مهے کاندر نظاره | دلِ مه پاره شد زان ماه پاره
نمود از جلوه چون برجیس در قوس | بهین دیباچهٔ حورانِ فردوس

---

۲ — : برج ماه حج ۵ — سریرش سہ ۶ — همسر و سا ع حج = از شرف سہ = در شرف سہ
= هم شرف ب حج = سرو هم د ح —

بر آن دیباجۂ صنعِ لایزالی / نوشته آیتِ فرخنده فالی
برخ هنگامۂ بُستان شکسته / بلب بازارِ خُوزستان شکسته
دو زلفش مشکِ چین را خون و پیوند / دو لعلش توأمان همشیرۂ قند
دو چشمِ شوخ نے خفته نه بیدار / غلط کردم که نے مست و نه هشیار
مبارک صبحے از رویش دمیده / گزان چون صبح مه دامن دریده
نمک دانی به تنگے چون دلِ مور / نمک چندان که در عالم فتد شور
از او بفگنده طاؤسِ بهشتی / هزار آئینۂ خود را بزشتی
سهی سروے جمال افروزِ بستان / چراغِ خانه و شمعِ شبستان
دو صد فتنه وزارت دارِ رویش / هزار آفت نیابت دارِ مُویش
ز خوے ناید بران رُخسار دیدن / تو گوئی خواست آب از وے چکیدن
بناز از مشتری آن شکل دیدی / فلک بفروختی نازش خریدی
نهان در شرم چون لولو بدریا / بگوهر غرق چون مه در ثُریّا
همه گوهر سزائے تاجِ جمشید / چراغ افروخته از شمعِ خورشید
شد اندر جلوه چون خورشیدِ افلاک / عَروسِ پاک تن در حَجلۂ پاک

۱- آیتے ع۱ د = آیۂ حج ع ۲- خون و پیوند سا حج۲ ب = خون پیوند سا۱ سا۳ ع۲ د ع ۹- وزارت رآنِ حج۲
= وزارت زا ع۲ ۱۰- گه خوئے باید سا حج۲ = ز خوئے ناید بر سا حج ع۲ د = ز خولی ناید سا۳ ع
۱۲- چون گوهر بدریا ب -

بلند آئینۂ مہرِ سمایش — بجلوہ بود درخورِ نمایش
ولیک آں آئینہ چوں در جمل بود — جمالِ خضر خاں نعم البدل بود
ہمہ شاد از خضر خاں غم اندیش — خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت — کہ تن آنجا و دل جائے دگر داشت
برون گل بر عروسِ خویش میزد — درونش خارِ ہجراں نیش میزد
دو چشمش ماہ را نظارہ می کرد — مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد
بلب نام عروسِ خانہ میگفت — بجاں پیش خیال افسانہ میگفت
پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت — قِراں کردند باہم دولت و بخت
گہرہائے دگر بیروں شد از دُرج — مہ و خورشید باہم ماند در بُرج
ز بہرِ مصلحت را چارو ناچار — بکارِ مصلحت شد صاحبِ کار
نکرد از چیز خود کم نقطۂ نیز — کہ خلق آں حمل کردی بر دگر چیز
درآمد تند شیرِ اژدھا زور — چو شیرو اژدہا کاید سوئے گور
بہ نیروئے زد اندر صیدِ خود چنگ — کز اں نیرو جہاں بر صید شد تنگ
چو بیروں کرد پوشش گوہریں یافت — تنش چوں گوہرِ خورشید میتافت

۱- درخورِ نمایش س۱ س۲ س۳ ع۲ د ک۱ = درخور رونمایش مج مج۲ ع الیضاً سمائی - اندر رونمائی ب
۲- دل د ۳- ولیکن س۱ س۲ مج ب ع ک۱ مج۲ د ع۲ = دلی شاد ع ایضاً باغمِ خویش س۳ مج ع۲ مج۲ ب د = از غمِ خویش ع ۱۴- گوہریں یافت س۱ س۲ مج مج۲ ح ع۲ د = گوہری یافت س۳ ع -

بماهِ آسمان میداد تابے		درونِ چاهِ در شب آفتابے
تُخمَتش دل بگردِ پسته درگشت		ز پسته چاشنی گیر شکر گشت
پس اندر برکشید آن نازنین را		تنگی چون قطرهٔ انگبین را
چو خازن دست بر دُرجِ نهان داشت		صدف مُهرِ جدائی بردهان داشت
رسیده چشمه را ماهی خریدار		ولے چشمه ز ماهی ناپدیدار
بر آن سان تند گشت آن ماهیِ تیز		که شد زان چشمهٔ آب آتش انگیز
مبارز گشت در جولان نمائی		به نیزه بازی و حلقه ربائی
هم اندامش بجنبش برق گشته		هم انگشتش بگوهر غرق گشته
از آن درخیزه گشته خیزرانے		شده در کار مرا هنا کامرانے
چو میلِ مس شد اندر سرمه دان صرف		ز مس زنگار زاید زاد شنگرف
در آتش بوته می برد از مسِ ناب		شگافی داشت بوته ریخت سیماب
چنان تر گشت شاخِ بُسَّدین سر		که زاد از شاخِ بُسَّد لولوئے تر
ز خوئے هر مو برون افگنده جوئے		شده سلکِ گهر هر تارِ موئے
چو آمد آب و آتش را فرو کُشت		زر آمد زاد شد محرابِ زردشت
دو تن کز سودِ پنهان سودگی یافت		از آن سودن دمے آسودگی یافت

---

۳ - چوں قطره س۲ س۳ ی = قطرهٔ چوں حج د = ہمچو موری عا = چوں صراحی حج۲ = قطره چوں س ع۲
۸ - بگوهر س۲ س۳ حج حج۲ د = بجوهر سا = بجلوا عا س۳ حاشیه
۱۴ - وآتش س۳ حج ایضاً زردشت سا حج۲

چو گشت آسوده آں گلہائے سیراب | دراں آسودگی رفتند در خواب
صنم در خواب روئے خضر خاں دید | خضر خاں ہرچہ در دل داشت آں دید
بجست از خوابِ خویش واز خوابگہ نیز | ز خورشیدش گرفته دل زمہ تیز
ہماں ماہِ خودش در دل نشستہ | ہماں مہرش در آب و گِل نشستہ
چو تنگ آمد ازاں فردوسِ پُرحُور | ازاں حور و ازاں فردوس شد دُور
بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد | ز دل سوزِ دلش آہنگ لب کرد
برویک شعلۂ خود کرد روشن | کزاں پُر دود شد ایں سبز گلشن
نوازن زاں دم افغانی بروں زد | کہ رودِ خشک بربط موجِ خوں زد
تو گوئی بود زخمہ نشترِ تیز | کہ از رگہائے بربط گشتہ خونریز
چناں گشت ایں غزل زاں زخمہ درساز | کہ ہر جانب رواں شد خوں ز آواز

غزل از زبان عاشق

فراواں دیدم اندر دورِ ایّام | نہ آسانست دل را یافتن کام
جہاں جز حیلہ پردازی نداند | زمانہ جز دغا بازی نداند
فلک بیں چوں منی را چوں دغا داد | کہ ریحانم نمود و کشتن ناداد
بآبا جی فگندم تیر و تقدیر | بآبا جی دگر بر دش چہ تدبیر

۲- آنچہ در دل حم ۶- گشت س ح حم حم۲ ع۲ د = شد س س۲ ع ایضاً ایں س۳ حم۲ ع۲ د = آں حم ع ۱۰- زخم حم ح ایضاً چکاں س۳ حاشیہ-
۱۵- وتقدیر س۲ ک = تقدیر حم ب حم۲ ع۲ د-

برفتن رو بخوزستان نهادم *** غلط شدن به ترکستان فتادم
چنین است آسمان را سیرت و کیش *** که حلوا خواهی و سکبا نهد پیش
طرب ار در دل بینا رساند *** زُمُرّد گوید و مینا رساند
اگر ماه است جفتِ من دگر حور *** چه کار آید چو تن جفت است و دل دور
بسا تن کاں بهم در عطر سائیست *** درونِ دل بصد منزل جدائیست
اگر خود صورتِ باغ بهشت است *** چو میلِ دل بسویش نیست زشت است
دلم را چوں ز سروِ خود بهار است *** مرا با سدره و طوبیٰ چه کار است
چه سود م زهرهٔ و پروین در آغوش *** چو دور است از برم ماهِ قصب پوش
به حلوائی که بود میل چنداں *** گلو نپذیرد آن بخشش ز دنداں
وگر گرمست با نار ترش تاب *** هم از یادوے آید در دهاں آب
بقدرِ آرزو زیبا بود خورد *** بنا بایست رغبت چوں تواں کرد
چو در شد دوستی در مغز و در پوست *** دگر در مغز چوں او کی شود دوست
نه یکدل در دو دلبر کند گم *** نه در یک دیده در گنجد دو مردم
مرا یارے که در پیش است رویش *** بیادِ دیگرے بینم بسویش

۳- طرب کت ب حج۲ = طرب را س۲ ایضاً زمرد گوئی حج   ۷- خود کنار س   ۹- آن بخششِ ز دندان
س س۲ س۳ حج حج۲ ح دع۲ عا = ار بخشی بدنداں ع = گلو بند و دهد بخشش بدنداں ب
۱۰- وگر گرم است س۳ ء
۱۲- شود دوست س س۲ س۳ حج حج۲ ح دع۲ ب = بود دوست ع

بلے آنکہ از بتے دارد بدل داغ — زغمنا کے کند میلِ گل و باغ
وے داند ضمیرِ کار داناں — کہ نبود روئے گل چوں روئے جاناں
سمن با عارضِ سیمیں چہ ماند — شکر با بوسۂ شیریں چہ ماند
ہماں گلبرگِ من در حبیبِ من باد — کہ از گلہائے دیگر نایدم یاد
چو گفتند از زبانِ عاشق ایں حال — زجاں ایں حال بیروں ریخت قوال

پاسخ از لبِ معشوق

الا اے آرزوئے جانِ مشتاق — کہ جُفتِ دیگرانی وز من طاق
مبارک باد بر تو دلبرِ نو — حریرِ اندامِ نو بر بسترِ تو
مرا ہم باد ز اقبالت مبارک — ولیک از غیرت آشامم ہلاہل
تو خوش میکن لبِ جاناں بدنداں — کہ من ہم میکنم از دولتت جاں
ترا خوش باد شب با یارِ دلکش — کہ من ہم شب خوشم لیکن بر آتش
تو با او خسپ بر دیباطربناک — کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک
مرا کز سایۂ خود رشک بودی — ق — مگس پہلوئے تو عنقا نمودی
کنوں خورشید جائے سایہ دیدم — نہ گنجیدے مگس عنقا شنیدم
چو کردی سیر یکے با دلبرِ خویش — سرِ من ہم مکن دور از درِ خویش

۱- زغم تا کے کند: س، دع۲ ۴- حبیبِ من: س، سا۳، حج، حج۲، دع، ب = حبیبِ او: ع ۵- زبان: عا
۱۰- خوش میگز: حج۲ ۱۳- سایۂ خور: سا ۱۵- چو کردی دل: س، ع۲، د حاشیہ۔

نگہ کن تا چہ باشد مشکل ایں کار | تو با او خفتہ و من بے تو بیدار

مرا دل سوئے بازوئے تو مائل | ترا با دیگرے بازو حمائل

دمے زین غم ز دردِ سر نہ ام فرد | کہ زیر آں سرت بازو کند درد

سرے کورا ازاں بازو خم آید | چہ باشد گر دریں بازو ہم آید

وگر آں سر ازیں بازو دریغ است | کم از موئے نہ آخر مو دریغ است

گریزانست جانِ مستمندم | ز ہر بفرست موئے تا بہ بندم

ز مشکیں موئے تو با بوئے سازم | چو گشتم موئے ہم با موئے سازم

تو بہر نام اگر ناری بیادم | من اندر دل ہم از نامِ تو شادم

چو با ہم صحبتاں رانی مرادے | فرامش گشتگاں را کم زیادے

چو بخشی آشنا را بوئے عودے | بہ بیگانہ ہم آخر کم ز دودے

دل از ہمخوابۂ نوشت دبادت | طفیلِ او ز من ہم یاد بادت

صفتِ داغہائے جدائی کہ دود از نہادِ آں دو آتش زدۂ فراق برآورد

مباد آسماں را خانہ معمور | کہ یاراں را ز یکدیگر کند دور

کشاید عقدہائے مہربانی | بُرد پیوندِ صحبت ہائے جانی

۳۔ ایں سرت حج ب ۵۔ سرے کورا دراں بازو حج ۸۔ یہ شعر صرف ح ج سے لیا گیا ہے۔ باقی نسخوں میں نہیں ہے ۹۔ ہم زیادے سہ۔

دو ہمدم را کز اں مہرے کہ دارند ق دمے از ہم جدا بودن نیارند
چناں دور افگند کز بعد یک چند بنام و نامۂ گردند خرسند
اگر ہر بند تن باید جدا کرد نہ چوں درد جدائی باشد آں درد
وگر در سینہ گردد آتش افروز نہ ہمچوں سوز ہجراں باشد آں سوز
ہمہ کس پیش رو باشد خریدار بدوری دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشتی باشد کہ گہ گاہ ز نزدیکے رباید کہربا کاہ
کم از ذرّہ نشاید بود کز خاک دود و سرگشتہ سوئے مہر افلاک
بہ نیلوفر نگر کز مہر جاوید فرو میرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری ز ماہی باید آموخت کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت
چو سوز عشقبازی شد ضروری چہ با دلدار نزدیکے چہ دوری
چو روغن را چراغ از جاں پذیرد بسوزد باوی و بے او بمیرد
مرا دو کام رسمے ز آشنائی است چو عشق آمد حلاوت در جدائی است
بدوری دوستاں را قدر دانند بسیری انگبیں را سرکہ خوانند
ز بہر وصل کردن چارہ سازی ہوسبازی بود نے عشقبازی
کسے باید کہ نام شوق گیرد کہ در دو نیم کردن ذوق گیرد

۱- ازاں مہرے س۳ ع۱ ح حم۴ - گردند س۱ س۲ حم ب ع۲ د = گردد س۳ ع = گردم حم۲ ۶ - نہ یاری خس کشتی باشد = نہ یاری خس کسے باشد س۱ س۳ حم حم۲ ع۱ ب ھا = نہ یار خس کسے باشد س و = نہ یاری خسے باشد ع -
۱۲- رسم آشنائی حم حم۲ ب ۴ ۱- جستن حم۲ ایضاً ہوسبازی س حم۲ ع۲ = ہوسناکی س۲ حم ب ع -

اگر تو عاشقی آتش کن آشام — که در شربت همه کس خوش کند کام
کسے کش روزیست ایں سینه سوزی — فزون باد و مرا هم باد روزی
ببازی چند بیروں ریزم ایں راز — بسر حرفِ حدیثِ خود شوم باز
چنیں خواندم دریں لوحِ نهانی — که عشق افزائے بود آں لوحِ جانی
که چوں دورانِ چرخ از بیوفائی — فگند آں هر دو عاشق را جدائی
شه آمد باز ازانجا با دلِ تنگ — بسنگیں حجره شد چوں لعل در سنگ
ازآں پس یکزماں بےغم نبودی — زدی دمهائے سرد و دم نبودی
گہے شوریده در ایوان نشستے — زخونِ دل در ایوان نقش بستے
گہے تنها بخلوت خانه بودی — ز سودائے پری دیوانه بودی
نهاده رو بزانو با دلِ تنگ — زگریه بستی آں آئینه را زنگ
گہے بیروں شدی بر عزمِ نخچیر — زآهِ خود زدی بر آهواں تیر
زدود دل بطاں را زاغ کردی — زدم بر رانِ گوراں داغ کردی
بمیدانش غبارِ دل بهر سوئے — گہ چوگاں زدن سرگشته چوں گوئے
شب و روز انده و تیمار یارش — نه در شهر و نه در صحرا قرارش
اگر وقتے زغم کردی بےمیل — زخونِ دیده راندی بر زمیں سیل

۲- فزون بادش ع[۲] ۷- وزاں پس حج ۱۰- آئینه را رنگ حج حج[۲] ب ۱۳- زهر سوئے ب
۱۴- انده تیمار یارش حج حج[۲] ع[۲] ۱۵- اگر وقتے حج[۲] ب الضاً بے کردی زغم میل ب -

قرا به کروی از لب مے فشانی ٭ ؤے از دیده فشاندی لعل کانی
چو بودی گاه نقلش با صد افسوس ٭ زدی بر خاتم جاناں بسے بوس
گرفته بر کف آں انگشتریں را ٭ بیاد آں دہن بوسیدی ایں را
گہ آں انگشتریں بر دیده سودی ٭ نگینش را نگینے در فزودی
گہے زاں گوہر گم گشته ازمشت ٭ گرفتے در دہاں چوں خاتم انگشت
بمجلس دیده ہمچوں ساغر مے ٭ بخلوتگه چو در آتش دروں نے
نه محرم جز غم و دردی ورو ٔے ٭ نه مونس جز کتابی و سرودے
گہے از لیلی و مجنوں سخن راند ٭ گہے افسانهٔ مہر و وفا خواند
صف اندر صف پرستاران مہوش ٭ دلش ہم با خیال ماہ خود خوش
عروس ناز کش گرچه به بر بود ٭ چه بیند چوں دلش جائے دگر بود
کسے کش دل گرفتار ہوائیست ٭ مہ دیگر بچشمش اژدہائیست
اگر صد روئے خوب آید فرا پیش ٭ کجا باشد چو روئے دلبر خویش
بباغ ار صد چمن در پیش باشد ٭ نه ہمچوں گلعذار خویش باشد
چرا گل دامن از بلبل نه چیند ٭ که ہر دم بر گلے دیگر نشیند
دلے کش ہر دم از روئے فروغست ٭ حدیث عاشقی از وے دروغست
برایناں عاشق اندر ناصبوری ٭ ہمش دوری و ہم وصل ضروری

۴- انگشتریں حج ح ع ادب = انگشتری ع ۱۶- بدیناں حج -

وزاں سوئے دگر معشوق طنّاز بجوش خوردن درون پردۂ راز
شب و روز از ہوائے دیدن یار چو چشم خود دژم چوں غمزہ بیمار
ازاں موئے کہ بودش ہدیۂ دوست نگنجیدی بسان موئے در پوست
دراں کحلے رقم بسیار دیدے بجائے سرمہ در چشمش کشیدے
دراں سودائے دلکش داشتی ہوش چو طفلی کو کند سبقش فراموش
چو آں مو را شکنج و تاب دادی ز مژگاں شانہ کردی آب دادی
ہمہ روز آں شب دیجور بر دست چو دیدہ ظلمتے پُر نور بر دست
گہش خونریز و شور انگیز خواندی گہش دلبند و جاں آویز خواندی
نہانی گفتہ بودش محرم راز کہ زان دیگراں شد یار دمساز
بشادی با عروس خویش بنشست عروسان دگر بگزاشت از دست
ہمہ گوشہ نشیں زاں داغ جاں کاہ ہمی بود از دروں کاہندہ چوں ماہ
غم دوری نہ بس بودش جگر خوار برآں غم گشت غمہائے دگر یار
یک آتش می نشاند از چشم خونریز کہ سوئے دیگرش زد آتش تیز
تواں خوردن بسینہ دُور باشی کہ نتواں خوردن از غیرت خراشی

۴-چو غمزہ خود دژم چوں چشم بیمار حہ[۲] ۵-داشتہ سا حہ حہ[۲] دع[۲] = داشتی سر[۳] ع[۲] الیضاً سبق ساز د سا[۳] = سبق کردہ ع[۲] = چو طفلے کند در سبقے فراموش حہ[۲] = چو طفلے کو کند درسبق فراموش ب (امیر خسروؒ نے ہمیشہ سبق کو ساکن الاوسط باندھا ہے۔ سوائے ان اختلافی نسخوں کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

تواں در چشم خود صد خار دیدن کہ نتواں یار با اغیار دیدن
چرا غنچہ ندرّد پیرہن را کہ او گل دوست دارد گل چمن را
غمے بود آں پریوش را دراں سوز کہ شبہایش بدشواری شدی روز
چو شب رایت برآوردی بعیّوق ق چو روزِ عاشق و گیسوئے معشوق
چراغِ دل ہمہ شب داشتہ پیش نخواندی جز نہانی قصّۂ خویش
بشستی با ہزاراں داغ دوری بخونِ دیدہ تعویذِ صبوری
دلش پیشِ چراغ افسانہ گفتی گدازِ شمع با پروانہ گفتی
حکایتہائے عشق اندودہ گردی شکایتہائے خوں آلودہ کردی
دلِ خود را فریبی دادی از نار بنوکِ غمزہ کردی زلف را باز
کہ گر غم پرسِ من می پرسدم کم چہ کم دارم ز خوبی تا خورم غم
ہنوز از شاخ سبزم بر نرستہ است ہنوز ایں سبزہ را شبنم نشستہ است
ہنوزم بر زمرّد مہرِ کانی است ہنوزم در ہنرہائے پاسبانی است
ہنوزم فتنہا در مو نہفتہ است ہنوزم لالہ در رو ناشگفتہ است
ہنوزم طرّہ ہا شوریدہ کارند ہنوزم غمزہ ہا خنجر گزارند
ہنوزم بوسۂ مرزنگوش تند است ہنوز از دیدنِ من دیدہ کند است

۱۔ یار با اغیار دیدن سہ حجر ۲ ع ۲ = یار خود با یار دیدن سہ ۳ ب دع ۳۔ جگر سوز حجر ۲ ایضاً شود روز حجر ۲
۸۔ عشق اندودہ۔ خون آلودہ سہ دع ۲ ۹۔ کردی زلف را باز وب ع = گفتی زلف را راز سہ دع ۲
گفتی زلف را باز سہ ۳ حجر ۲ ۱۰۔ یہ شعر اور اس کے بعد کے ۲ شعر ب میں نہیں ہیں۔

هنوزم ابروان محکم کمانند — هنوزم چشمها پیکان فشانند
هنوزم نرگسِ خونریز مست است — هنوزم زلف کافر بُت پرست است
نیاز دوست آفت بر جهانم — نیابی تهمتِ فتنه بجا لم
لبم هم شیرهٔ تنگِ نبات است — رُخم هم چشمهٔ آبِ حیات است
خریدارِ من ارباب نکوئی — ق — ندارد رغبتی از مهر جوئی
بمهدش باد صد زیبا رُخِ عهد — هم از دامانِ پاکِ من مرا مهد
صدش خورشید و ماه از پیش و از پس — خیالِ او مه و خورشیدِ من بس
دگر راهش که کردی غیرت افگار — زدی پیش خیالش نالهٔ زار
کرا ے زانِ من و زانِ کساں هم — شرِ من بلکه سلطانِ کساں هم
چو شمع از رشکِ جانم میفروزد — ز شمعے کو ببالینِ تو سوزد
چو دل زو کز توسوز دسوزِ جاں دید — کسے کو با تو ساز د چوں تواں دید
ز بیخوابی همه شب چشمِ من باز — تو با همخوابهٔ خود خفته در ناز

۱- پیکاں فشانند سا سا۲ ۳ حر حر۲ ع۲ = پیکاں نشانند د ع ۳- نیاز اوده است آفت را سا۲ ۳ ے = نیاز اد است آفت ۱ ۲ سا حر۲ د = نیاز دوست آفت بر ع الیضاً سا ر وهیں فتنه است خالم سا۳ = بنا تهمتی فتنه است خالم سا۲ = نیا همتیمی فتنه خالم = نیا بی هم تهی از فتنه خالم کا = نیا ئی هم تنی فتنه است خالم حر۲ = نیا ید تهمتی فتنه بخالم د = نیا همتی فتنه خالم ع۲ = نیا بی تهمتِ فتنه بجا لم ع = نیا همتی لے فتنه خالم ح (حر میں یہ شعر نہیں ہے اور ے میں یہ مصراع پڑھا نہیں جا سکا یہ تمام اختلافات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کر دیا ہے کہ شاید ان کو دیکھکر کسی کا ذہن صحت کی طرف منتقل ہو سکے) ۵- در مهر جوئے حر۲ ۹- سلطانِ خساں ب ۱۱- چو دل کو از تو سوز د سر ے کا = چو دل پیش تو سوزد سر۳ ۱۲- خفته در ناز سا۲ ح حر حر۲ د ے ع۲ = خفته با ناز ع -

ترا با داحترام آن شکر و مے　　　که مے نوشی زلبهایش پیاپے
مرا باد احتلال اندوه خوردن　　　ز غیرت لقمهٔ چون کوه خوردن
روا باشد کزین بخت رمیده　　　تو ساغر نوشی و من خونِ دیده
دراں منگر که تو صاحب کلاهی　　　که من هم دارم اندر حسن شاهی
ترا گر چتر زر بالائے ماه است　　　مرا هم گردِ سر چترِ سیاه است
مرا دل ده که بیدل هم تو کردی　　　گره بکشا که مشکل هم تو کردی
گر از رویتو رنگی بینم از دور　　　تماشا را همینم بس بود سُور
ور از بویم گریزی هم بجوشم　　　که تو عطّار و من ماهی فروشم
زگل بوئے پیاز آید کسے را　　　که بر کبکے گزیند کرگسے را
برا بلهٔ کش نماید زعفران خشک　　　چوئے انگوزه به از خرمنِ مشک
درآن روزی که باصد گونه شادی　　　شهے را تاج زر بر سر نهادی
دراں جولاں کد این گردت آلود　　　که ماه و زهره زاں کاهش نیاسود
فروغت در کد این خاک پیوست　　　که از دریوزهٔ خورشید و مه رُست
دلے خوں شد دلم از رشک آں خاک　　　هم از خونِ دلِ خود شویمش پاک
زهی اقبالِ آں خاکِ ره افسوس　　　که نعل توسنت میزد بر آں بوس

- زغیرت لقمهٔ سا حج۲ اب د ع۲ = زبس غیرت غم و ع ۱۰- زعفران پشک سا ۳ ایضاً با خرمن سا حج۲ د = با خرمنِ
ع۲ = از خرمن ب ع ۱۲- سالود سا حج = نیالود ع۲ = بیفزود سا ب = بیالود حج۱ = بیاسود ع د
۱- خورشید و مه جست حج۲ ۱۵- برآں بوس سا حج۲ ب = برو بوس ع د ع۲ -

دلیک از دست با دم آه و صد آه   که نقشِ بوسه بر مے چید زاں راه
خوش آں رخشے که نعلِ رُوشن وے   زمیں را عینِ عزّت داد هر پے
فلک زیں آرزو میمرد کای کاش   هلالم نعلِ بودی در تهِ پاش
بدیناں پیشِ دل چوں ناشکیبی   گہے عذرے نمودی گہ عتیبی
گه و بیگه همیں شعله بجاں داشت   زبانه داشت در دل نے زباں داشت
همه روزش دریں گفتن گزشتی   شب از گریه بدُر سُفتن گزشتی
نگنجیدش چو در دل قصّهٔ درد   سرِ خامه زخونِ دل سیه کرد

عتاب نامهٔ دولرانی که عذرا بودے سوئے وامق خویش

بنامِ آنکه نقشِ خوبرویاں   نشاند اندر خیالِ مهرجویاں
چناں آراست هر یک را کمالش   که مقناطیسِ دلها شد جمالش
زکانِ عشق گوهر داد دل را   وزاں پیرایه زیور بست گِل را
یکے را شمعِ وصل آرد شب افروز   یکے را ز آتشِ هجران دهد سوز
بحکمت گشت حکمش کارراني   نه زینش سود و نے زانش زیانے
بس آں به کادمی در نیش و در نوش   سپاسِ حق نگرداند فراموش
زهے اقبالِ آں جانِ پراخلاص   که بخشند از سپاسش خلعتِ خاص

۱- ولے از دست ستا ۲- خوش آں رخشی که د حج ع حج۱ = خوشا رخشی که ع ایضاً صد پے ب ۵- زبانه داشت برلب حج۲
۷- سرنامه حج۲ ایضاً زخونِ دل سا حج حج۲ ب د ع۲ = زدود دل سا۲ سا۳ ۱۳- کار رانے ح حج ع حج۲ د حاشیه
= کار ولانے ع د ۱۵- آں جانِ سا۳ حج حج۱ ب د ع۲ = ازجانِ ع -

پس از دیباچهٔ نامِ الٰهی — که آراید سپیدی و سیاهی
زاند و هِ جدائی قصه رانده — بروئے نامه خونِ دل فشانده
بنوکِ خامه خاریده سرِ ریش — جگرها ریخته بیرون ز حد بیش
که اے یارِ وفادارِ جفاکار — جفا بامن وفایت با دگر یار
جفائے کز دلم شد بندِ جاں سست — وفائے عمر میدانم چو از تست
تو با یارِ دگر گشته وفاکوش — خیالت از وفا بامن هم آغوش
وفا را گر نمیدانی شمارے — بیاموز از خیالِ خویش بارے
ولے بامن تو کے پیوند خواهی — که هم شاهی و هم فرزندِ شاهی
نه زود آید بصحبت سرفرازی — نه در دام اُفتد آساں شاهبازی
من و شبها و فریادِ جگرسوز — شب خود را ز آهِ خود کنم روز
نه شامم را چراغِ آشنائی — نه صبحم را امیدِ روشنائی
نه دولت سایه اندازد بریں مور — نه آں بازو که با دولت کنم زور
تو در برجِ شرف من در وبالت — تو در خوابِ خوش و من در خیالت
تو شبها روبهی بر روئے گل وام — مرا بستر مغیلاں زیر اندام
ترا در آینه رویان نظر تیز — مرا ز آینه دیدن نیز پرهیز

۲- بروئے نامه س۱ س۳ ح ج۲ ا ب د ع۲ = برسٔے نا ل ع ۴- وفایت پیش اغیار ح ۷- نمیدانی س۱ س۲ س۳ ح۲ ب ی ع۱ = نمیداری د ع ح ۱۱- چراغ زآشنائی س۲ ح۱ د ع۲ = چراغ از آشنائی ب ح = چراغ زآشنائی ع ۱۳- باخیالت ح د -

ترا صد سرمه‌کش هر شب در آغوش　　مرا خود سرمه از نرگس فراموش

تو چوگان بر کشیده گه سبز و گه زرد　　نیارم من برابر و وسمه کرد

تو هر جانب کمند انداز بر صید　　مرا پا از کمندِ خویش در قید

تو در مجلس نشینی شاد و خرّم　　من اندر کنجِ دیواری خورم غم

تو در بستان گل و گلزار در پیش　　مرا در بسته و دیوار در پیش

تو خوش خوش مے خوری با بختِ مقبل　　خورم من هم ولے خونابهٔ دل

ببانگِ چنگ و نے تو مجلس آرائے　　من اندر بزمِ غم نالنده چون نائے

نثارت لعل و یاقوتِ گزیده　　نثارم لعل و یاقوتِ دو دیده

تو رانی در بیابان باد پا تند　　من آشامم بگوشه خنجرِ کُند

تو صید افگن بهر صحرا و هر کوه　　منِ محبوس در زندانِ اندوه

تو آنجا میزنی پیکان بنخچیر　　مرا اینجا بسینه میخلد تیر

دلم صیدِ تو با صد گونه زاری　　تو در دنبالِ شاهینِ شکاری

ترا هر سو بجولان ره نوردی　　بدنبالت دوان جانم چو گردی

چو هر سو سرمه از گردت برد باد　　چه باشد گر ز چشمِ من کنی یاد

چو گریه شست چشمم را سیاهی　　کنم لابد ز گردت سرمه خواهی

۲- وسمه هم کرد ست[۳] ۶- تو مے خوش میخوری ست[۱] = تو خوش مے میخوری حج ۸- از دو دیده ست حج[۲]
۱۰- منم محبوس ست[۱] = منِ محبوس ست[۲] حج[۲] ب د ع[۲] ع ۱۲- دوان حج حج[۲] ب د ع[۲]
= روان ع ۱۵- عذر خواهی ست[۳] = سرمه سائی ب

ایا یاری که من جان بود مت پار شدی امسال با جانِ دگر یار
دلت چونست و دلدارِ تو چونست من ار رفتم ز دل یارِ تو چونست
من ار معزول گشتم زان نظرگاه نظرگاهِ تو با د آن روئے چون ماه
تو خوش می غلط بر دیبائے گلگون که من میغلطم اینک بے تو در خون
ترا گر خوابِ خوش در چشمِ نازست شبت خوش باد ما را شب درازست
تو گر بگریزی از خونابهٔ من خیالت بس بود همخوابهٔ من
من و در پشتِ دیوارِ تو رویم ترا روسوئے دیگر پشت سویم
چو جان هر لحظه در پرواز گردد صبا بوئے تو آرد باز گردد
بمردن دیر بود از آرزو یت گرم جانبخشی نبود ز بویت
نسیمِ گلشنے کز جان فزونست تو آن گلشن تصوّر کن که چونست
غمت مزد و رمیگیرد بلا را که کاو د سینهٔ این مبتلا را
چو شد کاویده بنیادِ نهانم رساند مزدِ دستش نقدِ جانم
چو بشکست از غم این شخصِ سفالین چه سود م بالشِ دیبا ببالین
نگر تا چون بود آن جانِ مهجور که دور از دیدنِ رویت بود دور
گہے بے رویت ازین چشمِ بدخوئے جهان خواهم که بینم هم بدان روئے

۷- در پشت س۲ ح ح۳ ب دع۲= برپشت ع ۱۱- میگیرد س۲ ح۲ د عا ب ع۲= میگردد ح ع = غمت دو دست میگیرد س۲ ۱۲- ستاند مزد عا ۱۴- این جان س۳ ب‌ا-
۱۵- از این چشم بد خوئے س۲-

وگر بے خاکِ پا تا این چشمِ نمناک — گہے بے آب دیدم ہم بداں خاک
چو بیپا بے تو ماند این دیدہ ورن — بکش زین چشم و منّت ہم بر و نہ
چو خواہم دور ماند از تو پسِ زیست — بعمدا دور بودن از پئے چیست
ز من بگسل چو میدانی کہ جانی — کہ بے جاں کرد نتواں زندگانی
من ار چند آستانت را کنیزم — بدین خواری بکش در خاک نیزم
چو گفتی عاشقم گر گفتی این راست — زنقدِ سروری بر بایدت خاست
بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری — نگنجد سروری و تاجداری
ہر آں بندہ کہ دارد پادشا دوست — مخواں بندہ کہ بیشک پادشا اوست

حکایت تمثیل

شنیدستم کہ در درگاہِ محمود — ایاز خاص را خدمت چناں بود
کہ جز در پیش تخت از صبح تا شام — نکردی جائے دیگر یکدم آرام
بخدمت پیشِ شاہِ مسند آرئے — ستادہ بندگی کردی بیکپائے
چو عکسِ روزِ روشن بر گذشتی — طریقِ بندگی بر عکس گشتی
ہر آں طاعت کہ کردی بندہ در روز — ملک شب پیش ازاں کردی بصد سوز

۱۔ گہے بے آب دیدہ عا ۲۔ چو بینائی تو [۲] [۳] چو بے پا بتو د = چو تنہا بے تو ع [۲] ایضاً دیدہ در دہ [۲] [۳] جح = دیدۂ رہ د جح [۲] ع [۲] ۳۔ پسِ زیست [۳] جح ع [۲] = پس از زیست جح د ب ۶۔ ز بندِ بندگی بر بایدت خواست [۳] ایضاً خاست س [۳] جح [۲] ب ع [۲] د = خواست [۳] ع ۹۔ حکایت سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہٗ جح [۲] ۱۰۔ چنیں بود ب = ہمیں بود ع [۲]

بسلطانی نشستی بندہ بر تخت شہ افشردی قدم در بندگی سخت
چو شرطِ عشقبازی درمیاں بود نہ ایں راسود و نے آنرا زیاں بوُد
چو مہرِ بندہ بر دل شاہ گردد کمندِ خواجگی کوتاہ گردد
چو کردی سبزہ را باسر وگستاخ بہ آسیب بر مشکن زبُن شاخ
چو میدانی کہ ہر شب درچہ روزم ز دوری روز و شب زینساں سوزم
ز دلتنگی چناںست ایں دلِ تنگ کہ نالش ہم نمیگنجد دریں چنگ
گہے از لطمہ کوبم چہرۂ زرد گہے بر چہرہ ریزم گریۂ درد
کنم ہردم چنیں در بیقراری گہے زر کوبی و گہ نقرہ کاری
ہمہ شب کوبشِ سینہ است کارم بدیں چو بک زنی پاس تو دارم
دمے صد بار در یادِ تو میرم بدیں بے طاقتی نامِ تو گیرم
من ار میرم ز بالائے چو تیرت پرستارے بکیںنہ مردہ گیرت
وگر از آہ من رویت کند خوئے چو خونم صد بباید ریخت برُوئے
مرا گویند کایں زاری و فریاد مکن کز پردہ بیروں خواہی اُفتاد
چو جانم سوخت از خامی چہ ترسم شدم رسوا از بدنامی چہ ترسم
چہ اندیشم کنوں از رخنۂ بام کہ طوفاں بر سر آمد کشتی آشام

---

۳ - بر دل س۱ س۲ س۳ ح ب د ح۲ ع۲ = در دل ع ۴ - ازیں شاخ س۱ س۲ س۳ ح ع ح۲ = زبن شاخ د ع
۵ - سوزم س۲ س۳ ع ح۲ = نسوزم ب د = بسوزم ع ۷ - اکثر نسخوں میں مصرعوں کی ترتیب یہی ہے صرف ع میں ترتیب معکوس ہے ۱۰ - یادِ تو ب = بریادِ تو ح ۱۵ - چہ اندیشم کنوں ب = چہ اندیشہ کنم ح ح۲ ع ع۲ د -

زبادی گوئی باید سرزگردن | گله رابیهده است اندیشه کردن
چو از تو دل ندارد ایستادم | بهرچه آید ز تو گردن نهادم
گرت یاد آیم و گر نایدت یاد | همیشه یادِ تو در جانِ من باد
چو آں نامہ کہ منشورِ وفا بود | ق زخونِ دیدۂ و دل ماجرا بود
بپایاں شد برو میخواست پنہاں | کہ جائے ریسماں بندد رگِ جاں
چو رگ پیوستہ بُد با یارِ جانی | یکے از رشتہا بستش نشانی
سریع السیر ماہی شد باُمّید | سپرد آں صبحِ صادق را بخورشید
چو شاہ آں ماجرائے جانفشاں دید | تو پنداری کہ جسمِ کُشتہ جاں دید
نہاد از عزّتش بر دیدہ ہر پے | کہ ہردم بوسہ دادا ز دیدہ بروے
چو بکشاد و سوادش را نظر کرد | ہمہ حرفش زخونِ دیدہ تر کرد
چو تر کردی زخو تابِ نیازش | ز آہِ گرم کردی خشک بازش
سراسر خواند و دامن کرد صد چاک | زبیہوشی فتاد و غلطید بر خاک
دمے کامد دمش در کالبد باز | دمِ پوشیدہ را شد کالبد ساز
جوابِ حرفِ یار آراستن خواست | خراشی داشت ہر حرفے کہ آراست

۱- زبادی س[۱] س[۲] س[۳] ج ج[۱] د ب دع[۲] = زباری ع ۳- از نایدت س[۳] ایضاً جانِ من ب ۴- این نامہ س[۳] ۶- رشتہا ج ع = ریسماں س[۲] س[۳] = ریشہا د ج[۲] ع[۱] ب ایضاً نشانی س[۲] س[۳] ج ب ج[۱] د ح ع[۲] = نہانی س ع ۸- این ماجرائے س[۳] ج[۲] د ایضاً جسمِ مردہ ب ۱۲- برخاک س[۳] ج ج[۲] ع[۲] ب = درخاک ع د ۱۳- دمے پوشیدہ س[۳] ج ج[۲] ب = دمِ پوشیدہ س[۳] ع[۲] = دمے بوسیدہ ع = دمِ بوسیدہ د -

ز مژگاں مردم چشمش قلم کرد | سیاهی بستد از چشم و رقم کرد

جواب خون آلودهٔ عاشق از سیاهی دیده سوئے معشوق خویش

سر نامه بنام کردگاری | که از حکمش رسد یاری بیاری
نگارد نقش پیران و جوانان | کند پیوند مهر و مهربانان
مبارک روئے هر صاحب جمالے | بیاراید ببدری و هلالے
ولے کز زندگی بخشد نشانش | ز جانانے دهد در سینه جانش
کسے کش در دل ایں آتش نیفروخت | بماند خام گر خود جاوداں سوخت
بمقصود او رساند مقبلاں را | هم او بخشد صبوری بیدلاں را
پس از دیده جگر در خوں سرشته | عتاب دوست را پاسخ نوشته
که اے آزرده زیں جان جفاکار | جفاهائے مرا از جاں خریدار
دلم را گرچه از دوری خراشی است | که در دل هر دمے چوں دورباشی است
ولے کردم چو زخم نشترت نوش | جراحتهائے خویشم شد فراموش
فرستادی بمن سفتے پر از دود | مرا هم چوں دل من آتش اندود
بعنواں دیده از خوں پاک کردم | نه عنواں بلکه جاں را چاک کردم

۴- مهر مهرباناں حج۲ ۶- زجاناں می دهد۳ ۹- گرچه سا حاشیه
۱۱- خراش است- دورباش است۳ حج ب ۱۴- پاایں نقشے سر۳ -

زخونِ دیده دیدم مهرِ آں راز   هم از خونِ دو دیده کردمش باز
چو آں راز نهانم برلب آمد   باستقبال جانم برلب آمد
هم از دیدن چناں بیخویش بودم   که بر دل خواستم بر دیده سودم
همی بوسیدم و دیده جگر بار   همی سودم رقم بر دیده هر بار
درآں بوسیدن و سودن همه شب   لب از دیده بر شک و دیده از لب
بسانِ هدیهٔ طفلاں ازیں چهر   سیاه و سرخ گشت آں نامهٔ مهر
نشست از هر رقم بر سینه داغے   چو بر پهلو و پشتِ مرده زاغے
برآں داغ از مژه گشتم نمک ریز   که تا سوزم بتر زاں سوزشِ تیز
رقم کردی که در باغے و بستاں   حریفت لعبتانِ نار پستاں
بلے دارم به بستاں و چمن جائے   ولیکن گل بچشم و خار در پائے
گلے نورسته ام در دیده خار است   درختِ نارم اندر سینه نار است
بیادت چوں کنم در گل نظاں   کنم چوں گل گریباں پاره پاں
گل لاله چو من شد عشق پیشه   که داغے در جگر دارد همیشه
چوں من بنفشه دید مویت   که بشکسته است چوں زلفِ دو تویت
صد نار پستانت بپیشم   کم از یک نارِ پستانت بپیشم

۲- بیخویش نسا۲ نسا۳ مجد ب = بیهوش ع = بیندق ع۲ ۳- دیده جگر بار نسا۳ = دیدم دگر بار سا مج
ماد ۵- بوسیدن و دیدن ب ۶- دیده داغے نسا۱ ۸- شوزشم تیز سا
- حریفِ نسا۳ ۱۳- گل لاله سا ع۲ ۱۴- که نخم نشست نسا۲ نسا۳ -

کسے کش نار بیمت یاد باشد — زنا رنج دگر کے شاد باشد
وگر طعنہ زدی کز عیش و شادی — کُنی کیخسروی و کیقبادی
اگر کیخسروم ور کیقبادم — بجانِ تو کہ با یادِ تو شادم
برویے جفت دارم دیدۂ باز — ولیکن با توام در سینہ ہمراز
نظر اینجا و چشمِ جانم آنجاست — تن اینجا و دلِ بیر یا تم آنجاست
تو گر تنگ آمدی از گوشۂ تنگ — برونِ پردہ نتواں کرد آہنگ
عروساں را چو مستوری جمال است — جمال آں بہ کہ خود مستور حال است
مرا ہیں عرصہ گشتہ جہانے — ز دل تنگی بہ تنگی ماندہ جانے
روم بر آہوئے صحرا بہ نخچیر — ولیکن ز آہوئے خانہ خورم تیر
ز دل تنگی چہ در صحرا شتابم — کہ صحرا ہم بریں دل تنگ یابم
ز جفتِ خویش چوں دور او فتد گور — بیابانش بود چوں دیدۂ مور
بہر باغے بسے آبی و سیب است — بہر جو آبِ مرغابی فریب است
نہ کس مرغِ چمن را راہ بستہ است — نہ بطِّ خانگی را پر شکستہ است
ولے چوں دل بجائے بستگی یافت — ہوسہائے دگر آہستگی یافت

---

۲ - اگر طعنہ زنی کز عشق شادی ب ۳ - کہ با یادِ تو س ر^۲ س^۲ ح ح^۲ د ع^۲ = کہ با جانِ تو ع
۴ - ہم سینہ و راز س ح ب = ہم سینہ راز د ا ۶ - برونِ پردہ س س^۳ ح ح^۲ ب د ع^۲ = برون از پردہ
س^۲ ع ۸ - گشتہ جہانے س^۲ س^۳ ع الیضا ۸ ماندہ ح ح^۲ د = ماند ب و ع ع^۲ = مردہ کا-

اگر زندان است چون با دوستان است — مگو زندان که باغ و بوستان است
چمن بر سینهٔ کوه و رو تاک است — جهنم باشد ار فردوس پاک است
وگر همخوابهٔ دارم در آگوش — بجای صاف دُردی میکنم نوش
نشینم با وی و دل در خیالت — بپوشم چشم و بینم در جمالت
عجب بین خوابگه با وی گزینم — ولی خفته ترا در خواب بینم
وگر گوئی که خوابم ناید از غم — بسی باشد که خواب آید ز غم هم
بغم گرچه آدمی بیدار باشد — ولیکن خواب غم دشوار باشد
نکو خوابست خواب غم به تمیز — که هست آن مردن از مردن تر تیز
دو چیز است از جهان بر روزگارم — که برمیگیرم و طاقت ندارم
یکی نادیدن روئی که خواهم — دگر رو دیدنی کز وی بکاهم
جمالی کان بدلخواهی دلیل است — اگر آتش بود باغ خلیل است
وگر حسنی است کز وی دل نفور است — نماید دیو مردم گرچه حور است
خیالت نقشبندی گشت استاد — گرفته پیشهٔ شاوُر و فرهاد
گهم نقش تو پیش چشم دارد — گهت در جان سنگینم نگارد

---

٣ - وگر همخوابهٔ دارم در آگوش ١، ٢، ٣ حج ع حج٢ د = اگر همخوابهٔ دارم هم آغوش ع ١ ٤ - بندم چشم ١ حج٢ = بوسم چشم ١ حج ٨ - نکو خوابست حج١ ٩ - در روزگارم ٣ ب = هر روزگارم د = در روزگارم حج ایضاً برمیگیرم ١، ٢ حج حج٢ د ع٢ ب = برمیگیرم ع ایضاً طاقت نیارم ب ١١ - جمالی کو ب ١٣ - پیشهٔ شاپور ١، ٣ حج حج٢ د ب = تیشهٔ شاوُر ١، ٢ ١٤ - گهی نقش تو ع ع١ حج١ = گهم حج د ع -

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم — کہ بے سیمیں برت با سنگ مانم
چہ پرسی ماجرائے ناصبوری — کہ طوفانے برآید از تنوری
بچشم من کہ از دریا فزونست — ز ہر یک قطرہ صد دریائے خونست
بدت گویم چو خوں گریم دریں راز — پشیماں گردم از گفتارِ خود باز
چہ گویم ایں حدیثِ دردمنداں — زباں خواہم فرو بُرّم بدنداں
گرم روزی شود روزے مجالت — فرو ریزم جفا ہائے خیالت
رسید آوازۂ ما گوش در گوش — ز روز بد بنیاد دوش بر دوش
اگرچہ دولتم را صبح گاہ است — ولے بیتو جہاں بر من سیاہ است
وگر خود ہست گنجے بے شمارم — بہائے نیم جو نازت ندارم
شہم خواندی و در عشق ایں دریغ است — نوازش نیست ایں بل زخم تیغ است
چو عاشق را دلے چوں آبگینہ است — نوازش چوں عتابش سوز سینہ است
چو آتش را ست خو کز نم بمیرد — بآبِ زندگانی ہم بمیرد
مزن طعنم بسلطانی و شاہی — کہ پیشت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

۲ـ طوفانے برآمد سا حج۲ ع۱ = طوفانے برآید ح۳ ب د ۳ـ صد دریا فزونست ح۳ ح۲ ایضاً ہر یک قطرہ سا = ز ہر یک قطرہ سا ح۳ ح۲ ع۱ = ز ہر یک قطرہ ح د = ز آں قطرہ کہ ب ۴ ـ چو خوں گریم سا ح۳ ح۲ ب دع۲ = چہ خوں گریم ع ۵ ـ چو گویم ح۲ د = چہ گویم ح ع۲ ایضاً فرو بندم ب ۶ ـ خیالت ـ اور قافیہ مصراع ثانی جہالت ب ۷ ـ گوش برگوش ع حج۲ ایضاً دوش بادوش ک ۱۰ ـ نیست ایں سر ح۳ ح۲ ع۱ د = نیست آں ع ح ب ۱۱ ـ عتابش سا ح۲ = عتاب ع ح ب دع۲ ۱۲ ـ ز آب سا ـ

بکارِ عشق شاہی برنگیرد   بغم صاحب کلاہی برنگیرد
چو از بلقیس جنبد باد بیداد   بسے تختِ سلیماں را برد باد
بتندی بگذر اے سروِ خراماں   چو من خاکم مکش زیں خاک داماں
کسے داند کہ درد چوں منے چیست   کہ یکچندے بدردِ بیدلاں زیست
شرابِ دردمنداں خونِ دیدہ است   کسے داند کہ ایں شربت چشیدہ است
ہمہ دانند کز نشتر رسد درد   نہ ہمچوں آنکسے کو نشترے خورد
نہ سوزِ عشقبازی ہست یکساں   یکے خرمن یکے دامن یکے جاں
چو پروانہ کند مہمانئ شمع   شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع
چو سوزد بہر ہندو خویش را زن   ز مغزِ خود زند بر شعلہ روغن
کم از ہندوست آنکس و ز زنی ہم   کہ در عشق آید از ہندو ز نی کم

حکایت

شنیدم ہندوئے آتش پرستی   مگر کز عشقِ آتش گشت مستی
ز خود پرکالہ پرکالہ پیاپے   ہمے بُرّید و مے افگند در وے
یکے گفتش چہ مہر است اینکہ جانے   دہی بہرِ چنیں نامہربانے
جوابش داد مردِ غم کشیدہ   ق   کہ اے از سوزِ من بوئے ندیدہ

۲- بسے تختِ ۳ ب حج ۲ = نہ بس تختِ ع ۲ د = زبس تختِ حج ع ۷- ہست آساں ب الیضاً یکے را تن یکے جاں س د حاشیہ ۱۰- و ز نش ۳ ۱۴- چہ مہر است ۳ حج ب ع حج ۲ د = چو مہر است ع الیضاً نامہربانے س ۳ حج حج ۲ د ع ۲ = بے مہربانے ۳ ع -

دریغے نیست جاں را پوست دادن　　نواله در دهانِ دوست دادن
کسے کز عاشقی زینساں نسوزد　　مده پروانه کیں آتش فروزد
بدستِ خویشتن من ورنه خود را　　بسوزم از پئے نام ابد را
که گردد ایں حکایت در جهاں فاش　　وزاں شعله رسد داغے باو باش
که ناگه هندوی آتش برافروخت　　مسلمانی دراں چوں هندواں سوخت
تو تنهائی بزندانِ غم و درد　　غم اندر کنجِ تنهائی تواں خورد
اگر دودے برآری از دل و کام　　نسوزد کس بجز دیوار یا بام
من اندر دل خورم از بیم اغیار　　شعیدِ دار شمشیرِ جگر خوار
کسے کو خنجر آشامد بسینه　　نگرکش چوں بود با خویش کینه
بهر دن میدهد هجراں نویدم　　ولیکن پائے میگیرد امیدم
شبِ هجراں اگرچه تیره روزست　　امیدِ وصل در وے دلفروزست
چه بینی مار را کنجینه بلاسنج　　تو آں رابیں که دارد همسر گنج
بسا مفلس که پا بر گنج دارد　　چو آگه نیست قوت از رنج دارد
وگر میدارد ایام از تو دورم　　تو ئی در سینهٔ من زاں صبورم
درون سینهٔ می بینم بسو بیت　　که دل بتخانه شد از آرزو بیت
مرا از خود سے شاید جدا خواند　　که جاں نزدیکِ تست ار تن جدا ماند

۵- از دل تا م ب ایضاً ایوان یا بام ح ۱۱- بروئے ب ۱۲- چو بینی ح ۱۶- سے باید ص۱۳-

من آنجایم که تو با تو نهانے | ولے اینجا نهٔ تو تا بدانے
خدا اینجات دارد مسند آرائے | که جانم وا رهد ز آهنگ آنجائے
چو آمد آں سوادِ خضر خانی | نهانے تر ز آبِ زندگانی
به پیچا پیچِ شوق آں نقش خامه | صنم میخواند وے پیچید نامه
بروں بُد حرفِ نامه بر زبانش | دروں چوں نامه مے پیچید جانش
رواں جانش در آں خطہائے انبوه | لباسِ کاغذیں میکرد ز اندوه
نه از خارش غمِ دامن دریدن | نه از تیغش هراسِ سر بُریدن
گہے با عجز و گه با ناز میخواند | گہے پست و گہے ز آواز میخواند
سرش می بست و دیگر باز میکرد | چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہے بر دیده مے سود | گہے بر جانِ محنت دیده مے سود
بدست از ماجرائے راستینش | رقیبِ گریه گشته آستینش
بستش آتش و در آستیں آب | بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب
تاں خیزاں نه صبری و نه تابے | چو مصروعی که ناگه بیند آبے
ہاد آں نامه را پس بر دلِ خویش | که آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

۔ نز وآب ب ج ۱۰ ۔ رواں جانش ج ء = دواں جانش س۲ س۳ ج۲ د = دروں جانش ب ع۲ = دل و جانش
۱۱ ایضاً از اں خطاب ع۲ ایضاً خطہا ز انبوه ج ح ۱۱ ۔ آں ماجرا س۲ س۳ ء ع ج ج جا
ز ماجرا ج ب ع د ایضاً رفیق گریه س ۱۲ ۔ آتشے در ب ۱۴ ۔ که از کاغذ کشد س۲ س۳ ء
۔ آں کاغذ کشد س ع۲ ج ج۲ ۔

فتاد از پای و در بر خویش دربست   زدود دل تتق در پیش بربست
ازاں پس ہمدراں پیغولۂ غم   نشستے سایۂ خود کردہ محرم
بجائے رقعۂ صبر اندر آں سوز   نخواندی جز ہماں نامہ شب و روز
درو کردی نگہ بے صبر و تسکین   چو در آئینہ ماہِ خویشتن بیں
وزآں جانب چو شہ نامہ رواں کرد   حریرِ دوست را پیوند جاں کرد
اگر خفتی و گر بیدار بودی   دو چشمش ہمدراں طومار بودی
دو نیمہ کردہ جاں را از میانہ   نہادہ در روی آں حرز دو جانہ
نوا سازانِ محرم کاندرآں راز   زدندی ارغنونِ عشق را ساز
ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال   زدند ایں نغمہ را در حسب آں حال

غزل از زبان عاشق

چہ فرّخ بود پیکے کآمد امروز   کہ فرّخ شد مرا زو طالعِ روز
بدستم نامۂ کز دلستاں داد   نہ نامہ بلکہ دستبوئے جاں داد
خطش ہر یک کہ از من جان و دل خواست   مگر زاں زلفِ کژ بد نسخہ راست
بہر حرفے کزاں کردم نگاہے   برآں دودہ دمیدم دودِ آہے

۱- برخویش دربست ب ۲- وزاں پس حج ۳- رقبۂ صبر سا حج حج۲= رقعۂ صبر سا دج ع ع۲ ۴- دراں کردی
سا حج۱ (سا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۷- آں حرز حج د ب= ایں حرز ع حج۲ ع۲
۸- کاندرآں راز سا۲ حج ب حج۲ ع۲ د= کاندرآں نازع ۹- برحسب ایں حال سا۲ حج۲= برحسب آں حال د
۱۲- نسخہ راست ع۱ د حج ب= نسخۂ راست سا۲ حج۲= نسخت راست سا۲ -

بہر نقطہ نشانِ خال دیدم ... بسانِ نقطہ در جانش کشیدم
بہر نونے کہ دیدہ برکشادم ... چو ابرو بر سر و چشمش نہادم
بیا اے نامۂ درد از کجائی ... کہ بینم در تو حرفِ آشنائی
ندانم زیں نسیمِ خوش کہ دادی ... کہ نافِ مشک یا شاخِ ز بادی
غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے ... کہ جستہ از دلِ یارے برشتے
زجائے کامدی آں جائے چونست ... بگو با چشمِ من کاں پائے چونست
زجانِ کیست ایں رازے کہ در تست ... زسوزِ کیست ایں سازی کہ در تست
چہ ناخوش روزگارے بود دروزی ... کہ رفت از من چناں گیتی فروزی
من اندر دادنِ جاں بود م آں دم ... کہ بود آں ہمدمم در پرسشِ غم
در آں جاں دادنم دل آنچناں داد ... کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد
چو رفت او باز گشتم ہم براناں ... کہ پنداری دلم دادو ستد جاں
ہماں دل بامن است و او در آں دل ... چو جانی کش دہد جا در میاں دل
دہم ہر دم درونِ سینہ آواز ... کہ اینجا چونی اے سرمایۂ ناز
اگر تنگ آمدی از تنگیِ جائے ... اجازت دہ کہ جاں بیروں نہد پائے

۲- بر سرِ چشمش س۳ ح۲ ۳- حرفے ز آشنائی ع۲ د = حرف از آشنائی س۳ ۵- یاری برشتے ح د ع۲ = یارم برشتے س۳ ب (ب میں مصحح نے ی کے نقطے چھیلکر یارم بنا دیا ہے) = یار برشتے ح۱ ح = یار درشتے ع ۸- گیتی س۳ ح۲ ۱۰- بود آں س س۳ ع ح۱ ح۲ د ب = بود ایں ع ح ۱۴- اجازت کن س۳ ح ح۱ ع۲ ب د = اجازت دہ ع-

دریں دل تا تو باشی یار تا تو
مُزاحم چوں توانم دید با تو

چو پرشد رودِ عاشق زیں ترانہ
جواب از رودِ دیگر شد روانہ

پاسخ از لبِ معشوق

مبارک نامۂ کاید زیارے
کہ بخشد بیقراری را قرارے

کند تازہ وفا ہائے نہانی
دہد یاد از وفا دارانِ جانی

رسید امشب بچوں من مبتلائے
ز باغِ مہر گلبرگِ وفائے

عقابے را کہ از من کرد پرواز
جوابے بود کامد سوئے من باز

دلم کاں ماجرائے راز میخواند
غمے با غم مقابل باز مے خواند

بہر خط بود دودے آتش انگیز
تہِ ہر حرف پنہاں شعلۂ تیز

بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میخاست
ہنوز آں خواندنِ او جان ہمی خواست

چو آں مرغے کہ باشد آتش آشام
ق
کز آتش خوردنش شیریں شود کام

من و ایں دودِ آتش خیز زیں پس
من و ایں شعلہ ہائے تیز زیں پس

دلِ بے سوز اگر خود گنجِ معنیٰ است
بروز اہلِ وفا ہر لحظہ طعنی است

چراغ از شعلہ زندہ است ارچہ دانی
کہ ہستش روغن آبِ زندگانی

۱- تو باشی یار ما تو ع ۲ د = تو باشی یار تا تو حج = تو لنے یار ما تو د حاشیہ = تو باشی یار با تو ع حج ۲ ایضاً مزاحم ح ب ع حج ۲ د = تزاہم ۳ = فراہم ع ۴ - ترشد ۳ ۷ - عقابے سا سا ۳ حج حج ۲ ع ب د = عقابے ع (ق کو غلطی کاتب نے ست بنادی ہے) ۹ - تہِ ہر حرف بودے آتش انگیز ح ۲ ۱۰ - از جانم ہمی خاست س ع ۲ د = از جان یدہ میخواست حج ۲ ع - او جان ہمی خواست ۳ ب ح ۱۱ - شعلہ آشام ۳ ۱۳ - گرچہ حج ۲ ب = اگرچہ = گر خود حج = اگر خود ع ۲ د ایضاً ہر روز حج ۲ ع

دلِ عاشق ز سوزِ دل زید خوش
چو آن شمعے که جانش باشد آتش
مرا بگذار کیں آتش فروزم
وگر سوزم رها کن تا بسوزم
درین سوز ار چه جان و دل زیان بود
رضائے دوستاں سودی گران بود
جفا ها دیدم ار چه از عشقبازی
وفا آموختم از عشق سازی
کنوں گر مهر خواهد یار و گر کیں
پذیرفتم بجان خواه آن و خواه ایں
جفا و مهر هر چه از سوئے یار است
چو من یارم مرا با وے چه کار است
من و خونِ دل و ایں نامهٔ درد
نگارم هر دمش بر چهرهٔ زرد
درین نامه چو نامِ خضرخان است
نه نامه است ایں که خود تعویذِ جان است
چو زاں نامم گریز و صبر واپس
همیں نامه فسونِ صبرِ من بس

صفت شب سیاه هجران که خضرخان را در کوشکِ جهان نمائے جهان غم نمود و دولرانی در قصر لعل عرق خوناب بود و افروخته شدن شمع مرادِ آن دو محترق هم از آتشِ دل ایشان و روشنائی در کار ایشان پدید گشتن

شبے چوں سینهٔ عشاق پر دود
ز تاریکی چو جانهائے غم اندود

---

۳ - درین سوز ار چه جان و دل ب حج۲ د حج۱ = درین سود اگر بر دل ع ع۲ د حاشیه ۴ - از عشق سازی سر۱ سر۲ سر۳ حج ع۲ ب د = در عشق سازی حج۲ ع ۶ - چوں از سوئے ب ایضاً مرا با نه حج۲ حج ب د = با آن ع۲ سر۳ = با او ع

۸ - نه نامه است حج حج۲ ع۲ د کا = نه نام است ع ی ۹ - چو زیں نامه ب ۱۰ - جهان غم نمود حج حج۲ ع۲ د = غم رسے نمود ث ۱۱ - خوناب = خونِ ناب حج د ۱۲ - پدید آمدن سر۱ سر۲ سر۳ ع۲ حج۱ = پدید گشتن حج د ع = پدید شدن ی

فلک دودے ز دوزخ وام کرده   سرشته زآبِ غم شب نام کرده
اگرچه رهبرِ خلقند انجم   درآن ظُلماتِ هایل کرده ره گم
سیاهی بسکه بسته ذیلِ جاوید   گریزاں شب پرک هم سوئے خورشید
رسیده ابرے از دریائے اندوه   شده پیشِ دلِ درماندگاں کوه
همه آفاق زان ابر تیره و تار   که زیرِ غبار پنهاں رخنهٔ یار
شده چوں پرِّ زاغ ایں نیلگوں باغ   شبیخوں برده هرسو بوم بر زاغ
زبس ظلمت که پرویں آمده تنگ   بمردن گشت دندانش سیه رنگ
چناں مانده سپهر از رفتنِ راه   که پیشش گوئیا دریاست یا چاه
بمانده در زمیں خورشیدِ انور   بمرگِ خویش کرده خاک بر سر
ز چشمِ انجم افتاده هم از شام   مهِ باریک چوں ابرِ سیه وام
چناں صبح از حدِ عالم گذشته   که از روزِ قیامت هم گذشته
همان ابرِ سیه در گردِ آفاق   چکاں همچوں سوادِ چشمِ عشّاق
شبے زینساں بغمناکے سیه پوش   دو لرانی بخاک افتاده بیهوش
فرو مانده بسو دامِ بلائے   چو مورے در دهانِ اژدهائے
پرستاراں بگردش خفته جمعے   شده اندر سوختن تنها چو شمعے

۲- خلق اندر س[1] س[2] س[3] حہ حہ[2] ع[2] د = خلق آ ، ع ۳- ذیل س س[2] س[3] حہ حہ[2] ب لک ح د = ظل
ع ۴- ابرے س س[2] حہ حہ[2] ع[2] د ک = ابر ب ، ع ۵- زینساں س[3] ۶- هر دم س[3]
۱۰- ابرِ سیه وام حہ ، ب حہ[2] ۱۲- برگرد س س[3] حہ[2] ع[2] = در گرد س[1] حہ ب د ع -

چو چشمے کش ستاره گشته تاری | قیامت کرده در سیّاره باری
چراغے را که هم ز و سوزش آموخت | بدم میکُشت و باز از آه میسوخت
رُخ از خونابهٔ دل ریش میکرد | ز بختِ خود گله با خویش میکرد
نه در دل صبر کارد تاب دوری | نه در تن دل که سازد با صبوری
ز تلخیٔ غمش گشته جهان تلخ | ز زخمِ ناخنانش غرّه در سلخ
شفق از ده هلالش درد داده | بیکماهِ دو هفته صدمهٔ نو
بهارش از خزانِ هجر در گرد | شدش نسرین کبود و یاسمین زرد
ز تریِ نرگسش بیخواب مانده | بنفشه بر گلش بیتاب مانده
دو تا گشته ز غم سروِ روانش | بدل گشته بخیرے ارغوانش
گهے سنبل ز گل بر خاک میزد | گه از گلبرگ گل را چاک میزد
گه از بیجاده مروارید میرفت | گه از لولوے تریاقوت می سُفت
گهے سقف از خدنگِ ناله میدوخت | گهے مقنع ز آهِ سینه میسوخت
گهے بر چهره میکرد از مژه خوے | بجائے غازه خوں میراند بر وے
گهے میکرد روے از لطمها پست | ز خونِ رُخ حنا بر دست می بست

۱- چو چشمے حج حج۲ ع۲ ع د = چو چشمش ی = ز چشمے ک ک۱ = چو شمعے ب ایضاً تارے س۱ س۲ حج۲ ب د حج۲ ب د حج۲ ع۲ ی ک ا ک = یارے ع ۲- زدم س۳ ایضاً با زآز آهش اوخت حج ح ۷- شده س۱ س۲ حج حج۲ ع۲ = شدش س۲ ب د ۹- بخیرے س۱ س۲ س۳ ع۲ حج۲ ب = بزردی ع حج ۱۴- خونِ رخ س۱ س۲ س۳ ع۲ حج۲ د ی = خونِ دل حج ب ع ایضاً بردست س۱ س۲ ب ی ع۲ د حاشیه = در دست س۳ حج۲ = بر دیده حج د ع -

مگر بر روے ازاں میزد بتعجیل — کہ میدادش زہیبت چشم بد نیل
وگر ناگہ بروں مے آمد از کاخ — بنالہ چرخ را میکرد سوراخ
ز بیخویشے ہمی افتاد ہر بار — چو چشمِ مستِ خود بر بام و دیوار
بدل میگفت کای داغِ نہانم — شبست این وہ کہ یا سودائے جانم
مگر گیتی گرفت از روزِ من بہر — کزینساں تیرہ و تاریک شد دہر
مگر خورشید چوں من گشت غمناک — کہ سر بر می نیارد از تہِ خاک
مگر آورد دودم بر فلک زور — کہ انجم زیں نمط گشتند شب کور
مگر گرد آبِ چشم در افق راہ — کہ در دریا فرو شد کشتیِ ماہ
مگر دید اندہِ من صبح خنداں — کزینساں باز بست از خندہ دنداں
موذّن را گرفتم زاہدِ پیر — برآورد اوّلِ شب چار تکبیر
چہ شد حالِ خروسانِ سحر خیز — کز ایشاں ہم نخیزد نالۂ تیز
مگر خوردند می نوبت زناں دوش — کہ ہنگامِ سحر خفتند بیہوش
چہ شد مرغانِ گہ خیزِ چمن را — کہ بستند از نوا زینساں دہن را
شبا بگریز با روئے سیاہت — کہ تا داغِ حبش ننہم زآہت
ولے دانم کہ تو کم جنبی از جائے — کہ ہست از اشکِ من زنجیر در پائے

۸- گرزد ع ا الیضاً چشمہ ا ہ ۳ ۱۰- گرفتہ س ع ۱۲- مہوش ب ۱۴- زآہت ح۲ ب د ح۲ ع۲ ح = براہت ع ۱۵- کہست زاشکِ من ب ی = کہستی زاشکِ من س۲ = کہست از اشکِ من ع ۴ ح۲ د = کہست از زلفِ من ح۱-

چنیں کاندر سیاہی چند داری — مگر با صبحِ محشر عہد داری
چو شد خورشید در زیرِ زمیں دوش — تو ماناک از غمش گشتی سیہ پوش
سوادت را نہ از خویش است بودے — کہ ہست از سینۂ من تیرہ دودے
کنم رخنہ فلک را از آہِ خود زود — کہ تا بیروں رود زاں روزن ایں دود
کسے شبہائے من داند کہ چونست — کہ چوں من ہر شبے در موجِ خونست
بدیناں در دلِ شب نالہ میکرد — زدم بر روئے مہ تبخالہ میکرد
چو شد نالیدنش زاندازہ بیروں — زکنجِ حجرہ جست آوازہ بیروں
زنالشہائے آں مرغِ گرفتار — زعینِ خواب نرگس گشت بیدار
بزاری گفتش اے شمعِ طرازی — چرا زیناں ہمہ شب میگدازی
ازآں مہرے کہ داری اینہمہ سوز — شبش با مہرباناں میشود روز
صبوحش با بتانِ صبح رویست — شبش با لعبتانِ مشک بویست
کسے کش بندہ شد صد سروِ آزاد — زیک پژمردہ سوسن کے کند یاد
منہ دامِ ہوس بہرِ شکارے — کہ پویدہر دمے در مرغزارے
کسے کش صد مےِ نقد است در جام — بنسیہ شربتے کے خوش کند کام

۱۔ سیاہی مہد س۲ ع۲ ایضاً کمن ع (باقی تمام نسخوں میں مگر ہے)
۲۔ تو ماناک ازغمش ر۲ س۳ حج۲ د = تو ماناکز غمش س ک ع ع۲
۸۔ گشتہ بیدار س۳ ع۲ ۱۱۔ با بتانِ صبح رو س۲ ب حج حج۲ د = با بتانِ مہرو س۳ = ساقیانِ مہرو ع ۱۴۔ صاف سے ر ر۲ ر۳۔

کدیور کش زخسرا صد جو الست — کلوخ اندازیک نخلش محالست
صبوری پیشہ کن تیمار بگزار — بتقدیر خدا ایں کار بگذار
چو روزِ کامرانی در رسد تنگ — ہم اندر روزگار آید فراچنگ
پریوش زیں نصیحت زار بگریست — بپاسخ گفت چوں بسیار بگریست
کہ من بسیار میخواہم دریں درد — کہ یا بد صبر جانِ دردپرورد
وے در سینہ ام ہجر آتش افروز — صبوری چوں تواں کردن دریں سوز
چو کاس گرم نتواں کرد لب خوش — کسے چوں درکشد طوفانِ آتش
بغم خوردن چناں خو کرد جانم — کزیں خوردار دمے مانم۔ نمانم
مرا تو زیں خورش گر باز خوانی — چہ باشد پیش حالِ زندگانی
چو روزی شد مرا کز غم خورم خوں — شرابِ شادمانی چوں خورم چوں
چو شادی نیست بہرِ من بعالم — مرا بگزار ہم در خوردنِ غم
تو کز بہرم غمے داری و سوزے — بداں میماند ایں سوزت کہ روزے

حکایت برطریق تمثیل

شتربانی شتر را پائے می شست — نشستن در کفِ پا خار می جست
ہمے خارید پایش از مہربانے — کزیں پایست کارم را روانے

-کلوخ امرو دیک نخلش س۱ س۲ ۳ ح ج۲ ع۲ ک = کلوخ امرود بانخلش ع = کلوخ اندازیک نخلش د ۹۔حالِ
س۲ ح ج۲ ع د ب ک = جانِ س۲ ع ۱۳۔حکایت برطریق تمثیل ح ج ح = ۰ س۱ —

شترکا زرده بود از پویه جانش ز رنج دل لگد زد بر دهانش
بنالد گفت پشت و دل گران بار چه بیرون میکشی از پاے من خار
بسیری درلب ارند هیم خارے همین خارم بپا بگذار بارے
چه زین پا جستن و جستن خار کردن مرا بگذار هم در خار خوردن
کسے کورا نواله خار باشد تو خار از پا کشی دشوار باشد
تنی راکز پئے رنجی سرشتند بخواند لابد آنچه اورا نبشتند
تبرزن راکه خوش شد بردن رنج برنجد گردمی نبود تبرسنج
سری کش بارِ هیزم شد مبارک بیازارد ز بارِ گل بتارک
منم وز دوست بر دل کوهِ اندوه برنجم گر بیفتد زین دل آن کوه
صنم در تیره شب زینگونه نالان پرستاران بحسرت دست مالان
چنین تا زان نفیرِ درد حاصل بجنبید آسمان را مهر در دل
شبے کز صبح بودش نا امیدی ازان مهر نهان برزد سپیدی
مه شب خیز زان صبح جهانتاب زسینه برزد آهی آسمان تاب
چو روشن بود کان هنگام از آنهاست که در مشت آید آنچه امید جانهاست
بعرض آورد باصد جان گدازی نیاز خود بملکِ بی نیازی

۳- آرندهی تو ۳ ۴- خار خوردن س۱ س۲ س۳ ج ب ع۱ ج۲ د = خوار کردن ع ۸- ز بار گل س۳ ع۲ د = بیار گل ج۲ ب = بار گل ج ع ۱۰- بحسرت س ج ج۲ د ع۲ = بحیرت س۳ ب ع ۱۱- چنین تا زان س۱ س۲ س۳ ب ج ج۲ ع۲ د = چنین از آن ع ۱۳- مهر جهانتاب ب ۱۵- در دست آید س ع۲ د —

بدامانِ شفیعان ورزده چنگ همی گفت ای انیسِ هر دلِ تنگ
بمشغولانِ وردِ صبحگاهی بمقبولانِ درگاهِ الٰهی
بروزِ تیرهٔ دلهای سوزان بشبهای سیاهِ تیره روزان
بجانِ بیگناهِ خردسالان بشامِ بی‌چراغِ تنگ‌حالان
بپاکانی که در جلباب نورند بخاصانی که دایم در حضورند
به تسبیحِ نهانِ بی‌زبانان به توفیقِ صلاح کاردانان
به پیرانی بعزلت روی کرده بزالانی بمحنت خوی کرده
بمحبوسی که عمرش رفت دربند بنعمائی که با غم گشت خرسند
به بیماری که بیکس مُرد و بدحال بدان موری که در ره گشت پامال
بدان پیرانهای محنت آباد بدان دلها که از محنت شود شاد
به محتاجی که زد در نیستی چنگ بدرویشی که از هستی کند ننگ
بنانِ خشکِ پیشِ بی‌نوائی بدلقِ ژنده بر پشتِ گدائی
بعیشِ مفلسان در کسبِ روزی بذوقِ مدبران در کهنه دوزی
که رحمت کن برین جانِ گرفتار ز زاری وارهان این سینهٔ زار
درین نومیدیم امید نو کن امیدم را بکامِ دل گرو کن

۱- ورزده ۳ حج ۲ب = برزده ع ۲د ۵- خوردسالان حج حج۲ ع۲ ع د ب = خُردسالان ۳ ۹- بدان کوری س ع۲ ۱۳- بعشقِ مفلسان در کسب ب = بعیشِ مفلسان در تنگ ۳ —

خلاصم دہ ز شبہائے جدائی — بخش از صبحِ بختم روشنائی
کلیدے بخشم از سر رشتۂ راز — کہ درہائے مرادم را کند باز
چو نخجے کرد زینساں دردمندی — ق دعا را داد با یارب بلندی
بگریہ خواست تا بر بایدش آب — کہ در گریہ ربودش ناگہاں خواب
خضر را دید کاو در دستش نہانی — یکے ساغر پر آبِ زندگانی
بگفت اے کز خضر خاں تشنہ خوردی — بنوش آبِ خضر تا زندہ گردی
نویدت میدہم زیں آب دلکش — کہ خوش با خضر خاں آبی خوری خوش
بتِ بیدار دل زاں خوابِ مقصود — چو بختِ خویشتن بیدار شد زود
بجست از خوابگہ بے صبر و آرام — چو مردہ کآب حیواں یابد از جام
پرستارانِ محرم را طلب کرد — بگفت ایں خواب و دلہا پر طرب کرد
دلش را تا نہ گشت امید واری — زمانی باز رست از بیقراری
ازاں پس زاں نمایش یاد میداشت — بداں امید دل را شاد میداشت
درآں شب کاں صنم را حالت ایں بود — خضر خاں نیز ہمچوں او غمیں بود
گہے در برج و گہ در منظرِ خاص — خود اندر نالہ بود و گریہ رقاص
گہ از دل با کواکب راز میگفت — گہے با خود غمِ دل باز میگفت

۱- صبح وصل س۳ ۴- ربودش س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د = نمودش ع ۵- پرآب س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ی = زآبِ ع ۶- کز خضر خاں س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ک = خضرخاں ع ۷- کہ خوش با خضرخاں س۳ حہ ع ی۱ = کہ خوش با خضر خویش س۱ د ع۲ = کہ تا با خضرخاں حہ۲ ی —

گهے با مه شکایت ساز میکرد　　گهے با شب عتاب آغاز میکرد
گه از غم پست می اُفتاد بر در　　گهے میزد ز هجران دست بر سر
گه از اندوه میغلطید در گِل　　گهے میکرد دامن پاره چون دل
گهے بازو همی خائید ز افسوس　　گه از حسرت همی نالید چون کوس
گه از دیده بَرُو خوناب میریخت　　گهے بر چهره خونِ ناب میریخت
گه از کف کوبشِ رخساره میکرد　　گهے سینه بناخن پاره میکرد
بهر کُنجی که آهِ زار می زد　　بگرمی شعله بر دیوار می زد
دران بود از دلِ بے صبر و آرام　　که ایوان بشکند یا بر در و بام
چو درمانده شود مرد از دلِ تنگ　　ز دلتنگی کند با بام و در جنگ
چو بلبل را بود از عشقِ گل داغ　　غضب بر سبزه ریزد کینه بر زاغ
مثل خوش زد کبوتر در رهِ باز　　که خشمِ ماکیان بر بط میانداز
کسے کز عاشقی زنجیر بگسست　　ز سامان کار رئے هوش و خرد رست
چو مجنون راز دانائی فرو غست　　از و افسانهٔ لیلی دروغست
عجب نَبوَد ز داغِ عشقبازی　　که باشد سوزشِ جان دلنوازی
گرفتاری که رنجِ عاشقی برد　　هم از دل زنده گشت و هم ز دل مُرد

۱- بر آن شد ۳ ۱۰- کینه بر باغ ۳ ب ۵ ۱۳- هوش و خرد رست ۳ ح ب ع ۲ د = خود رفت بربست ع ح ۲ ۱۴- افسانهٔ لیلی ۱ ۲ ۳ ح ۲ ع ۲ ب = افسانه بر لیلی ع ح —

هر آں مردم که در عالم کنی فرد ‌‌ ‌ بدرماں شاد باشد عاشق از درد
ز دردی کاں شب آں بیدل بجاں داشت ‌ ‌ در و دیوار فریاد و فغاں داشت
چه یارب بود کو میکرد یارب ‌ ‌ که بود از یاربش سیّاره در تب
چناں بر دل زکوبش دست می برد ‌ ‌ که میکرد استخوانِ سینه را خُرد
دلش یکبارگی چوں خود بشکست ‌ ‌ دعا را برد سوئے آسماں دست
نهاد از سر غرورِ پادشائی ‌ ‌ درآمد چوں گدایاں در گدائی
که اے دانندهٔ رازِ درونم ‌ ‌ دریں حسرت تو میدانی که چونم
چو رویم ره ندارد سوئے دیدار ‌ ‌ مرادم را ره و روئے پدیدار
بسرِ عارفانِ حضرتِ پاک ‌ ‌ بدردِ عاشقاں در سینهٔ چاک
بخونابِ دو چشمِ مستمنداں ‌ ‌ بتاپاکِ درونِ دردمنداں
بسودائے که از شهوت برون است ‌ ‌ بعشقے کو بعصمت رهنمون است
بماهے کو بپاکی گشت روشن ‌ ‌ بمهرے کز حیا شد برقع افگن
بزلفے کش نزد نامحرمی دست ‌ ‌ بچینے کش غبارِ فتنه ننشست
بپرهیزِ جواناں در جوانی ‌ ‌ بعیشِ کودکاں در پاک جانی

---

۴ ـ می برد حج۱ع۲ب د = میزد ع حج ۷ ـ دریں حسرت س۱س۲س۳ حج حج۲ع۲ د ب = ازیں حسرت ع
۸ ـ ره ندارد س۱س۲س۳ حج حج۲ع۲ د ب = رو ندارد ع ایضاً سوئے دیدار حج حج۲ع۲ د = سوئے دلدار
ب = سوئے دیوار ع ۹ ـ بسرِ عارفان س۳ حج حج۲ع۲ب د = بسوزِ عارفان ع ۱۰ ـ بتاپاکِ س۲س۳ حج حج۲ع۲ د
ب = بتابانع ۱۲ ـ بماهی س۱س۲س۳ حج حج۲ع۲ ب = براهی د = بجائے ع ۱۴ ـ بعشقِ کودکاں س۳ ـ

بجا نہائے کہ ہست از سوزشان ذوق — بدلہائے کہ خاکستر شد از شوق
بروہائے کہ رفت از گریہ شان پوست — بسرہائے کہ شد خاکِ رہِ دوست
بدان عاشق کہ مُرد از وصل محروم — بمشتاقی کہ ہجرش کُشت مظلوم
بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد — بمجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد
بنفسے کز غم آمد در ہلاکی — بچشمے کو ندید الّا بپاکی
بوجدے کاں بدرویشی درآید — بآہے کاں ز نومیدی برآید
بداں جائے کہ سامانش نباشد — بداں دردے کہ درمانش نباشد
کہ بخشایش کنی بر مستمندے — ز دردے وارہانی دردمندے
ز حد بگذشت شبہائے جُدائی — چراغم را تو بخشے رُوشنائی
اگر کامم تہِ دریاست نایاب — بکامِ من رساں چوں شربتِ آب
وگر مقصودِ من بر آسمان است — دلم را دست دہ جائے کہ آن ہست
بکامِ دل رسان دل دادہ را — برآور کارِ کار اُفتادہ را
دلِ غمناک شہ بود اندریں راز — کہ ناگہ ہاتفے در داد ش آواز
کہ خوش باش اے ز ہجر آزار دیدہ — خرابیہائے دل بسیار دیدہ
بشارت میرسانم ز آسمانت — کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم س۱ ع۲ د حاشیہ ۶- ز نومیدی س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = بنومیدی ع = بدلریشی س۳ حاشیہ
۷- بداں جائے ع۲ د ۱۱- وگر س۱ ع۲ ح ح۲ ۱۵- میرسانم ز آسمانت ح ح۲ ع ب = میدہم از آسمانت س۳
= مید ہد بخت جانت ع۲ ایضاً ہر اندیشہ س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د = ہجر اندیشہ س۲ ب ع -

گر از دوری فراواں خار خوردی — ز شاخِ وصل بر خوردار گردی
وگر کامت بہنگامے گرو بود — ہم اکنوں یابی آں ہنگام را زود
چو بشنید ایں بشارت عاشقِ مست — ہم از پا اوفتاد و ہم شد از دست
بماند افتادہ چوں کنجشکِ بے بال — چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال
چو مژدہ راست بود از ہاتفِ غیب — گلِ مقصود خود را دید در جیب
نخست از اعتمادِ ایں نمودار — بشکر اندر زمیں مالید رخسار
پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد — نواسازانِ خلوت را طلب کرد
خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت — بتلقیں زخمہ زن را بر زباں داشت
بقانونے کہ در جاناں زند چنگ — بر آورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

غزل از زبان عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتفِ بخت — کزاں شادی زدم بر آسماں تخت
بیا جاناں کہ گویم با تو آں راز — دلِ خود را کنم پیشت گرہ باز
در آں راز از تو چوں ہر چیز خواہم — بزاری چند بوسی نیز خواہم
چناں لب بر لبم نہ مست کن بیش — کہ نشناسم لبت را از لبِ خویش
لبم کن ریش زاں بوسی چو شکر — ہم از بوسہ برو نہ مرہمے تر

۱- شاخِ عمر ب ۲- ہنگام را سا۳ ع۲ د ج۲ = ہنگامہ را ع ج ب ۹- آں نمودار سا۳ ج ع۲ = ایں نمودار سا۲ ب د ج۲ ۱۱- شب سا۳ ج ع۲ د ع = خوش سا۲ = دی ج۲ ۱۳- دہم بوسہ بوام و نیز خواہم ع۲ ۱۵- نوشتے سا۳ = نوشِ ج ع۲ د ۹ = بوسے ب ع = لبم را ریش کن زاں لب چو شکر ج۲-

لبی کو چاشنی نه دهد محتاج — نمکدان بی نمک چون نیست یا عاج
چو از جامی ننوشد کس زلالی — اگر زرین بود باشد سفالی
وگر باشد سفالین جام پر می — چکد صد قطره یاقوت از وی
شبی دارم ز حال ناب مال — بدامان قیامت بسته دامال
ز پیچاپیچ این شب گر دهم شرح — توان دادن رخ و زلف ترا طرح
بدین تسکین ز صبرم هست بوئی — که میماند بگیسوئی تو موئی
بران رخسار تا کی بینم از دور — رها کن تا زند پروانه بر نور
برانم ای زلال روح پرور — که پشت خشک جانی را کنم تر
خوش آن ساعت که بر رویت نهم روی — رسد بویت بجان آرزو جوئی
کشد تا انگونه تنگت در جگر جای — که گنجی چون خیال خویش در جان
وگر صد پی کنی جان و دلم چاک — کجا بیرون توانی رفت زین خاک
ببوئی می بری از دوستان هوش — نمیت بر لب گلابیت در بنا گوش
بدانگونه یکی شد با تو جانم — که از خود تا بتو فرقی ندانم

۵- رخ و زلف ترا ع ۲ = دو رخ زلف ترا س ۳ حم ب حم ۲ د = ز دو رخ زلف را س ۲ ۶- بدین تسکین زصبرم س س ۳ ع ۲ = بدین صبرم ز تسکین حم ۲ = برین گوئی ز صبرم ب = برین تسکین ز صبرم حم = بران تسکین ز صبرم ع ۷- دران رخسار حم حم ۲ ب ع ۲ د = بران رخسار ع ایضاً پروانه بر نور س ۳ ب حم حم ۲ ب د ع ۲ = پروانه را نور ع ۹- بر رویت حم حم ۲ ع ۲ د = در رویت ع ایضاً بویت س ۲ س ۳ ب ع ۲ حم حم ۲ د = بویت ع
۱۰- در خیال خویش چون جان س ب ۱۱- کنم ع ۱۲- ببوئی س ۲ س ۳ ب حم حم ۲ = ببوی س حم د = ببوسی ع ۲ ایضاً در لب س س ۲ ع حم ۲

مدار از من دریغ آں مے کہ داری — گلابی وہ مرا زاں خوے کہ داری

وگر سرکہ فروشی ہسم دہد دست — کہ در لبہات ہم مے ہم نمک ہست

بحقِ آں نمک دور از دہانم — کہ وقتے کن بداں مے میہمانم

ز سوزِ سینہ چو در ساز آمد ایں گفت — شنیدش زاں جانب ایں سوز دگر جفت

پاسخ از لبِ معشوق

نویدِ کام دل گر خود بخواب است — چو تسکیں میدہد دل را صواب است

ولے در دیدہ اول خواب ناید — کہ ایں دولت بعاشق رو نماید

دلم صد پارہ خواہم کے بود کے — بجز خوابے کہ نتواں خاست از وے

چہ دوزم ایں دلِ صد پارہ ہر بار — کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار

رقیبانے کہ بر من بہرہ یابند — ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند

ولے دشوار دارد عقلِ سرکش — بقطرہ کشتنِ طوفانِ آتش

منم آں چشمہ کآبِ زندگانی است — ز من کس را نہ جائے کامرانی است

بجست وجوئے چوں من چشمۂ پاک — خضر در چشمہا میگشت غمناک

و در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش — روانی دست شست از چشمۂ خویش

ش آنزونے کہ روزی گرد آنروز — کہ پشت زیں جگر بیروں دہم سوز

خوئے کہ داری س ر۲ ر۳ ح ع ح۲ د ب = خوگزاری ع ۸ – نتواں خواست ر۳ ب ۱۰ – رقیبانیکہ ب د ح۲ = رفیقانیکہ س۲ ر۳ ح = عزیزانیکہ ع۲ د حاشیہ ۱۴ – آں چشمہ ک ۱۵ – بیروں دہم س ر۲ ر۳ ب د ح ح۲ = بیروں نہم ع –

نهم بر دیده آں پائے گزیده — حنا بندم بپایت از خونِ دیده
بآبِ دیده گویم راز با تو — شوم گه تند و گه دمساز با تو
دراں گفتن چو باشد در تو رویم — زبیهوشی ندانم تا چه گویم
بلب گر انگبیں ور سرکه دارم — بیاری ور پذیرا زمن که یارم
مرا شوریست اندر سینهٔ چاک — کزاں چوں چوبِ شورستاں شدم خاک
ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالاں — بود خوش حالتِ شوریده حالاں
دلے کش نیست شورے خاک باشد — کبابِ بے نمک خاشاک باشد
گرم جاں در فراقت رفت غم نیست — زجاں نقشِ توام در سینه کم نیست
خیالت را برم جاں سازم آنرا — چو او نبود چه درماں سازم آنرا
ولے با ایں همه جانم هم او باد — مدارِ عمرِ بیرانم هم او باد

رسیدنِ خضر خاں با دولرانی و با او چوں بختِ خویش با دولت جفت گشتن

چه خوش باشد که یابد تشنه دیر — بگرمائے بیاباں شربتے سیر
حلاوت گیرد از شیرینیش کام — جگر آسودگی یابد ز آشام

---

۵ – چو ببرِ شورستان سا۲ سا۳ حج۲ ی = خوبخورستان ع = جوبشورستان ع د ۹ – آنرا سا۲ سا۳ حج حج۲ د ب = اورا ع۲ ۱۰ – بیرانم سا۳ حج حج۲ ع۲ د ح = ویرانم سا۲ ع ب ۱۲ – بگرما در بیاباں ع = بگرمائے بیاباں سا۲ سا۳ حج حج۲ د ع۲ ک = بگرما و بیاباں ب –

چه خونها خورده باشد دل بصد جوش | که ناگه نوش دارو ئے کند نوش
اگر سلطان ست در عالم وگر کے | دلش باشد بسے سلطان ترا زیے
چناں مطلق عنانے کم تواں یافت | که بتواند ز گفتِ دل عناں تافت
عنانِ مرد چوں در دستِ دل ماند | ز سودائے خودش باید خجل ماند
چو دل بر کام نتواں کامراں کرد | ببباید صبر کردن گر تواں کرد
چو هنگامِ رسیدن در رسد تنگ | بهر دم خود کند کامِ دل آهنگ
تواند جامِ مقصودی چشیدن | که ممکن نبودش در خواب دیدن
ز ریحانی رساند دیده را نور | که نظّاره میسّر نبود از دور
همه چیزے بوقتِ خویش یابند | مداں کز پیش کوشش پیش یابند
بر آید در زمانِ خویش هر کار | بوقتِ خود دهد هر میوه بار
محالست اینکه یابند از چمن گاه | بنفشه در تموز و گل بدی ماه
تواں شد بر همه مقصود فیروز | مگر روزیِ فردا خوردن امروز
اگرچه ایں لحظه ممکن کار شب نیست | ز بختِ مقبلاں ایں هم عجب نیست
خضرخانے کش از دیوانِ تقدیر | ق مرادی در زمانے داشت تحریر
چو وقت آمد کزاں کامش بود بهر | بکام آں شربتش روزی شد از دهر
گهر سنجی کزیں گنجینه در سُفت | ز هرّ د با گهر زینساں کند جفت

۱- چو خونها ع۲ ۷- توانے ب ۱۴- خضرخانے مر۲ مر۳ حج حج۲ ع۲ د = خضرخاں را س = خضرخان ع ۱۵- رسد بهر۲

که آن آشفتهٔ دلداده دربند ق ز خورشیدی بماهی گشته خرسند
چو تنگ آمد ز خونابِ درونے گره زد در درونش اشکِ خونے
بگوشِ محرمی کرد این گره باز که تا در پیش با نور ریزد این راز
هر آن سوزے که در دل داشت مستور بر آن سوزنده روشن کرد چون نور
بصد دلسوزی آن پروانه زان شمع روان شد کرده آتشها بدل جمع
شد اندر مجلس با بوئے آفاق برون زد شعلهٔ زان دودِ عشاق
بزاری گفت کای در پردهٔ شاه ز نورِ خود فگنده پرده بر ماه
ز مهرِ شه بلندت باد پایه ز ظلِّ ایزدت بر فرق سایه
کجا شاید که با این بختِ شاهی بود فرزندت اندر سینه کاهی
تهی دستی بود نے تاجداری که بر کامے نباشد کامگاری
مکش بهرِ برادر زاده فرزند که آن رسمے و این جانیست پیوند
اگرچه رنجِ خویشان رنجِ خویش است ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش است
در انگشتِ برادر گر خلد خار نه چون انگشتِ خویشت باشد آزار
زد ار در چشمِ خواهر ریش باشد نه همچون دردِ چشمِ خویش باشد
چو نورِ چشم تو کحلِ دگر سود بجانه توتیاے که داروش سود

۳ - ریزد این راز س[۱] س[۲] ع[۲] حه[۲] = زیرو آن راز س[۳] حه ب ع = گوید این راز س[۳] ۶ - دود عشاق حه حه[۲] ح ع[۲] د ل[۵] ب = دردِ عشاق ع ۷ - سایه بر ماه س ع[۲] د حاشیه ۱۱ - رسمی ست این س[۳]
۱۵ - ز درد چشم ح حه ایضاً آرد ش سود ب = سازد ش سود س[۳] ـــ

مکن چندان برادر زاده را مهر　　که یکسو تابے از فرزندِ خود چهر
هنوزش هست پایاب اژدهی دست　　بمالی دست چون در قعر بنشست
هدف چار است مردان را بیک تیر　　اگر زین خسته گردد زن چه تدبیر
چو مردی چار خاتم راست درخورد　　بیک خاتم چرا قانع شود مرد
خصوصاً پادشاهان را که بے گفت　　بباید هم نسب افزون و هم جفت
چو باشد شاه را صد کاسه در پیش　　بیک لذّت صبوری چون کند بیش
بخدمت گر قبولے یابد این راز　　دری از نیک خواهی کرده ام باز
وگر زین برتر است اندیشهٔ خاص　　چه چاره نیک خواهان را ز اخلاص
چو آن خونابه قطره قطره در جوش　　ق　چو دُرّ و لعل بانو کرد در گوش
دل از یاقوتِ گوشش سفته تر گشت　　دو چشمش همچو گوشش پُر گُهر گشت
نهانی جست فرمانے ز درگاه　　که فرماید قرانِ زهره با ماه
ز قصرِ لعل فرمان داد درحال　　که آرند آن نگارِ مشتری فال
سُبک فرمان پذیران در دویدند　　ز کانِ لعل گوهر بر کشیدند
رسانیدند با صد عزت و ناز　　برضوان گاهِ تخت آن حورِ طنّاز
خبر دادند عاشق را نهانی　　که کامِ دل رسید اکنون تو دانی

٢- اژدہا دست س[٣] ٣- خستہ گرد و زن ج[١] = زین ج د ع = زاں س[٣] ب ک = تا س[١] = این ع[٢]
س ٤- خاتم (دونوں مصرعوں میں) ک ٥- ہم نسب ج ج[٢] ب ع[٢] د = ہم بشست ع = ہم نشست
س[٣] ١٤- این حورِ طنّاز ج۔

خضر خان کز چنان کامی خبر یافت　　خضر گوئی دوباره چشمه دریافت
اگرچه بود موئے گشته از غم　　نمی گنجید از شادی بعالم
ز حیرت در دهانش گم شده گفت　　نمی گنجش دو لب با یکدگر جفت
لبش پر خنده چشم از گریه تر هم　　ز بس شادی شده حیران و درهم
دران فرحت که شد جان نوش یار　　تنش میشد ز جان کهنه بیزار
هلاک شادیست از غم گران تر　　که وصل از هجر باشد جانستان تر
چراغ گر مثل از دم بمیرد　　اگر عیسی زند دم هم بمیرد
روان شد چون خیال خویش بیخویش　　خیال دوست رهبر کرده در پیش
درون شد چون بخلوت گاه دلجوی　　دو دیده چار گشتش روی در روی
دلش در دام بیخویشی زبون شد　　عنان دانش از دستش برون شد
نه اندیشه بعقلش کار میکرد　　نه عقل اندیشه را بیدار می کرد
نظرها گرم و جانها در جگر بود　　خردها مست و دلها بیخبر بود
چو باز آمد شکیب هر دو لختے　　عمل پیوند شد بختے به بختے
شه گم گشته هوش و یافته جان　　ق　بچندین حیرتش جانے گروگان
نهفته با درونی خاصه چند　　نشست و عقد کابین کرد پیوند

۵- دراں فرحت س۲ حم۲ ع۲ د ب = دراں وصعت س۲ س۳ حم ع ۷- چراغے گرمثل مخ حم۲ ب د ع = کومثل ک = کومثل س۲ س۳ ع۲ = گرمثل ے ۱۰- بیخویشی س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ د ب ک = بیهوشی ع ۱۴- حیرتش س۳ حم۲ ب د ک = نیرتش س۲ حم ع۲ ایضاً جانے گروگان س ع۲ = جان شد گروگان حم ک ب -

ز دُرجِ دیده گوهرها برو ریخت — نثار از گریهٔ شادی فرو ریخت
بدان شد تا بدان مهمان شیرین — شکرریزی کند از جانِ شیرین
ولے چون شکّرش بر جلوه ن داشت — ز بهرِ شربت آن شکّر نگهداشت
چنان شاهی و هوش از وے شده پاک — چو درویشی که دُرّی یابد از خاک
بشادی با نگارِ خویش بنشست — شده از دستِ زلفِ دوست بر دست
بیارِ وصل بوسے داد دلجوے — جراحتها فراهم شد از آن بوسے
دو دل رخت هوس زجان درون بُرد — جُدائی از میان زحمت برون بُرد
فروخفت از دل آتش هائے اندوه — فرود آمد ز جان غمهائے چون کوه
مقابل دل بدل آئینه شد باز — ز لب جا نها درونِ سینه شد باز
پر پروے از برون آلودهٔ شرم — درون سو شعلهائے دوستی گرم
بسوئے شاه خود دزدیده میدید — گهے پیدا گهے پوشیده میدید
برون سوے نمود آئینِ پرهیز — درون سو دل همی دادش که برخیز
ز لب برقِ بلا چون میغ میزد — ز غمزه آشکارا تیغ میزد
بنا میزد نه مردم بلکه جانی — بلائے شهر و آشوبِ جهانی
بناگوشے ز مو پیرایهٔ او — چو ماهی و ذنب همسایهٔ او

ا۔ برو ریخت ۔ فرو ریخت سا ساع[۲] د ب = فرو ۔ ورد ع = برون ۔ فرون جح[۲] ۳ ۔ آن شکر سا ع[۲] د ب ۱۱ ۔ گه پیدا گہے پوشیده سا سا[۲] جح[۳] جح ع[۲] د = گہے پیدا و گہ پوشیده ع ب
۱۲ ۔ درون سو دل همی سا سا جح[۳] ع[۲] د = درون سوئے دسلے ع ۔

مهے کامل وسے ہر ہفت کردہ ‌‌ ‌ زنورِ خویشتن در ہفت پردہ
مُصفّا مِقنعہ افگندہ بر فرق ‌ ‌ درفشاں فرق چوں زابرِتنک برق
بنو خیزی چو سروِ نیم رستہ ‌ ‌ لبِ خنداں چو دُرجِ نیم بستہ
نہ آں رُخ بلکہ جا نزا قوّت وقوت ‌ ‌ نہ آں لب بل نمکدانی ز یاقوت
دُر از لعلش بدرج تنگ تاری ‌ ‌ مہ از رویش بشغلِ نیم کاری
لبِ عناب رنگش پُر زجلاب ‌ ‌ زنخ سیبے مُعلّق زیرِ عناب
سخن از بہرِ دل بردن فسونے ‌ ‌ فسونش را نہ حاجت آزمونے
گر از گفتارِ شیریں مُرد فرہاد ‌ ‌ از و صد جانِ شیریں گشت برباد
بیا لا سرو پیشِ قامتش خم ‌ ‌ بحرفے از قیامت قامتش کم
بچشمے قلبِ ترکستاں دریدہ ‌ ‌ بموئے ملکِ ہندستاں خریدہ
رُخے اندک بسبزی میل کردہ ‌ ‌ بہارے از کفِ خضر آب خوردہ
رواں سروِ تر و سبز و جواں ہم ‌ ‌ ندیدہ سبزہ وُ آبِ رواں ہم
تو گوئی رنگِ سبزش گاہِ دیدن ‌ ‌ ز سبزی و تری خواہد چکیدن
ہمہ طاؤسِ ہندی سبز وام است ‌ ‌ کزاں گونہ بزیبائی تمام است
تذروانِ خراساں نغز مانند ‌ ‌ وَلے طاؤسِ ہندی را چہ مانند

۱- مے کامل دروں ع = دروح حج = وُلے سا ب = دو پہُرخ حج۲ د ہم - قوتاً قوت سا حج ع۲ د = قوتِ قوت ع ب
۵- بشغلِ نیم کاری ع ء ا ۷ - نہ حاجت سا ک ع۲ = بہ حاجت حج سا ب ۸ - گشت حج د ب ع = گشتہ ع۲ حج۲
= رفتہ سا ۱۰ - بچشمے سا سا۳ حج حج۲ ع۲ د ب = بچشم ع ۱۱ - رخش سا۲ ۱۲ - بدیدہ سا۳ ع۲ حج۲ = ندیدہ سا حج ب-

خمار آلوده چشم نیم بازش   جهانے نیم کشتهٔ نیم نازش
بکشتن طرّه را سر باز کرده   بخنده فتنه را در باز کرده
دو زلفش مشک و خالش مشک دانه   وزاں بو باغِ رضواں گشته خانه
مثالش چشم احوال هم ندیده   نظیرش آئینه هم ناوریده
جمالے حسن کس نفزوده بر وے   زلالے دستِ کس نالوده در وے
بلا سرهنگ دیوانِ جمالش   اجل جاندارِ سلطانِ خیالش
ببرجی کاید او در چشم امید   نه شب مه تابد و نه روز خورشید
بچنداں زیورے افزوں گهرمند   مگر در گوش و گردوں گوهرے چند
کسے کش صُنعِ حق شد زیور آرائے   چه حاجت زیورش بتن سراپائے
خرد از دیدنش تسبیح خوانان   گریزد همچو فرتوت از جوانان
زنادانی ازاں گونه که دانی   همه بے رحمی و نامهربانی
رُخش در دل شعاعِ نور میزد   کرشمه دور باش از دور میزد
بجاں میداد راحت دیدنِ وے   چو شربت در تموز و شعله در دے
گهِ دیدن تن از جاں رشک می بُرد   ز تن جاں نیز هم در رشک می مُرد

۲- طره را سر فتنه را در ۳ ح ح ۲ ع ۲ د ب ك = طره را پر- فتنه را سر ع ۴- چشم احولها ع ۲ ایضاً آئینه هم ناوریده ۲ ۳ ح ح ۲ ح د ب ك = آئینه نادر ندیده ع = آئینه همتا ندیده ع ۲ ۵- جمالے ح ح ۲ د = جمالِ ۲ ۳ ب ع ۲ ع ایضاً زُلالے ۳ ح ء ح ۲ ع ۲ د ۸- زیورے ۲ ح ح ۲ د ع = زیور ع = زیورش ۳ ب ۱۳ امیداد ۲ ۳ ح ح ۲ ع ۲ ك د ب = میداشت ع -

ببین تا چند باشد مهر پنهان　　　که جان از تن برد رشک و تن از جان
دو دیده دوخته عاشق بسویش　　　　در دیده جامهٔ جان پیش رویش
چو میدید اندران محراب دیده　　　حجاب دیده میشد آب دیده
پس از دیری که حیرت رخت بربست　هوای دل بعیّاری کمر بست
درآمد عاشق شوریده مشتاق　　　　که تنگش دربر آرد چون بغلطاق
حریر آبگون کرد از برش دور　　　چو ابر از آفتاب و حلّه از حور
درو آویخت چون باز شکاری　　　　که آویزد بکبک مرغزاری
گرفت اندر کنار آن سرو گلرنگ　　بسان برگ گل در غنچهٔ تنگ
رسید اوّل بجا نها شکرّین قوت　　ز دو انگشترین و چار یاقوت
پس از مهر خزانه دور شد پاس　　بلولو سفتن آمد نوک الماس
نمی شد ریسمان را راه در دُر　　　که دُر ناسُفته بود و ریسمان پُر
چو در شد در شکوفه شاخ گلگون　شکوفه خنده زد با گریهٔ خون
چنان در قفل سیمین شد کلیدش　که شد تا پرّهٔ دل ناپدیدش
بهم لعل و عقیقے داشته جفت　　عقیق از برمهٔ یاقوت می سُفت

۶- تنش سا الیضاً حلّه از نور سا۳ ۹- شکرّین قوت سا۲ سا۳ حج۲ د ك = از شکّرِ قوت ع = شکّرِ قوت حج ح۲ الیضاً انگشترین سا۲ سا۳ حج حج۲ د ح۲ ك = انگشتری ع ۱۰- مهر خزانه سا۳ حج حج۲ د ح۲ = خزینه ك = خزاین ح الیضاً بُد رسفتن درآمد سا۳
۱۳- در قفل شد سا۲ سا۳ حج ح -

بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفری تر　　　بصد حیله همی برد اندرون سر
دران خستن که خرما بے سکون بود　　　چو خسته در دلِ خرما درون بود
ازآن خرما و با دخرج و دخلش　　　دو پاس ِشب بجنبش بود نخلش
زمیں کاں زخش شد از جوش خوں پست　　　ز رخش آبِ و زآتش خوں بروں جست
چو کرد آں جوہری درگرم خیزی　　　بدُرجِ لعل مروارید ریزی
ازآں معدن کہ بہتر معدنی گشت　　　حریر بہرمانی روئی گشت
خضر سیراب گشت اندر سیاہی　　　چکید آبِ حیات از کام ماہی
چنیں بزمے کہ دل سودائے آں داشت　　　مکرّر شد کہ معنی جائے آں داشت
چو آسود از دو جانب شعلہ را تاب　　　دراں آسایش آمد ہر دو را خواب
ازاں پس شاں نبود از بخت کاری　　　بجز ہر لحظہ بوسی و کناری
ازیں در پیش بیرونِ بستۂ تر　　　ازو زاں پستہ خوردن قند و شکّر
ازیں کردن بدزدی سینہ تسلیم　　　وزو تاراج کردن تودۂ سیم
ازیں بستن برو زلفِ گرہ گیر　　　وزو گردن درآوردن بزنجیر
ازیں دادن بدو بالاء مائل　　　وزو بازو بدو کردن حمائل
ازیں ساعد بدستِ او سپردن　　　وزو گلدستۂ بر دست بردن

۱۔ بچشمۂ غنچۂ آں نیلوفری سا۳ = بچشم غنچۂ نیلوفری سا حج۲ ع۲ د۱ = بچشمۂ غنچۂ نیلوفرِ ع ۲۔ درآں خستن ما ع۱ د۲ = جستن سا۲ حج = درآں جنبش سا۳ ۳۔ ازاں خرما زبا دِ سا۳ = ازاں خرما و بال ع۲ د حاشیہ ۸۔ یہ شعر صرف حج۲ اور ڈ میں پایا گیا ہے نسخہ ڈ میں بجائے لفظ "بزمے" کے "بیتے" ہے ۱۴۔ بدو بالائے مائل سا۳ حج۲ ع۲ د = برو بالائے مائل سا۲ ع حج۔

ازیں در دامنِ او گل فشاندن   وزو در گل نهالِ تر نشاندن
زگاهِ شام تا صبحِ شب افروز   شدی درخوشدلی شبهای شاں روز
نهاده چوں دو گل روئے بروئے   نه محرم درمیاں جز رنگ و بوئے
بهم پیوسته اندامی باندام   بآمیزش چو دو مَی در یکے جام
دو مستِ شوق باهم کرده سرخوش   نه تشویشے بجز زلفِ مشوش
چه خوش روزی و فرخ روزگاری   که یابد کامِ دل یاری زیاری
گہے لب بر لبے چوں قند ساید   بدندانِ تمنّا قند خاید
گہے خسپد دمی دوش بادوش   بنفشه در بر و نسریں در آغوش
کند هر دم نگه بر روئے ماهی   که یابد جانِ نو در هر نگاهی
بروئش مردمِ چشمِ نیازی   کند چوں طفل در مهتاب بازی
شبے باید ز روئے دوست مهتاب   که در روئے روز نتواں دید در خواب
نخستش پاس اندر لابه و لوس   به پیچاپیچ لاغ و بازی و بوس
دگر پاسے بهم دو یارِ جانی   یکے گشته دو جاں زاں پس تو دانی
بپاسِ سیومیں خفتن بمقصود   که دل خشنود گشت و خاطر آسود
بپاسِ چارمیں غسلے بپاکی   بشکرِ غیب کردن روئے خاکی

۲- دل افروز س[۲] س[۳] ۵- بجز زلفِ ح ح[۲] ع[۲] = جز از زلف س[۳] ح د ۷- ساید- خاید س س[۳] ع[۲] د ۱۰- مردم از چشم س[۲] س[۳] ح ۱۳- زاں پس تو دانی س س[۲] ح ح ح[۲] ع[۲] د = زانساں که دانی ع ۱۵- بشکرِ عیش کردن س[۲] = بشکر حق نهادن س[۳] ک = بشکر غسل کردن د حاشیه = بشکرِ غیب کردن ح ح[۲] د ع-

یکے کین نعمتش دامن گران کرد ببایدشکر آنش بیکران کرد

سپاس نعمت یکدم وصالے نیارد گفت عاشق ہیچ حالے

چو برشہ بود واجب شکر این حال طریق شاکران را داشت دنبال

نمودش دولتے کانجم سریر است کہ شکر آموز تو تلقین پیر است

ورت باید دریں ایّام پیری کہ از حہرت کند روشن ضمیری

نگہ کن اینکہ آن شیخ یگانہ نظام سلک اقطاب زمانہ

بران در شوکت اقبال تمام است چو اقبال اندران درصد غلام است

چو دولت رہنموں گشت اندران راز بصد جہد آن ہما آمد بہ پرواز

پرید از اوج ہمت در ہوائے کہ بر اوج ہوا ہا سود پائے

بہ تندی برگذشت از چرخ و انجم میان چار طایر تافت پنجم

گرم پرسی کہ آن طایر کدام است ہما کو دین و ملت را نظام است

بدان تا یابد از وے دانۂ پاک چو مرغ دانہ چیں زد بوسہ بر خاک

ارادت را دران درگاہ شد خاص گرفت الحمد للہ ملک اخلاص

یکے خود بود شمع پادشاہی دگر روشن شد از نور الٰہی

بہ ہمت زد در پرہیزگاری خدا کردش دران پرہیزگاری

۶- نگہ کن سوئے ب = اینک د = آنکہ عا ع۲ ایضاً نظام الملک ب د = نظام ملک د حم۲
۷- دو صد غلام ب د ۸- گشتش حم۲ ع۲ ب عا ایضاً بصد جہد آسمان ب ا = بصد جہد آسمان
عا ۱۰- یافت حم حم۲ ع۲ د عا = تافت ع ۱۱- ہما کان عا-

ربود از جم بملک انگشتری را نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کرد بازش سعادت شد به تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست روان دست از همه آلودگی شست
مصلّائے نماز افگند در پیش سخن گفت از نیازِ سینهٔ خویش
برآورد از پئے تحریمه راز طلبگارِ عنایت راد و کف باز
به پشتِ پا دو عالم را پس افگند به پشتِ دست زد ایں قالبے چند
به تکبیرے که زد دنبالهٔ پیر بزد بر هر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز اخلاصِ نهانی ز هفت اندامِ او سبع المثانی
قیامے کرد در طاعت الف وار که گشت از راستی سرِّ حرفِ اسرار
رکوعے کرد چوں لامِ محقّق که گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد همچوں دالِ مسجود که سرّ رهنمایش گشت موجود
زد اندر قعدهٔ زانوئے امید که زانو بوس گشتش ماه و خورشید
چو در قعده تحیّاتِ رضا خواند ز ملکش بیں فرایض کاں قضا ماند

---

۴ - مصلّائے نماز د حج ۲ = مصلّائے نیاز ع حج ع ۵ - تحرمیه و راز ع ۶ - به پشتِ دست دو عالم سا ۳ ع ۲ لٹ ی = به پشت پا دو عالم را سا ب د حج ۲ ع ایضاً به پشتِ پائے زد ایں قالبے چند سا ۳ = به پشتِ پائے زد ایں قالبِ چند ع ۲ ی = به پشتِ دست زد ایں قالبے چند سا ۲ د ب = به پشتِ دست زد ایں قالبِ چند ع ب = بپائی پائی زد ایں قالبے چند حج ۲ ۸ - بحمد الله ز سا ۳ د ب لٹ = بحمد آمد ک ها = بحمد آمد سا سا حج حج ع ۲ ع ۲ ۱۰ - که گشتش سا سا ۳ حج حج ع ۲ ب د لٹ = که گشتے ع ۱۱ - والِ مسجود سا سا ۳ حج ب ح = دال معبود ع حج ۲ ع ۲ لٹ ایضاً که سرّ سا سا ۳ حج حج ح د ب لٹ = که پیرِ ع —

نمازی کرد بر سجادهٔ شوق — کہ گرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
بدیں معراج گسترد آنچناں فرش — کہ از یاریِ دلہا رفت بر عرش
نہ یک عرشش تہ پائی سپر شد — کہ پایش بر ہزاراں عرش بر شد
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
چو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد — مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد
چو یوسف حسن و عشقش شد فراہم — بیک تن عاشق و معشوق باہم
چو یعقوبے کہ در یوسف نظر داشت — ولیکن دل بمعنیِ دگر داشت
چو شد با دیدۂ خود یار چشمش — ز نورِ دیدہ گشت افگار چشمش
چو موجِ عشق شوید نوح را فرق — بطوفاں قرۃ العینش کند غرق
خلیلے را نہد آں دشنہ در پیش — کہ قصّابی کند بر دیدۂ خویش
چو بر احمدؐ زد ایں بادِ خطرناک — دو میوہ ریخت از بستانش در خاک
چہ نور است ایں تعالی اللہ کزیں تاب — بیکدم زہرۂ خارا شود آب
نگر زد پائے بر طور از آں نور — کزاں شد پارہ پارہ سینۂ طور
زخارا عشق ما راسخت تر یافت — کہ موسیٰ زندہ ماند و کوہ بشگافت

۳- بر ہزاراں ۲؎ حم ع ۱؎ د ب = صد ہزاراں عرش پر ۳؎ = از ہزاراں ۳؎ حم ۲؎ = با ہزاراں ع
۵- مجازی حم ۲؎ ع ۱؎ ب = مجاز ز ۳؎ حاشیہ ۶- عشقے ۲؎ ۳؎ حم ۲؎ ع ۱؎ ک = عشقِ ب = عشقش ع الضاً یکے شد
عاشق حم ۲؎ ۷- بر یوسف ۳؎ ع الضاً ولے دل رابمعنی دگر حم ۲؎ ۸- با دیدۂ خونبار ب ۹- موجِ عشق گوید ۳؎ ع ۲؎
۱۰- با دیدۂ خویش ۳؎ د ع ۱؎ ۱۴- کزاں تاب ع = کہ از تاب ۳؎ ۱۴- نسخہ حم ح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے۔

چنان شربت که از موسیٰ برد هوش مگر خضرے تواند کردنش نوش
خضر خان را که خضرِ عهد شد پیر بران سرچشمه کردش چاشنی گیر
هم آن سروی که جُستی گشت جفتش هم از بستانِ دیگر گل شگفتش
چو گلهائے مرادش جمله بشگفت ز حالش بلبل این نکته فرو گفت

غزل از زبان عاشق

بحمد الله که جانم کامِ دل یافت گلِ بختم هوائے معتدل یافت
غمے کان بود در دل قفلِ پولاد کلیدی شد درِ مقصود بکشاد
رسید از ساقیِ دوران مےِ ناب که آفت مست گشت و فتنه در خواب
نسیمِ یارم از نو خارِ غم رُفت ببین گلستانِ عیش بشگفت
ز جورِ غم بروں می برد جان رخت دران خورشید دید و عطسه زد سخت
دلے کز بازیِ غم بود بدحال ز روئے یار من فرخ شدش فال
بجانم زلف و روئے ساخت آرام که هم صبحم مبارک گشت و هم شام
چه عذرت خواهم اے شامِ طرب زائے مگر چون سرمه در چشمت کنم جائے
چه عزت دارمت اے صبحِ فرّخ مگر بر خاک مالم پیش تو رُخ

۳ـ همان سروے که چشمه گشت ح[۲] ۱۰ـ عطسه زد سخت س، سٗ[۲] ح[۳] د ب ع[۲] ل[۵] ح = عطسه زد بخت ع ح[۲] ۱۱ـ بازیِّ غم بود ع ح ح[۲] ب ل[۵] = باریِّ غم سٗ[۳] = یاریِ غم ع[۲] = بارِ غم بود است سٗ[۳] ۱۲ـ هم صبحم س، سٗ[۳] ح ح[۲] ع[۲] د ب ل[۵] = صبحم هم ع ۱۴ـ عذرت آورم سٗ ع[۲] د ایضاً سایم سع[۲]ـ

شبے چوں زاغ تا بانگِ خروسم | کجا سیری کنوں زآگوش و بوسم
چو جاں بود آنگہم در سینہ پنہاں | تنش ہم درکشم در سینہ چوں جاں
ہم از در باز گرد اے بادِ نوروز | کہ من بوئے گلِ خود دارم امروز
مدہ پیش اے شب از مہ یادم اکنوں | کہ من با مہوشِ خود شادم اکنوں
گر اوّل مے ربود از گریہ آبم | کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم
شبے خواہم چو زلف اندر درازی | کہ با رویش کنم چوں زلف بازی
چو ہستم روز و شب با دوست بر تخت | گر آں ہم دیر تر ماند زہے بخت
ہمے کز بہر او شبہائے تاری | ق زدیدہ کردمی ستّارہ باری
سعادت بیں کہ داد اختر بکارم | کہ کرد آں ماہ را جا در کنارم
چو من زاں ماہِ خود گشتم خوش و شاد | شبم با ماہتابِ خویش خوش باد
نوا زن چوں زد از سوئے شہ ایں ساز | بروں داد از سوئے مہ زہرہ ایں راز

پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشّاطۂ ناز | کہ بخشم یار گشت و یار دمساز
بیار اے از عبیرِ تر جبالم | زمشکِ سودہ بر مہ کن ہلالم
ز خونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب | سرِ زلفِ مرا دہ پیچش و تاب

۱- سیری شود ح۲ = سیری بود س۳ = سیری کنم ح ۲- آں کشم در ح۲ = آں کم اندر د ۳- بوئے نوروز ح۲ ۴- یادم امروز - شادم امروز ب ۷- چو ہستم س۲ س۳ ح ح۲ د = چو بینم ع ب
۱۳- مشّاطۂ راز س ع۲ د حاشیہ ۱۴- بر مہ کش س۳ ب —

ازاں خوں ہر گرہ در موئے تر کن — گرہ بر جانِ عاشق سخت تر کن
ہماں بازوست ایں زیرِ سرِ دوست — کش از خوں تر شدی زیرِ سرم پوست
ہماں سینہ ہست ایں بر سینۂ یار — کہ در ہجرش زناخن بودی افگار
دو سینہ سود چوں باہم نہانی — فراہم شد جراحتہائے جانی
شد آں کاندیشۂ صبحم شام کردی — شب از روزم سیاہی وام کردی
کنوں کامد گہِ عاشق نوازی — ز زلفِ خود دہم شب را درازی
گزشت آں کافتابم زرد بودی — مہِ من در زمیں در گرد بودی
کنوں زیں مہ کہ بر خورشید ام کرد — نگر خورشید زرد و ماہ در گرد
زہی خوابِ خوشم با یارِ دمساز — کہ بیدارم کند از بوسۂ گاز
سفے زنجیرِ ایں زلفِ گرہ گیر — کہ بر بستم جواں شیری بزنجیر
من و تو زیں پس اے یارِ وفادار — دل و جاں در طرب لبہا در آزار
گر آزاری بخوں لبہائے ما را — سرم را گیر بہرِ خوں بہا را
مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش — کہ گہ ہمخوابہ بودت گہ ہم آغوش
چنانم کش کنوں در جاں پیاپے — کہ کم گنجد خیالم نیز در وے
ہماں تا محشرِ اے روزِ جوانی — کہ خوش گیریم ذوقِ زندگانی

---

۴ ـ نسخہ ج میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ۵ ـ روز سیاہم ج ب ۷ ـ مہِ من در زمیں در گرد ک
۸ ـ بر خورشید سہ[۳] حج حج[۲] ع[۲] د ب لک = در خورشید ع ۹ ـ در بوسہ[۳] ج ب ۱۰ ـ آں زلف سہ[۳] ع[۲]
۱۵ ـ تا محشرِ اے روزِ جوانی حج حج[۲] ع[۲] د ب لک = تا حشرِ اے روزِ جوانی سہ[۴] = تا روزِ حشرِ اے جوانی سہ[۲] = تا بحشرِ اے روز ع

بجان اے عمرِ پاینده جاوید
که نوشِ جان کشم از جامِ اُمید

دگر من نیستم جاوید بنیاد
خضرخاں در زمانه جاوداں باد

خراب گشتنِ مجلسِ خانی از گردشِ دورِ مُدام و خفتنِ بختِ بیدارِ خضرخاں و پریشانی ایں دولت در واقعه دیدن و تعبیرِ آں

خوابِ پریشاں از دلِ بیدارِ خسرو جُستن

بسے دیدم دریں گردنده دولاب
ندیدم ہیچ دَورش بر یکے آب

اگر خورشید ایں ساعت بلند است
زمانِ دیگر از پستی نژند است

دگر سیّاگاں ہم زیں شمارند
که گہ زیر و گہے بالا یکارند

چو ایں گردش ہمه بالا و زیر است
گر آید زیر بالائے نه دیر است

بکن تکیه بصدر و مسند و تخت
خس است ایں جمله چوں بادی و زد سخت

ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش
که صد شه را کند یک لحظه درویش

بچشمِ خویش دیدم کج کلاہاں
برہنه پا و کفشِ کہنه خواہاں

بگوشِ خود شنیدم تاجداراں
ز بے نانے بخوشه جو شماراں

۱- بجان اے عمرک = بیالے عمر س۱ س۳ ح ح۲ ع د ب ایضاً کنیم س۲ س۳ ح۲ ب د ک ایضاً جام خورشید ک
۴ - درخواب دیدن ح۲ ایضاً ازدل بیدار خسرو جستن س۳ د = ازدل بیدار خسرو پرسیدن ح۲ = ازدل بیدار خسرو
ح ح۲ ع = ازدل بیدار جستن ح ۶ - ہیچ دورش ح ح۲ د ب ک = ہیچ روزش ع ح ۸ - گہے زیرو گہے بالا
س ۹ - زیر و بالائے س۳ ک ع ۱۲ - کج کلاہاں ب —

علمائے جہاں برعکس ہم ہست   کہ بر ملکے گدائی را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے   بتخت زر دریدہ پاشنائے
شتر گربہ ہم است اندر بسے چیز   کہ آنجا می نگنجد عقل و تمیز
کبوتر باچہ ژندہ پا چو گلنار   نخ ایزارِ رنگیں ساق پرخار
چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ است   نہ ہر ماہی شکارِ ہر نہنگ است
کسے کز تیرِ چرخش زخم بر وزیست   شفا جوید نہ رسمِ دلفسر زیست
نتابد رو بہ تعظیم از سپر تیر   ندارد شیر شرم از ریشِ نخچیر
چو باشد سہل قسمے زآسماں یافت   ازیں و آں زیادہ چوں تواں یافت
بریش کوسہ جانت از ناشکیباست   محاسن زآئینہ جستن نہ زیباست
گرت دل راست در عشق احترامے   زید تا می نکوتر نیست نامے
چو حال اینست شو با دادہ خرسند   بجوے آزار بہرِ خوردہ چند
میفگن پنجہ با شیراں ز مستے   چو گربہ باش از کوتاہ دستے
زتندی موئے شیراں زہر خیز است   گوزن از خوئے خوش تریاک ریز است
چناں کن باہمہ کس زندگانی   کہ مانی زندہ چوں زندہ نمانی
کنوں از سینہ بیروں ریزم ایں جوش   کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
کہ چوں شد را بہ شخصِ نازپرورد   رسید از تندبادِ آسماں گرد

---

۱۲ ـ بیتے[2] مج[2] دہ ایضاً چو گربہ باشو[3] ـ

تغیّر یافت ناں اندر مزاجش　　نشستند اہلِ دانش در علاجش
بہ تپ لرزہ شدہ خور زاں تپِ نرم　　کز آں خورشید را اندام شد گرم
چنانش در جگر ناں یافت آزار　　کز آزارش جگر گوشہ شد افگار
خضر خاں کو نہالے بود زاں باغ　　چو لالہ داشت زاں غم بر جگر داغ
برسم نذر گفت ار بہ شود شاہ　　پیادہ در زیارت تا کُنم راہ
ز نذرش لختے از شہ رفت سُستی　　پدید آمد نشانِ تندرستی
رواں گشت آں ہمینِ سربلنداں　　پیادہ سوئے ہتنا پور خنداں
چو او پائے بلوریں سود بر خاک　　ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک
ملوک از باد بر خاک اوفتادند　　بہمراہی دراں رہ رو نہادند
تو پنداری دراں صحرائے سادہ　　دمید از خاک گلہائے پیادہ
ز ہر یک پائے نازک پنج و شش گام　　بسے سُرخ آبلہ برخاست گلفام
سراں چوں آب در صحرا شتابی　　کفِ پا بر سوار کہائے آبی
چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی　　ق　کُند پائے ہمہ بے پوست روئی
ہمہ گلہا بپائے سرو خفتند　　طریقِ مصلحت را باز گفتند
بغلطیدند پیشِ راہوارش　　کہ تا کردند بر مرکب سوارش

---

۲ - ازتپ شرم س[۳] (اس مصرعے میں نسخے بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں) ۷ - رواں شد آں ہمینِ سربلند آں س[۳]
= رواں گشت آں ہمینِ سربلنداں ع[۱] د[۲] = رواں گشت آں ہمین سروِ بلنداں حم[۲] = رواں کرداں ہمیں سروِ
بلنداں ع حم ب ایضاً ہتنا پور ب ۱۲ - کف آوردہ حم[۱] —

روان شد سوئے ٹھٹھا پور پویان بصد خواہش حیاتِ شاہ جویان
غلط شد با چنان تعظیمِ پاکان یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکان
کہ چون عزمِ زیارت کرد چون تیر نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نرفت آنسو گہِ باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردی نبر روش در پناہِ نیکمردی
حمایت را کہن دامانِ درویش ز صد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوش اقبال میکردش منادی کہ جز بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پر از بانگِ نی و چنگ در و کے راہ یابد دیگر آہنگ
چنان ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش نز استواری
بدستش طرۂ سیمین عذاران چو سبحہ در کفِ پرہیزگاران
ز تمغا کر رفتہ تا بخورشید شدہ بیت السعادت برجِ ناہید
چو بر عزمِ زیارتگاہ میرفت ہزاران رہزنش ہمراہ میرفت
بدانسان میزدند آن رہزنان راہ کہ ہم زہرہ زرہ میرفت وہم ماہ
ز نغمہا کہ ہوش از مغز میرفت درخت و دشت و صحرا پائے میکوفت
بدین بازی چو آن عنقاے شکر باز ق ز دورگاہِ ہمایون کرد پرواز

۳۔ کرد تدبیر س۲ ح۲ ایضاً نشد بہرِ زیارت س۲ ح۲ ب = نشد سوئے زیارت ع ع۲ ح۲ د
۱۱۔ بیت السعادت س س۳ ح ع۲ د ب ک ہ = بیت العبادت س۲ ع
۱۴۔ از آن نغمہ س۳ ۱۵۔ بہ بین بازی ب —

مخالف کو محل هیچو است خالی   چو خالی دید کرد آفت سگالی
چو بود آن پیسه را در سینه پیسے   بباریکی شده باریک ریسے
نبودستش آن هزاری چون زمردان   هزاری ریس کردش چرخ گردان
بگفته راست کرد اندیشهٔ خویش   بحضرت رفت بے اندیشه درپیش
برون داد آنچنان رازِ نهان را   که باور شد دلِ شاه جهان را
الیخان را گوزنی ساخت با شیر   زد اوّل نیش و آنگه راند شمشیر
چو از کارِ الیخان سینه پرداخت   شبک تدبیرِ کارِ خضر خان ساخت
ستد فرمانی از فرمانده دهر   چو ماری هر خطش دیباجهٔ زهر

راز نامه عتاب امیر ظل الله سوئے شمس اسحق

سرِ فرمان سپاسِ بادشائے   که بر ترنیست زو فرمانروائے
گهے نعمت دهد گه بینوائے   گه آرد پادشاهی گه گدائے
از و بر هر سرے مهرے نهانی است   دگر خشم آورد هم مهربانی است

۲- آن پیسه را در سینه پیسی س۳ ک = آن پیسه را در سینه نیسی ی = آن نیشه را در سینه نیشی ع = آن بیشه را در سینه نیشی حج = این بیشه را در سینه بیسی ع۳ ایضاً باریک ریسی س۳ ع۲ ک ی = باریک ریشی ع حج = تاریک ریسی د ۳- نبودست س۲ س۳ حج ک ع عا = نبودش ع ع۲ د ایضاً هزاری ریس س۳ ک ی = هزاری ریش ع حج = هزاران ریش ع۲ د ۹- روزنامه امر ظل الله س س۳ حج ع۲ د ی = روزنامه امیر ظل الله س۳ ب ک = روزنامه ظل الله حج۲ = رازنامه عتاب امیر ظل الله ع

۱۲- نهان است ایضاً مهربان است ب-

زحکمش ہیچکس بے آزموں نیست　　رضا و خشمش از حکمت بروں نیست
دو مردم را چو خواہد قطعِ پیوند　　پدر را دور گرداند ز فرزند
وگر پیوند خواہد بے کم و بیش　　کند بیگانگاں را یکد گر خویش
ہر انچہ آید اگر کم ور گران است　　چو در بینی صلاحِ ما در آن است
از آں پس داد با اندک غبارے　　بنورِ دیدۂ خود خارخارے
کہ اے خونِ من و خونابۂ من　　زہرت خوں دل ہمخوابۂ من
از انجا کاسماں راہست خوئے　　ق　کہ بستاند چو بخشد آرزوئے
جدائی افگند چوں کرد باہم　　پراگندہ کند چوں شد فراہم
نہ پیوندے تواند دید تا دیر　　نہ کس را خواہد از کامِ دلے سیر
زند برقی چو آبی ریزد از میغ　　بہ پیوند د بخون و بُرّد از تیغ
بد انساں کرد ما را از خونِ ما پاک　　کہ خونِ خالت افشاندیم بر خاک
الہی تا کہ خالت بود فرخ　　ق　بہ و بایستہ ہمچوں خال بر رُخ
بزخمِ خنجرِ آتش زبانہ　　کہ ہست آں فتح و نصرت را نشانہ
خطائے کرد دورانِ جفا بہر　　کہ چوں نقشِ خطا حک کردش از دہر

۳- بیگانہ را یکدگر ب ۴- اگر سود از زیان است س۳ ۵- اندک عیاری س ح حج ع۲ ۶- خونِ دل س۲ ب ك حج۱ = خون من ع حج د ی = خونِ و ہم خونابہ من ع۲ ۹- پیوندے س۳ حج ح۲ = پیوندت حج ع۱ د ب = پیوندش ع ۱۱- خونِ ما س۳ حج ع۲ د ب ك = خونِ دل حج۲ = خوئے من ع -

گر از خالی جمالت گشت خالی   مشو خالی ز حمدِ لایزالی
رُخ از روئے نیایش بر زمیں مال   کہ رویت را نیایش بس بود خال
ز دل چترِ سیاہِ ماکن دور   کزیں خالست روئے ملک را نور
چو زیں سررشتہ رمزے باز یابی   عناں ناخواندہ سوئے ما نتابی
دلت دانم کہ تنگست از پئے خال   شکار و گشت بہ باشد دریں حال
زآبِ گنگ تا دامانِ کہسار   نہ بینی خاستہ یک سوزنِ خار
برانگو نہ است صحراہائے نخچیر   کہ دہ آہو تواں کُشتن بیک تیر
باقطاعِ تو کردیم آں زمیں خاص   کہ باشد رہ برہ خنگِ تو رقّاص
بامروہہ نشیں با لشکرِ خویش   کہ برکوہ آزمائے خنجرِ خویش
چناں کن تیز تیغِ خود برآں سنگ   کہ بُرّی سنگ پایانِ گراں سنگ
چناں زن درخشانِ کوہے آتش   کہ سوزد درخطا قاآنِ سرکش
بفیروزی دو ماہی باش زانسوے   کہ تا فیروزم چرخ آرد بتورُوے
چو تسکینِ غبارت باز دانیم   دریں گلشن چو بادت باز خوانیم
ولیکن تا رسد ہنگامِ آں کار   ق کہ دولت بر دریابخشدت بار
رواں کُن سوئے حضرتِ بے کم و کاست   علامتہائے سلطانی کہ آنجاست

۱- جمالت گشت ح حج حج[۲] ع[۱] = جمالت کرد ع ب د ۴- ثنایش ح ۸ - رہ برہ خنگ س[۱] حج[۲] ب د = رہ برو خنگ س[۳] حج = رہبر خنگ ع ۱۱- خاقان خس کش س[۳] حج[۲] د = تا آب خس کش س س[۱] حج ع[۲] ب ہ ح ۱۴- باز بر دربخشدت د ب -

زچتر و دورباش و پیل و رایت ق کہ حکمِ ما بران دادت ولایت
امانتہائے تست این جملگی ساز امانت چون تو باز آئی رسد باز
مدار اندیشہ زانچہ اقبال ماخواست صلاحِ تست ہرچہ اندیشۂ ماست
چو مضموناتِ فرمان شد بپایان بمُہر آمد رموزِ پادشاہان
طلب کردند بدخو خادمے زشت درونش آتش و بیرونش انگشت
ترش روئے بسانِ سرکہ تند کہ ہم از دیدنش دندان شود کند
زبانی پیکر و دوزخ زبانہ دہانش ہفت دوزخ را دہانہ
بیک لب آسمان را بوسہ دادہ دگر لب برزمین دامن نہادہ
زبانی بیگرہ روئے گرہ سنج بہر یک مُوئے ابرویش گرہ پنج
بلا را شحنہ آفت را مربّی قِنَا مِنْ وَجْہِہِ الْمَشْئُوْمِ رَبِّیْ
چو شد پیوستہ آن عنبر بکافور پُر از کافور و عنبر یافت منشور
بفرمانِ شہ آن فرمانِ پُر دُود ستد آن دود رنگِ آتش اندود
بر آیینِ الاقان یکشب از شہر رسید آنجا کہ بُد شہزادۂ دہر
خضر خانے فریبِ بخت خوردہ جہانش اُمیدوارِ تخت کردہ
شد و شہزادۂ خود کامہ و مست زمقصود آنچہ باید بر کفِ دست

۱- کہ حکمِ ما حہ[۲] ع[۲] د ب = زحکمِ ما ع حہ ۷- دوزخ را فنا ذ ب ۹- رشئے سا حہ[۱] حہ[۲] ع[۲] د ب = رویش ع ۱۲- فرمان برزد ب حہ ع = فرمان برسے دود ۃ = فرمان پر دود حہ ع[۲] د ۱۳- الاقان سا[۳] حہ[۲] ع[۲] ب ۱۴- خضر خانے حہ حہ[۲] ع[۱] = خضر خان ع ۃ -

بعزّت نازنینِ ملک بوده ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ بد و نیکِ جهان ناآزموده
نه زابِ سرد پایش یخ دیده ‌‌ نه بادِ گرم بر رویش وزیده
چه داند خوئے چرخِ بیوفا چیست ‌‌ وزیں گردندہ ثابت در جهاں کیست
همیرفت از طرب بانغمۂ و نوش ‌‌ ز آفتهائے دورانش فراموش
چو بگذشت از سوادِ میرتہ آنسوئے ‌‌ سواد آورد سوئے دشمناں روئے
رسید آں خادمے عفریت وش تیز ‌‌ تنِ ناشاد و رخسارِ غم انگیز
بدرگاهِ خضر خاں شد نهانے ‌‌ چو ظلمت پیشِ آبِ زندگانے
سپردش ماجرائے پیچ در پیچ ‌‌ درو جز پیچ غم دیگر همه هیچ
چو خاں خواند آں تغیّر نامۂ شاه ‌‌ تغیّر یافت اندر خاطرش راه
یکے آنکو بحضرت نازنیں بود ‌‌ چراغِ چشمِ شاهِ دوربیں بود
دگر آنکه از عتابِ تاجداراں ‌‌ نبود آگه برسمِ هوشیاراں
عتابِ پادشاهاں سیلِ خونست ‌‌ شناسد ایں دم آں کاهل درونست
مبادا خسرواں در خوں ستیزند ‌‌ که خونِ صد جگر گوشه بریزند
بسا گوهر که برد از تاجورِ ملک ‌‌ که فرزندی و خویشی نیست در ملک
هر آں گرکاں زسلکِ پادشاه است ‌‌ گهے تاجِ سر و گه خاکِ راه است

---

۴ - نغمۂ و نوش حہ حہ۲ ع۱ د ب = نعمت و نوش ع ۵ - میرت ب ۵ میرٹ د = تیرت ع۲ = سیرت حہ = میرتہ ع حہ۲ ۸ - سپردش سا سا۲ سا۳ حہ۲ ع۲ د ب = سروش ع حہ ایضاً پیچ پیچ غم دگر هیچ حہ۱ ب = پیچ غم دیگر همه هیچ ع۲ د حہ ۱۱ - عتاب شهریاراں سا۳ -

بجاں ایمن نباشد خاص جمشید — عطارد را بسوزد قربِ خورشید
خضر خاں حربۂ شہ خوردہ در دل — ز دیدہ خونِ دل میریخت در گل
چو سترِ راز را کم دید چارہ — بزد دست و گریباں کرد پارہ
کساں کاں حال را نظّارہ کردند — نہ جامہ بلکہ جاں را پارہ کردند
نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ — کہ دلہائے کواکب گشت سوراخ
چراغِ ملک زاں آتش فشانے — دخانے دل شد و بگذاشت خانے
علامتہائے شاہی دادہ شاہ — حسام الدین ملک را کرد ہمراہ
کہ پیل و دورباش و چترِ شاہی — ز شمس آورد بر ظلِّ الٰہی
وز انسو خود بقصرہاں با دل تنگ — سوئے امروہہ کرد از میرٹھ آہنگ
رواں شد چہرہ از خوں رنگ کردہ — دو چشم از گریہ جون و گنگ کردہ
گذشت از گنگ با خاصاں تنی چند — کلہ را سایہ بر امروہہ افگند
رسیدہ سایۂ چتر از کلاہش — کلاہ و سائباں چترِ سیاہش
زآبِ دیدہ ہر سو رخش میتاخت — ز دودِ سینہ بر سر چتر میساخت

---

۳ - سترِ راز ۳؎ حج۲ د ۵؎ = مہرِ راز ع ۷؎ سرِ راز ع حج ل ۶ - دخانے دل حج ع۲ د ب ل = دخان ع حج ۸ - زپیل ب ایضاً آورد ۳؎ حج حج۲ د ب = آوردہ ع۲ = آورع ۱۰ - جون و گنگ حج۲ = جوگنگے ع = خونِ گنگ ح د ب = ہمچوں گنگ ۳؎ = چوں گنگ ع ۱۲ - رسیدہ سایۂ ۳؎ حج حج۲ ب ۵ ایضاً کلاہ سائباں ۳؎ ۳؎ حج حج۲ ع۲ د ۵؎ = کلاہ و سائباں ب ل = کرآہ سائباں ع
۱۳ - میتاخت - میباخت ب —

بامرو به درون غمناک بنشست — چو گل با سینهٔ صد چاک بنشست
دو سه روزی در آن تیمارِ جانکاه — نداد اندوهِ دل را سوئے خود راه
بخلوت شد ز دیده موجِ خون راند — غزل خوان و نوازن را درون خواند
نوازش جُست ز ابریشم خراشان — سماعِ نغمه میکرد اشک پاشان
ز دلتنگی ببانگِ چنگ میسوخت — شگافِ دل بتارِ چنگ میدوخت
بهر پرده که مطرب ساز میزد — غزلخوان بر سپهر آواز میزد
سرود و شعر گرچه غم زدایست — ولے در سختیِ غم غم فزایست
کند شادار گه شادی نیوشند — وگر در جوشِ غم باشد بجوشند
نه بینی مویه گر در مویهٔ نرم — بنائے دف کند هنگامه را گرم
در اندیشید زان پس با دلِ خویش — که نتوان داشت بے مرهم دلِ ریش
گرفتم شه چو دریا سهمناک است — نه آخر گوهرِ اویم چه باک است
گناهِ خود نمے بینم درین هیچ — که خشمِ شاه گوشم را دهد پیچ
ور آرد گوشمالِ او بجوشم — شفیعے هست مروارید گوشم
وگر زو نشنود عذرِ گناهم — بمروارید دیده عذر خواهم
بدین اندیشه یکدم شاد بنشست — پس آنگاهی چو گل برباد بنشست

۳- جوئے خون س۳ ہ۔ ز ابریشم س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = از ریشم ع ایضاً سماع نغمه س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = سماع و نغمه ع ۶- میکرد ب ۷- سرود شعر س ع د ۱۳- شفیعم س۲ ح۲ = شفیعے س ح ع۲ ع ب
۱۵- آنگاهی چو گل س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = انگاه چون گلے ع –

بسرعت سوئے حضرت شد شتابان | چو مہ در چرخ و باد اندر بیابان
شبا روزی بہ تیزی کردہ قطع | رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع
چو در ستارۂ خود دید خورشید | بشامِ غم دمیدش صبحِ امید
بسوزِ دل گرفت اندر کنارش | فشاند از دیدہ گردِ سہ نثارش
برمزش گفت کاے تلخی کشیدہ | ق | ز آزارِ پدر تلخی چشیدہ
اگرچہ این تلخیت خوشتر ز قند است | کہ چون دارو بے تلخت سودمند است
ولے شیرین نشد کز تلخ خوئے | کنم با جانِ شیرین تلخ روئے
نہ از من ریختہ است این زہر بر تو | کہ این بود است بہر از دہر بر تو
وگرنہ کس تواند در زمانہ | کہ چشمِ خود کند بیرون ز خانہ
چو بارد ز آسمان بارانِ تیمار | زمینے را بود زو بہرہ ناچار
کسے کز آسمان باید امانش | نباید بود زیرِ آسمانش
بسے زینگونہ بودش در نہانے | بر آن صبحِ سعادت مہربانے
کہ روشن داشت رائے صبح تابش | کہ نزدیک غروب است آفتابش
سلامش میرسد از عالمِ پاک | نویدش میفرستد مادرِ خاک
بحسرت در خضر نظّارہ میکرد | ز بہرِ آبِ حیوان چارہ میکرد

۱- چو مہ در برج ۳ ۲- اگرچہ این تلخیت خوشتر ح ع ۲ د ک = اگرچہ این تلخیت شیرین ۱۳ = اگرچہ این تلخیش خوشتر ح ۲ = اگر تلخ است این خوشتر ع

۱۲- مہربانی اور مصرعہ دوم کا قافیہ در نہانی ۳ —

چو ہست از بہرِ خضر آں چشمہ را جوش　　سکندر کے تواند کردنش نوش
اگر ممکن شدی در گیتی آرام　　ق　　بعمرِ عاریت یا مہلتِ وام
وفا پیدا شدی ہر بوالہوس را　　کہ چوں دادی کس ایں سرمایہ کس را
غرض چوں دیدہ بود آں ناوک انداز　　کہ رجعت نیست تیرِ رفتہ را باز
دلش میخواست تا در گوشِ فرزند　　در آویزد ز دانش گوہرے چند
رقمہائے کہ کار آید بشاہی　　دہد یادش ز منشورِ الٰہی
چو حاضر بود پیش آں خصمِ کیں خواہ　　کہ پرورش بخونِ خویشتن شاہ
اپنجاں را قلم در سر کشیدہ　　بخونِ خضر خاں خنجر کشیدہ
درونش کرد زاناں رہنموئے　　کہ بیروں ندہد از رازِ دروئے
نصیحت دوست را در پیش دشمن　　بود رفتن بکیجا باغ و گلخن
سِلاحِ مخلصاں دادن بہ بدخواہ　　بہ بدخواہی جانِ خود بود راہ
زکافورے کہ بود اوّل سقنقور　　در آخر خورد گولی شاہ کافور
بسا رستم کہ چوں زالاں بزاری　　ہزاراں ریش گشتند از ہزاری
خلیفہ بے تواں از ناتوانے　　مخالف در خلافِ کاروانے

۱- از آبِ خضر خاں چشمہ را نوش س ع[۲] ۴- کجا دادی س[۳] ۹- آں رازِ درونے ح حج[۲] د ب = از رازِ درونے ع = اسرارِ درونے س س[۳] ع[۲] = اثارِ درونے س[۲] ۱۱- سلیح مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک د = سلیحِ دوستاں ع[۲] = سلاحِ مخلصاں ع حج[۲] ایضاً بود راہ ب ک ۱۳- ہزاراں ریش س[۳] ع[۲] ب ع = ہزاری ریش ح حج[۲] د = ہزاری ریس س[۳]-

چو بید و سر و خفت از باد بر خاک — ز ہر سو سر بر آورد خار و خاشاک
چو رو اندر غروب آورد خورشید — زند سیّارہ لافِ ملکِ جاوید
چو شب در ابر شد سیّارہ نایاب — چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب
چو شمع ماہ را کم شد زبانہ — بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ
چو دانست آں مخالف در سرِ خویش — ق — کہ میل کانست سوئے گوہرِ خویش
بزور و زرق مجلس کرد خالی — پس ایں دیباجہ پیش افگند حالی
کہ شہ بر بستر و شہزادہ بیدار — ہم از شہ خستہ و ہم در پئے کار
زبس کاحسان و بخشش پیش کردہ — جہانے نیک خواہِ خویش کردہ
زچندیں جیشِ حاضر تخت گہ را — یکے من پاسبانم تختِ شہ را
چو در فتنہ مخالف بفشرد پائے — نخست از پاسباں خالی کند جائے
تواں باید زہیرِ کامرانے — نگیرد با توانان ناتوانے
زچشم ار خستہ شد ذاتِ سلیمت — کنوں از قرۃ العین است بیمت
گر او آرد درین بے زوریت زور — نمک را نشمرد کس چوں شود شور
صواب آں شد کہ آں دُرِّ خطرناک — بدرجی ماند از دستِ کساں پاک
نہد چوں تاجِ صحّت شاہ در بُرج — تواں بیروں کشیدن گوہر از دُرج

---

۲ - قرب جاوید ب ۳ - سیارہ شد در ابر س ۹ - جیش حاضر س[۱] س[۳] مح مح[۲] ع[۱] د ب ی = بنسِ حاضر ع د ۱۱ - باتوانا مح ك = باتوانان ع[۱] مح[۲] د ۱۲ - زچشم ار س[۱] س[۲] س[۳] مح مح[۱] ع[۲] ی[۲] = ازچشم از ب = زحشمت ك = زجسم ار ع -

رہی گفت آنچہ کرد اندر خورِ راہ — صلاحِ ملک بہ داند دگر شاہ
بدانش داشت شہ این نکتہ را پاس — کہ دشمن راست در لوزینہ الماس
بدل گفت ار دہد عمرم جہاندار — توانم خواست لابد عذرِ این کار
ورم ندہد جزاے این عمل دست — عملہا را جزا بخشِ دگر ہست
پس از روے خرد شد مصلحت جوے — برون داد آنچہ داد از مصلحت روے
نخستش گفت کان شوریدہ فرزند — چو پیوند است نتوان قطعِ پیوند
قوی بازو بری باشد ز جان سیر — کہ بُرّد بازوے خود را بشمشیر
ولیک آن بہ کہ دور از قصرِ جمشید — ببرجی دارمش ماہی چو خورشید
بدین تدبیر خان را جُست در پیش — برون افگند خونابِ دلِ خویش
بگریہ گفت کاے خونابۂ من — خیالِ روی تو ہم خوابۂ من
تو در اندیشہ نادانی چنانے — ق کہ این مقدار در خاطر ندانے
کہ چون با کس مخالف گردد ایّام — مخالف گردد او را خون در اندام
نیندیشند نقّاشانِ تقدیر — کہ این منشورِ سلطان است یا میر

۲- داشت شاہ آن حم حم۲ ک ب = داشت شاہ این س۱ د = داشت شہ این س س۳ ع۲ = داشتہ آن ع ۴- جزا بخشِ س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ د = جہان بخشِ ع ۵- داد از س۲ س۳ حم حم۲ د = بود از س ع۱ = وید از ب = داد آن ع ۶- کاین شوریدہ س۲ ب = کان شوریدہ س۳ ع = کاے شوریدہ س حم حم۲ ع۲ د ۱۱- نے نادان چنانے س۲ س۳ حم حم۲ ب ک د = نادانِ جہانے ع۲ = نادانے چنانے ع
۱۳- سلطان است س س حم حم۲ ع۲ د ب ہ = سلطانیست ع —

نگارند آنچه فرمان باشد از غیب　　نهند آنرا که فرمان است در جیب
چو بر ما نیز تقدیر این رقم بست　　کجا زین سلسله بیرون توان جست
چنان روشن شد از حکم خدائی　　که چندیت از پدر باشد جدائی
چو دیگرگون نخواهد گشتن این حرف　　بمنزل کرده باید توشه را صرف
مهے بنشین ببرجی کاتفاق است　　مهے دیگر همین برجیت وثاق است
اگرچه زین غمم تا بیست در جان　　ولیک از مصلحت رو تافت نتوان
چو بشنید این سخن فرزند دلریش　　نماند از دردمندی طاقتش بیش
ز ناله نفخ صور اندر دهن دید　　قیامت را بچشم خویشتن دید
قیامت بیش ازین نبود بعالم　　که فرزند و پدر بگریزد از هم
ز بیهوشی فرو غلطید بر روئے　　چو سرو بیل خورده برلب جوے
چو شه دید آنچنان بیهوش و تابش　　در آن صفرا ز دیده ریخت آبش
چو باز آمد بخود میکرد زاری　　که شه را بر خود است این زخم کاری
چه بُرّد دشمن از مردم سر و پائے　　تو کار دشمنان خود میکنی وائے
بلے چوں در رسد حکم خداوند　　کند خود مردم از خود قطع پیوند

---

۴ - توشه دان ع حج د ب　۵ - مے دیگرہیں برجت س سا ب دع حج۲ ح = مه دیگرهیں برجے
سا = مے دیگرہیں برجت ع　۱۰ - بیل خورده س سا۲ سا۳ حج حج۲ ع۲ ب د ت = بیل خورده ع
۱۳ - چو بُرّد س۲ سا۳ حج۱ ب ع = چه برد س حج ع۲　۱۴ - بلے چوں در رسد حج حج۲ ع۱ ب
= ولے چوں در رسد سا۲ سا۳ = ولے چوں میرسد ع —

یکے بر خود گزارد خنجرِ تیز — یکے گردد زخونِ خویش خونریز
یکے دشنہ زند فرقِ خود را — یکے دل بر درد دلبندِ خود را
ولیک ایں جملہ را مفگن بتقدیر — کہ مردم نیز دارد عقل و تدبیر
چو شہ سایہ بنید از دبرِ آنسوئے — نہادم سر ببر چہ آید بریں روئے
خضر خاں چوں بروں داد ایں دمِ درد — بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بے بگریست شہ چوں ابرِ نوروز — پس از دل برزد ایں برقِ جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگاریست — ترا از دود زخم گوئی شراریست
چہ پنداری مرا جانیست در تن — بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور — کہ چوں تو مردم از چشمم شود دور
ولے چوں ز آفرینش دارم ایں رنگ — کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے — نہ جنبد حکمِ سنگیں من از جائے
دگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں — خطِ سنگ است اگر نقشِ یخ است ایں
زخلقت چوں مرا نیکو نہ حالست — بدل در خلقتِ مردم محالست

۱- یکے بر خود گزارد سا۱ سا۲ سا۳ حہ۲ ع۲ = یکے را بر گزارد ع حہ ۲- یکے دل بر درد سا۱ سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ ب ۂ = یکے دل مید ہد ع ۳- مردم نیز دارد سا۱ سا۲ سا۳ حہ حہ۲ = مردم نیز داند سا ع۲ = مردم نیز آرد ع ۴- سایہ بنید از د سا۱ سا۲ سا۳ حہ۲ ب = نہ انداز د ع۲ = بر اند از د ع ایضاً آید از اں ر ہ سا۳ = بدیں روئے ع۲ ۵- بروں داد حہ حہ۲ ع۲ ب ۂ = بروں زد ع ایضاً ایں دم از درد سا۳
۶- برقِ جہاں سوز ب ۹- مردمِ چشم ب ۱۰- نقش در سنگ سا۲
۱۲- ہماں نقشِ نخستیں سا۳ = اگر نقشِ نخستیں ۂ ھا -

چو آگاهی ز خوئے بد ستیزم … بہر بار رسالت زاب خیزم
ہم اکنوں بازت آرد بخت والا … برافسر سازدت لولوئے لالا
چو گفت این با ہزاراں بیقراری … قراری داد از اں پس با ہزاری
نخستش داد سوگند خداوند … کزاں برتر نباشد ہیچ سوگند
بقرآن و رسول و شرع و ایماں … کہ نقض آں نگنجد در کریماں
بہ شمشیر و نمک سوگند دیگر … کہ ہست ایں شور تن وآں آفت سر
کہ اندر دیدہ و جان خضر خاں … نیندیشد گزند از دیدہ و جاں
چو آئین وثیقت محکمے یافت … دو دل با عالم غم ہمدمے یافت
اشارت کرد شاہ محکم آئیں … بداں دشمن کہ محکم داشت کیں
چراغ ملک را بردن شبانگاہ … بحصن گوالیر از منزل شاہ
تعالی اللہ ندانم کاں چہ دل بود … کہ نزدش گوہرے زانگونہ گل بود
چکیدہ قطرۂ دریا وش از وے … فگند از روئے خود چوں قطرۂ خوئے
سکونت را عجب برپائے می داشت … کہ جاں میرفت دل برجائے میداشت
جگر میکند ہجراتش بصد زور … کہ در کندن نبودش ذرۂ شور

---

۶ - شور دل سع[2] = سوز تن حج[2] ۷ - دیدۂ قان خضر خاں سع[2] ایضاً گزند دیدہ و جاں س حج[2] ع[2] ۸ - وثیقت س[1] س[3] ح حج[2] ع[2] ب[1] = وصیت س[2] ع ۹ - محکم داشتہ کیں س[1] س[3] ۱۰ - گوالیر ع حج[2] ب = گالیر س[3] = گالور س[3] = کالیور حج = والپور س ع[2] ایضاً منزل شاہ ب ۱۲ - چکیدہ گوہرے حج[2] ۱۳ - جان میرفت و دل برجائے س[1] س[3] ح حج[2] ع[2] ح ب ی = جان میرفت دل برپائے ع ۱۴ - ہر آتش سع[2] -

جگر گوشہ ز دیدہ میشد ش دور — بدیدہ خونِ دل میداشت مستور
ہمیرفت و نمیشد طاقتش گم — زچشمش دیدہ و از دیدہ مردم
درونش پارہ پارہ میشد از درد — بروں آں درد پارہ پارہ میخورد
جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم — تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم
روان شد نیم جاں با جانِ پر غم — شہنشہ ماند و نیمے جانِ در ہم
سرِ سوزن نہ سر رشتہ پدیدار — کہ بتواں دوخت آں دو نیمہ یکبار
چو آں دیدہ زچشمش بر کراں شد — زگریہ مردمِ چشمش رواں شد
خضر میرفت و عقلش کردہ رہ گم — زخضرائے فلک در نالش انجم
بدولہ در نشست آں درکرم نشر — چو خیرِ مومناں در پلۂ حشر
درآں میزاں رواں کردند پویاں — یکے خورشید و چندے ماہ رویاں
بہمراہی وزیرِ سخت کینہ — نباتش در لب و زہرش بسینہ
فریبِ روبہاں بر شیر میراند — زباں میداد و آں شمشیر میراند
دمش میداد و آں دَورِ جفا بود — دلش میداد و آں نقلِ بلا بود
اگر پیداست دشمن ، دوست خویست — بدہست آں دشمنے کو دوست رویست

۲- زچشمش س۳ ۳- بزوراں درد سا سا حج ع۲ ب = بروں آں درد ع حج۱ ۵- باجان برہم س۳ ۶- آں دو نیمہ یکبار س۲ حج ح ع۲ ب = دو نیمہ یکبار ع = آں دو نیمہ یکتار حج۱ ۱۰- خورشید و چندے س۳ ع۲ = خورشید و چندیں حج۳ = خورشید و دیگر س۱ ب و حج ۱۳- دَورِ جفا س = دو وفا س۲ س۳ حج حج۱ ع۱ ب ایضاً دلش میداد س۳ ع۲ حج حج۳ ب = زباں میداد ع۔

توان کردن ز تیغِ تیز پرهیز — که بیرون از نیام آید بجو نیز
نیام است آنکه دارد برق در میغ — برون سو نرم و رنگین وز درون تیغ
بسان پسته و بادام شو نغز — که بیرون چوبِ خشک و اندرون مغز
نه چون حنظل منافق باش در دهر — نباتی پیکری پر شربتِ زهر
بسرعت میشد آن دستورِ گمراه — بهانه بست بر دستوریِ شاه
گرفتارِ ذنب خورشیدِ تابان — چو مه منزل بمنزل شد شتابان
دو روزه راه زان خورشید تف یافت — که برجِ گوالیر از وی شرف یافت
چو گوهر جا ز نان راگشت تسلیم — بسی در هر تعهد رفت تعلیم
بتنگیں قلعه در پیغوله تنگ — نهان بنشست چون یاقوت در سنگ
دران تنگی زغم دل تنگ می بود — دران کوهِ گران بی سنگ می بود
ز بی سنگی شدی چشمش چو دُرپاش — دو لالائی دلش دادی که خوش باش
چکان هردم ز چشمش لعلِ رخشان — غمی بر سینه چون کوهِ بدخشان
زغم جانش ارچه در بیداد می بود — ولی بر روی جانان شاد می بود
هم او یار و هم او مونس هم او دوست — هم او جان و هم او مغز و هم او پوست
شب و روز آن مه و زهره بسر قد — بهم بودند باهم و چون دو فرقد

۱- برون سو هیزم رنگیں درون تیغ ب ۳- خشک است اندرون مغز ب ۷- دو روزه راه ازان سه حه حه ع ع = دو روزه راه آن ۳ ب ۱۲- در سینه ب ۱۳- در روی جانان ب ۱۵- بهم بودند باهم ۲ ۳ حه حه ع ب = بهم بودند هر دو ع —

زد و زخ شعلهٔ غم گرچه کم نیست — چو غم را غمگساری هست غم نیست
اگر کوهیست اندوهِ دلِ ریش — سُبک باشد بروئے دلبرِ خویش
وگر آبیست و آتش بر رُخِ یار — تواں خوردن بیانِ آبی و نار
بغم مونس طلب کآرام جانیست — غمِ بے مونساں یکجو جهانیست
تُرُخ ارچه از سرکه خوردن پُرزچین است — چو زیرِ لیش انگبیں سرکه انگبین است
اگرچه زهر خوردن عینِ جهل است — فسوں خواں چوں به نزدیکست سهل است
مے ارچه رهنما ید سوئے آتش — نمک چوں چاشنی دادش بود خوش
هلیله کو بُرنفتے خونِ دل رُفت — شود خرمائے تر چوں با عسل جفت
دو یکدل همچو دو زار روئے در روئے — بُدندی یکدگر دلدار و دلجوئے
گہے او پیش ایں صد ناز کردی — گہے ایں بر لبِ او گاز کردی
گہ او بازو کشادی ایں خزیدی — گہ ایں گیسو سپردی او کشیدی
گہ او کردی ترنُّم ایں همه هوش — گہ ایں گفتی فسانه او همه گوش
گہ او سر در کنارِ ایں نهادی — گہ ایں در زیر پائے او فتادی
دراں زنداں برآں دلهائے پُرسوز — بدیں حیله بسر میشد شب و روز
بحسبِ حال گہ گہ خانِ غم کش — دلِ خود را بنظمے داشتی خوش

۶- به پیشِ تست س ع[۲] = بنزدیکست س[۱] س[۳] ح = به نزدِ تست ع ب ۹- رشئے در روئے س[۳] ح ح[۲] ع[۲] = روئے بر روئے س س[۲] ع ۱۴- براں دلها ح ح[۲] ع[۲] = بداں ع ب ۱۵- خانِ غم کش ح ح[۲] ع[۲] ب ی = جانِ غم کش ع —

پریوش هم جوابے کردی آغاز　　بسحرِ هندوی گشتی فسون ساز
خضر خانے کہ بُد جاں در و باشش　　شبے با این غزل خوش بود حالش

غزل از زبان عاشق

دمے با من نشیں اے یارِ دلبند　　کہ بر رویت بگشایم دمے چند
اگر بندی نهاد ایّام بر من　　خوشم کز زلفِ تست ایں دام بر من
بر ینگونہ کہ بندم بست تقدیر　　اگر بندم کشاید چیست تدبیر
بروں آید چو ماہِ نجستم از میغ　　همیں آہن شود بر دستِ من تیغ
بسے بودم بہ بستانہا طرب جوئے　　کنوں لختے بزنداں هم کنم خوئے
نہ من از یوسف اندر حسن بیشم　　کہ تنگ آید دل از زندانِ خویشم
چو می آید زتقدیر ایں ہمہ چیز　　خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز
بہ بندِ یوسفم غم گرچہ کم نیست　　زلیخایم چو با من هست غم نیست
عروساں را ز روز زیور تواں کرد　　بود خلخالِ آہن زیورِ مرد
ازیں خلخالِ همچوں اژدہا یم　　بکامِ اژدها بیں ماندہ پایم
هنوز از پائے او خلخال دردل　　ز رویش هم خل و هم خال دردل
شرابِ عیش چنداں داد ساقی　　کہ کم ماند آرزو در سینہ باقی

۱- بشعرے هندوی س۳ ۲- پرو بالش س۲ ق ۹- تنگ آمد سا ب ۱۲- زروز زیور س۲ س۳ مج مج۲ ع۲ ك = ززر زیور ع ب ۱۴- هم خل و هم خال سا مج ع۲ ع = هم خلہ هم خال مج۲ = هم خد و هم خال س۲ س۳ ق = هم خلل هم خال ب -

کنوں کاں آں دور شد چوں مے چہ جوشم — چو دور خونست ایں خوں نیز نوشم
نگفتم شکر شادی چوں دراں دم — بگویم بارے اکنوں شکر ایں غم
گذشت آنکہ از نشاط و عشرت خوش — ہوسہا پختے ایں جانِ پر آتش
ہوس کامید بنود ہمنشینش — مس خام است لعلِ آتشینش
تو گوئی خواب بود است آنکہ ہر بار — بدولت بود مے چوں بخت بیدار
چو بختم را در آمد خفتنے سخت — اگر در خواب بینم زیں پس آں بخت
ولے چوں با دولرانیست خواہم — یقیں کاں بخت و دولت باز یابم
چو کرد ایں سوز روشن نیرِ شرق — مہ از ابرِ حیا بیروں زد ایں برق

پاسخ از زبان معشوق

زمانہ بیں چہ بے رحمت شد امسال — کہ برکند ارجمنداں را پر و بال
بطالع خضر را بود آں گرانے — کہ شوید دست ز آب زندگانے
ولے برقے کزاں دار ابر افتاد — گذشت از خضر و بر اسکندر افتاد
خضر را ہم ریاضِ عیش شد تنگ — کہ ماند اندر ریاضت خانۂ تنگ
ہنوز از وے ندیدہ روز و شب بہر — کہ دریا بستہ گشت از سردئے دہر

۱- چہ جوشم ح حج۲ = بجوشم ع ایضاً کہ دور خوں س۲ س۳ ع۲ ب ایضاً ایں مے نیز س۳ حاشیہ
۲- بگفتم شکر س۳ ایضاً بگویم نیز س۳ ۳- ہوسہا پختے س۱ س۲ حج حج۲ ع۲ ح ب = ہوسہا ریختے ع
۵- آنکہ ہشیار ب = آنکہ یکبار حج ۶- خفتنے سخت س۱ س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ح ب = خفتنِ سخت ع
۷- کاں بخت س۱ س۲ حج حج۲ ع۲ ب = تخت ع ۱۴- بستہ شد ب -

جهانی غرق شد کاختر بزشتی | بروی دجله زآهن راند کشتی
ایا ماهی که در راس آمدت پای | بیا زآن پا که برراسش کنم جای
مرنج ار گشت پایت اژدها سنج | که جای کم بود بی اژدها گنج
ورت زنجیر آهن بست تقدیر | نباشد چارهٔ شیران را ز زنجیر
ازان آهن که گشتت زیور ساق | چو آهن سوخته است این جان مشتاق
دل خود را بسی کوبم درین درد | روا نبود چه کوبم آهن سرد
ز بندت من برآنم آرزومند | که بکشاید زمانه بندم از بند
ولی ترسم که بینم زین غم خویش | چو دلبندت توام بند دلت بیش
بغیرت هم ز بندت میکنم جوش | که پایت را چرا گیرد در آغوش
بپایت ار از گرانی نبودم بیم | نهم من هم ز بازو حلقهٔ سیم
چو من این سیم نپسندم در آنجای | زآهن بار چون بینم بران پای
گرفتی کامدت ز ایزد مخور غم | گکاسیر این گرفتند اختران هم
نگیرد چرخ جز پرمایگان را | که ننهد این محل بی پایگان را
مه و خورشید را گیرند پیوست | بکوکب کم زند گیرندهٔ دست

۲- راس س[1] س[3] حم حم[2] ع[1] ب = راست ع ایضاً براسش کنم حم[2] = براهش ع حم ع[2]

۵- چو آهن سوخته است حم حم[2] ع[1] ب = چو آهن کوفته ع ۹- آگوش س[2] س[3] حم حم[2] ع[1] ب = هم آغوش ع ۱۳- بی پایگان را حم[2] = بیگانگان را حم = بی مایگان را ع[2] (اس آخری صورت میں قافیہ باقی نہیں رہتا)

گرفت اختر چو خورشید زمینت — گرفتِ اختراں با داہمینت

عزمِ سلطانِ عالم سوئے عالمِ دیگر و سلب کردنِ کافورِ محجوب رجولیتِ فحولِ ملک و بروشنائیِ در چشمِ ملوک نشستن و دیدهٔ قرۃ العین علائی را کافور وام گردانیدن و دراں قصاص دیدهٔ سر بہم بباد دادن

گرت در سینہ چشمے ہست روشن — بعبرت بیں دریں فیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد — برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک — چنیں گلہا بسے کرد است خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت — کہ از یک صدمۂ قے بر زمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد برخاست — کہ شد پست از خزاں تا باد برخاست
نگہ کن تاکیاں را زآفرینش — دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی — خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت — نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

۱- با داہمینت س۱ حم۲ ب = باشد ہمینت ح حم (س۳ اور ع۲ میں کاتبوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)
۸- زیں خاک س۱ س۲ س۳ حم ع۲ = ایں خاک حم۲ = ز خاک ع ۱۱- نگہ کن تاکیاں را س۳ حم حم۲ ع ب = نگر تاکیاں را س۲ (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر گر تاکیاں را ع
۱۳- سبز اشیاں ع۲ ک۱ = سبز آسماں حم حم۲ ع ے (یہ شعر دیوان نہایت الکمال میں بھی موجود ہے)

نسیمی کاں وزد ہر صبحگاہی — نگر تا بر چہ گلہا داشت راہی
خیالے راکہ نقشے بر زلال است — امیدِ دیر پایستن محال است
دریں ویرانہ عقل آنرا پسندد — کہ در روے رخت بندد دل نہ بندد
بدانائی خورد ہر چہ آیدش پیش — کہ چشمہ بیش زاید چوں کشی بیش
جہاں راخوش خورا یکت کام دل ہست — کہ نبود کامِ دل پیوستہ بر دست
چہ بندی در گرہ نقدِ رواں را — گرہ بند ار توانی نقدِ جاں را
چو نتواں نقدِ جاں بر جایگہ داشت — چرا نقدِ دگر باید نگہ داشت
چہ سود از گنجِ افریدوں وضحاک — کہ خوردِ خاک گشت و خوردشاں خاک
اگر خود قرصِ زرداری جہانے — پس از مردن شوی محتاجِ نانے
سیہ تانے کہ مفلس را دہی خور — سیہ چتریست در گرمائے محشر
درافزوں بخشی افزونست مزدت — تو دِہ تا خاک ماند بہرِ دزدت
اگر خواہی ذخیرہ چیزے ازیں — ذخیرہ نامِ نیکت در جہاں بس
بخور مگذار وجہ یک قناعت — کہ افسوسے نمی ارزد متاعت
مشو چوں خسروانِ سست بنیاد — کہ باقی ماند از ایشاں گنجِ شداد

۲-دیر پایستن حم حم۲ ع۲ ک ھا = دیر پابستن ع ۶-چہ بندی حم حم۲ ع۲ ب ھا = چو بندی ع
۸-چہ سود از گنج س۳ حم حم۲ ع۲ ک ب = چہ شد ایں گنج ٹ = چہ شد از گنج ع ۹-قرص خور س ع۲
ٹ ایضاً بوسے محتاج س س ع۲ ۱۱-تو دہ س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب = بدہ ع ۱۳-نمی ارزد متاعت
س س۳ ح حم حم۲ ع۲ ب = نمی ارزد قناعت س۲ ع -

چو خسرو شو گدائی خوش سرانجام   کزو باقی نخواہد ماند جز نام
دریں نامہ کہ نامش باد باقی   چنیں خواندم نمطہائے فراقی
کہ چوں شہ را بحکمِ لایزالی   ق   شد از روئے خضرخاں دیدہ خالی
درونش را دراں غمہائے جانی   تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں میشد و بیروں نمیداد   جگر را غوطہ جز در خوں نمیداد
فرو میریخت خونِ ناب خوردہ   چو دیوارِ گلِ خام آب خوردہ
یکے رنجش گرفتہ در جگرگاہ   دگر قطعِ جگر گوشہ جگرکاہ
وزیں ہر دو بتر خوئی جفا ساز   کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز
ستیزی سخت کیں رسمِ جہالت   کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محالست
جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد   چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج   غمِ فرزند و خوئے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جائے   بریں ہر سہ اجل شد کارفرمائے
ز شوال آمدہ ہفتم پیاپے   سنہ ہفصد سہ پنج بر سر وے
کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق   بروں از ہفت گنبد بر دشش طاق
برو کرد آنچناں شیرِ فلک زور   کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور

---

۴ ۔ یہ شعر سوائے نسخہائے ۳ ح۲ ء کے اور کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا ۔ گ ر ء میں اسکو ۱۵ کے بعد لکھا ہے
۶ ۔ فرو می ریخت ح۲ = فرو می خورد ع ۸ ۔ کہ گر مردم س ۹ ۔ رسم جہالست ح۱ ک = رسم جہالت ح۲ ع۱
ء الیضاً من کنم ۳ ح۲ ک = می کنم ح ع ب ء ۱۳ ۔ نیز بر ۳ ۱۵ ۔ طعمۂ مور ک ۔

نگر تا چند زمیناں شیر پر بیم — شکارِ گور شد زیں آہوئے سیم
عجب ناوک زنی کو گاہِ نخچیر — شگافد مور و اژدرہا بیک تیر
چو بو یحییٰ برآرد لطمۂ خویش — چہ سلطاں زیرِ آں لطمہ چہ درویش
دریں ایواں کہ بینی لُعبتے چند — بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند
کہ لُعبت باز ایں ہر ہفت پردہ — ق — کہ لُعبت میکشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لُعبت کہ امروز آوری پیش — چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لُعبت کہ بر روئے زمین است — کہ زیرِ خاک لُعبت بیش ازین است
گراز دیبائے چیں خواہی نمونہ — زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج — کہ زیرِ تختۂ گِل خواست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج — کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز — کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم — چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است — خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک است
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں ندہند بیش از چار گز بہر
سزد خورشید را نیز ایں سزا کرد — کہ گیتی روز بستد شب رہا کرد

۲- گور و اژدرہا ب ك ۳- پیش آں لطمہ ك ۴- بجعد و زلف ك ۵- لُعبت میکند س ع[۲] ك ۶- کردنش حم حم[۲] ع[۱] ب ك ۹= کردنت ع ۱۲- خاک است- چاک است س[۳] ۱۴- باید گرفتن س ۱۵- چوں ایں سزا س ا

نشاید بر سر چرغی کلہ داشت　　کہ گیر دصید و نتواند نگہ داشت
غرض گشت ایں حکایت در جہاں عام　　کہ شد پیمانہ پُر جسم را از نہ جام
زمیں در لرزہ گشت از نقل یکذات　　بَدَا الزِّلزَالُ اِذْ نَادَتْ عَلاماتْ
علا از تخت رفت و رفعت از تاج　　شہابے جائے ماہی کرد معراج
فلک زاں جا کہ دارد رسم و پیشہ　　ق　کہ کوشد در جفا کاری ہمیشہ
دگرن بازیِ دیگر بر انگیخت　　کہ نتواند دو صد بازیگر انگیخت
بگیتی داد ہر سو فتنہ را زور　　جہانے بے نمک را کرد پر شور
کشیدند از بروں گردنکشاں ریش　　دروں ارکان ملک آمد بتشویش
بزرگانرا ہنرا ہنر گرد شیدا　　ضعیفاں را خزا خز گشت پیدا
چنیں باشد شہاں را گردشِ بخت　　کہ ایں زر یابد و آں گم کند رخت
غرض چوں رفت ماہِ ملک در میغ　　بجنبیدن در آمد فتنہ را تیغ
ہنوز آں ماہ را نابردہ در مہد　　کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سبک نامہربانی را رواں کرد　　کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
نشاید میل میل آنسو بہ تعجیل　　کہ نورِ دیدہ شہ را کشد میل

---

۴۳ - در لرزہ شد سا (مصراع ثانی عربی تھا کاتبوں نے اُس کو خوب مسخ کیا ہے۔ ہمارے مصحح سابق جناب مولنا شوکت صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کرکے اُس کو فارسی بنا دیا ہے: بدیں زلزال اُفتا و انقلابات او نسخہ ث میں بجائے عربی مصرعے کے ایک فارسی مصراع تصنیف کرکے چسپاں کر دیا گیا ہے:
چنیں باشد شہاں را گردش آفات ۴۶ - دو صد بازیگر سا ۳ح ح۲ ع۲ ب = دو بازیگر بر ع -

شتاباں رفت سنبل تشنہ چوں باد　　غبار آلودہ سوئے سرو آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار　　کزاں با دامِ چشمش یاد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں　　نرفت از جائے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ　　بر آمد بر فراز قلعہ ناگاہ
براں جانِ گرامی با تنے چند　　رسید آہنختہ برگل سوسنے چند
چو آں دیدہ براں خصمان نظر کرد　　ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد
بگریہ گفت ما ناشد فرو خفت　　کزینساں فتنۂ خفتہ بر آشفت
چہ حالست ایں و ایں جوش از پئے چیست　　بریں زندانی ایں بخشایش از کیست
ور اُمیدِ خلاص آں خود نباشد　　ق　کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
وگر بر دیدہ و ر جانست فرماں　　منم فرماں پزیر از دیدہ و جاں
جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت　　چہ باشد سنبلے با صدمۂ سخت
بحکمے کاں بسنجے تند بادیست　　گیاہی را نہ جائے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی　　نہ آں سنبل کہ شد آبی و یاغی
بشارت میدہم باری نخستت　　کہ حکمے نیست بر جانِ درستت
ولیکن در چنیں فرخ جمالے　　ہمی خواہد فلک عین الکمالے

---

۳ - نرفت از ہوش س[۱] س[۲] س[۳] ع[۲] ۵ - رسید آہنختہ برگل س حم ع[۲] = آہنخت برگل س[۲] حم = آہختہ از گل س[۳]
= آمیخت با تن ع ۱۲ - باد است - ایستاد است س[۱] س[۲] س[۳] ج[۲] ۶[۲] ب ی ایضاً چہ جائے س[۲] س[۳]
= نہ جائے حم حم[۲] ع[۲] ب ی ع -

هرنج از من که از من نیست این زور 	که چون خود خواهد اختر جمله را کور
چو بود اندر حیاتِ شاه دستور 	ق بچشمش چون بچشمِ مُرده کافور
همی خواهد ز رائے سُست تمیز 	که کافوری کند چشمِ ترا نیز
چو خان دانست کامد تیر تقدیر 	شد از دیده باستقبالِ آن تیر
برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل 	که خواهی خارم افگن خواهیم گُل
چو دید آن حال سنبل چاره ناچار 	عنیفان را ز هر سو کرد بیکار
که بفگنند سرِ راستین را 	بیازردند چشمِ نازنین را
کسے کز بهر زخمِ چشم زد نیل 	رسیدش چشم زخمے ناگه از میل
چنان چشمے که از سرمه شدی ریش 	چگونه تابِ میل آرد بیندیش
چو پرخون شد خمارے نرگسِ وے 	خمارے گوئیا قے میکند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے 	که شد چشم و خمارش ماند بر جائے
بدیده هر کس اندر درد میکرد 	مے از دیده می افشاں شد ز هی درد
اگر بود از فلک زینگونه بیداد 	فلک کور است یارب کور تر باد
ستاره بر شهابی تافت چون میل 	که انجم را کشد میلے به تعجیل

۲- چه بود س۲ ح ع۲ ۳- رائے سُست و تمیز ح۲ ب ۸- بهر چشم زخم ح۲ ع۲ ب ایضاً رسیدش چشم زخمے س۳ ح۲ ب = رسیدش چشم زخم س۲ ع۲ = رسیده زخم چشمش ع ۱۰- خمارے گوئیا خون میکند قے س۳ ۱۴- ستاده هر شهابی تافت ح = ستاره هم شهابی تافت س۲ = ستاره هر شهابی تافت ع۲ = ستاره هر شهابی یافت ح۲ = ستاره هر شبی می تافت د.

جهانے خستہ شد کز بس خرابی … شد آں با دام عتّابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را … بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر پرسی سوادش کز قدر بود … اِذَا جَاءَ القَضَا عَمِیَ البَصَر بود
چو سنبل کرد زانساں خار خارے … خزانے در فگند اندر بہارے
ز بس خجلت شدہ در خویشتن گم … در آں نامردمی ترساں ز مردم
شتاباں سوئے حضرت راہ بر داشت … ز فعلِ خود بہر گام آہ بر داشت
چو در حضرت رسید آں کار کردہ … ق … ز کفراں سنتِ کفّار کردہ
وے بے زور و جانِ سست مایہ … ہراساں از در و دیوار و سایہ
تنک پوست باصد روئے زردی … بکافوری کہ کرد ایں جملہ سردی
نوازش کردش آں بے مہر بد عہد … کہ بودش در بلاہائے دگر جہد
چو گل کردش میانِ سیم و زر غرق … کہ سنبل را نماند از سرخ گل فرق
بشغلِ خود نیابت دار کردش … بباغِ ملک امیر بار کردش
چو بر حجّاب میری داشت از بخت … دراں میری نیابت دادش از تخت
بہارِ فتنہ خلق از دور میدید … کہ بارِ سنبل و کافور میدید

۲- خواند آں رقم را س حج حج۲ ع۲ ب ی = دیداں رقم را س۳ ل = خواند ایں رقم را ع ۴- خزانے در فگن اندر س س۲ س۳ ع۳ حج۲ = خزانے را فگند اندر حج ب ی = خزاں افگند اندر نوکا = خزاں را در فگند ا بر ع ۷- سنتِ کفار س س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب = منتِ کفار ع ۱۰- بناہائے دگر س س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب = بلاہائے دگر ع ۱۴- از دور دید ند- کافور دید ند س س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ح ب ی = از دور میدید- کافور میدید ع--

وزیں سوخضر یوسف روئے چوں دید — کہ چشم آز از یعقوبیش بخشید

بسے مینخواست داد خود زدادار — بدر دِ چشم کردہ دردِ دل یار

رُخ از خونابۂ دل ریش می کرد — بزرگاں راشفیعِ خویش می کرد

اگر چہ کُند بودش تیغِ شاہی — ز فقر ششں بود شمشیرِ الٰہی

وگر چش بود پالغز نہانی — چنانکہ افت. زمستی و جوانی

وَلے ہم داد نیروئے تمامش — بذیلِ دولتِ پیرا عتصامش

زہی نیرو کہ در پنجاہ فرسنگ — سرِ بدخواہ زد شمشیرش ازچنگ

فلک زانجا کہ در پاداش سرہاست — دعائے دردمنداں را اثرہاست

زمانہ ساخت تیغے زآہِ مظلوم — سرِ شومش فگند از گردنِ شوم

چو گفتم سر بسر بکشایم ایں نطع — کہ خونریزِ سرش چوں بود با لقطع

چو دانست آں طلبگارِ بلندی — ق — کہ ہرسو چیرہ گشت از زورمندی

اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود — کِش از ہر خارخارے خواب کم بود

وَلے چوں وقت کاں تنغیت قاطع — رسید و دادبیروں نورِ ساطع

نہانی دادش افیونے. زمانہ — کز و ہوش و خرد شد برکرانہ

۶- وَلے ہم بود سا۲ س۳ (ع۲ میں اس مقام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہوگا) ۱۲- اگرچش خاطرے سا۳ = اگرچش خاطر حم حم۲ = اگرچہ خاطرش سا۲ سا۳ ب ء ۱۳- رسید آور دو س = رسیدن داد ب ۱۴- دادش افیونے سا س۳ = افیونِ ک = افسونِ سا۲ حم حم۲ ع = داشت افسونے ب —

بلے ہست این عمل در دہرِ قلّاب　　　که بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قُرصی کاندرین بالا وشیب اند　　　چو نانِ کیسه بُرِ مردم فریب اند
فریبِ آسمان خوردن نشاید　　　بخور گرت از سرو گردن نباید
مبین دولت که دارد پاسِ جانت　　　چو وقت آید کُشد هم پاسبانت
همین دستور کز پاسِ نمک ماند　　　نمک خوارے دو سه در پاسِ خود خواند
چو او بگذاشت از حقِ نمک پاس　　　نمک خواران خورانیدندش الماس
چو از تیغ و نمک سوگند بودش　　　نمک شمشیر شد سر در ربودش
چو او بر دیدهٔ منعم جفا کرد　　　سپهر از دیدهٔ جانش سزا کرد
بچشمِ کس چو کس خارِ ستم داد　　　بباید چشمِ خود با سر بهم داد
غرض القصّه آن کافورِ بے نور　　　بتنبولِ اجل چون گشت کافور
یکے از نیک خواہان قاصدے جُست　　　بدین مژدہ گل و تنبول بر دست
نہانی رفت سوئے خانِ والا　　　حکایت کرد سِرِّ حق تعالےٰ
که خصم از چشم زخمی را ہب گشت　　　سرش را تیغِ کین چوبِ ادب گشت
چنان کردندش از شمشیر مقسوم　　　که در جمعِ سه عالم چارم سوم

۳- بخورگرت جم جم۲ ب = بخورارت س۳ = بخورکت ح = بخورگر ع ک ایضاً گردن نشاید س۳ عا
۸- دیدهٔ جانش س۲ جم ک ی = دیده جانش ا۳ ب جم۲ = دیدهٔ حالش ع ۱۰- خورد کافور س۳
۱۲- خانِ والا س۳ جم جم۲ ب ک = خضرِ والا ع ۱۴- سه عالم چارم سوم جم ک ع ی = سه
عالم چار (دیا) چارم سوم س۲ جم۲ ب = سه عالم چارم از سوم س۱ ب

سلیم القلب فرزندِ جهاں شاه / بدل بود از فریبِ عالم آگاه
بچنداں شادماں گشت اندرآں کار / که هر کس را به نوبت دید تیمار
کسے کز چرخ نوبت رنج دارد / برنجد گرچه نوبت پنج دارد
چو باشد نوبتے را نوبتِ کوب / کے از میرِ علم بوقی خورد چوب
علم زینگونه بر عیّوق تا کے / برینساں در هزیمت بوق تا کے
اجل بر کاسهٔ سر نوبت آغاز / ملک بر کاسِ نوبت میکند ناز
خضرخاں چوں زغیب انصافِ خود یافت / کرم را جائے شکرِ بعید د یافت
بمسکینے جبیں برخاک مالید / ز آهِ خصم و سوزِ خود بنالید
برآں بدخواهِ بے تمیز بگریست / برو بگریست بر خود نیز بگریست
چو تنگیِ دلش جاں را ادب کرد / ز دل در گوشِ جاں لحنے طرب کرد
وزیں شیریں ترانه با دلِ ریش / حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاهی میکنم یاد / که چشم بستد و بینائیم داد
که بینم زیں نظر نظّارهٔ دهر / بهر بینش ز بینائی برم بهر
نه بیند چشمِ سر رازِ نهاں را / بچشمِ دل توان دیدن جهاں را

---

۴ - کز از میر سا حج ۹ - برو بگریست و بر خود سا
۱۱ - دریں شیریں سا سا سا حج حج ع ب = وزیں شیریں ع
۱۵ - نه بیند سا سا سا حج حج ب = نه بینم ع -

چه شد گر نرگسی کم شد ز باغی — چراغی رفت و آمد شب چراغی
غلط بینی گر از سر رفت گو رو — که نور بی غلط در سینه شد نو
چو دیدم روشنائی خود همین بود — که دل نوری شد ار خاک زمین بود
چه بیند بینشی کز کم نمائی — دهد خاک سیاهش روشنائی
چرا از چشم دل بینا نگردم — که از شبهای قدرش سرمه کردم
مگر زان چشم من بستد زمانه — که گردم جای بت در چشم خانه
نشاید کام دل راندن ز حد بیش — که ناید ز آسمان ناکامی پیش
چو در دنبال هر گل خار خاریست — ق پیاپی هر شرابی را خماریست
خوش آنکس کو بسیلی گشت خرسند — که بعد از سرکه شیرین تر بود قند
فسوس چشم ناید بیش از نیم — که نتوانم که روی دوست بینم
ولی گردد هم از دل باز معلوم — که از دل بینم ار شد دیده محروم
بیا ای همدل و همدیدهٔ من — رفیق روز دیر گرد دیدهٔ من
گر از من دور شد فرّ الهی — ق که نابینا نباید پادشاهی
نشستِ من که با تو هر زمان است — مرا شاهی و سلطانی همان است
چه غم چون من شدم با تو پری شاد — اگر تخت سلیمان را برد باد

۳- که دل کوری سد از خاک همین بود حج ۷- ناکامی پیش س۳ حج حج۲ ب = ناکامی خویش ع ع۲
۱۱- که از دل س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب = کم از دل ع ۱۳- گر از ما حج۲
۱۵- سلیمان را برد س۳ حج حج۲ ع ح ب = سلیمان رفت بر ع —

ور از من شد نگینِ ملک واپس نگینِ ملکِ من لعلِ لبت بس
وگر خاتم بدستِ من ز جم نیست از آن خاتم دهانت نیز کم نیست
وگر کیخسروے بود است و جامے ق کز ان هر دو بگیتی ماند نامے
من آن کیخسروم در زیر پایت که جامم شد رخِ گیتی نمایت
مدام این جامِ جم بر دستِ من باد میش در کامِ جانِ مستِ من باد
دو لرانی چو بشنید این ترانه ز سوزِ دل بروں داد این زبانه

پاسخ از لبِ معشوق

مباش اندیشه مند اے نازپرورد اگر نازت بدل شد با غم و درد
کز آن گونه که شادی رفت بر باد ندارد نامرادی نیز بنیاد
نه دولت راست پیوست استواری نه محنت نیز دارد پایداری
جهاں را با همه جور این روش هست که نبود شیون و شادیش پیوست
گر آرد محنت و گر کامرانے بکم مدت بر دهر دو کرانے
برودِ نیل ماند دورِ افلاک که هم گل می برد هم خار و خاشاک
زر و مال ارچه مردم را جمال است چو بے نه ارزد چو ناپاینده حال است
چو دست از رفته و آینده خالیست مرادِ دل جهاں را داں که حالیست
چو حال اینست بنشیں شاد با من منال از جور و از بیداد با من

۶- بروں زد ۳ ۱۱- این هنر ۳ ج ح ع ۲ = با همه چوں این هنر ح -

رسید از انجمت عین الکمالے | رسد این ہر کرا باشد جمالے
نہ ہر پے گفتۂ آخر بر ویم | کہ ہرگز دیدہ بے رویت نجویم
مرا چشم از پئے روئے تو باید | چو رویت ہست چشم ار نیست شاید
گر آں گفتن ز روئے راستی خاست | مرا بر روئے خود داں دیدۂ راست
وگر نا راست بود دست آں منو دار | ندارد عشق با نا راستاں کار
برآرم من ہم از سر چشم خود را | ولے یک نکتہ ہست این چشم بد را
کہ گر چشم تو ماند از دیدنم وائے | تو مردے دل توانی داشت بر جائے
منم زن نہ ہدار روئے تو جانم | بدین دل من چگونہ زندہ مانم
ور اندر جان روشن دانی از من | ق کہ بہر دیدہ این عذریست روشن
بگوا سے دیدہ و جان گزیدہ | کہ اوّل جاں کشم آنگاہ دیدہ
چو دل دادت بجان و دیدہ منزل | فدا بادات جان و دیدۂ و دل

کشیدن اجل شمشیر الوقت سیف قاطع بر سرِ تاجوران سریر شہادت در آں بہشتیان بر دست زنانے چند و گزاردن تیغ بر سرِ ایشاں بجز مشہور کہ السیف محّاء الذنوب

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ است | بہر عاشق چنیں آبے دریغ است

۳- رویت ہست س۱ س۲ حج ع۱ ب = رویت نیست س۳ ع ۴- خود دان س۱ س۲ س۳ ع۲ = خود آں ع، حج۱ = خودزاں حج ۸- بدیں دل س۱ س۲ حج حج۲ ع۲ = بریں دل س۲ ب ع ۱۲- زبانیہ چندک = زبانہ چند حج۱ ع۱ = زنار دارے چند ع حج ۲ —

کسے کز زخمِ بارانش فتد موئے | بزخمِ تیرِ باراں سے نہد روئے
بسا عاشق کزش آمد الّٰہ بر فرق | کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں | سرش خوں گرید و لبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دل را شد عنانگیر | نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند | خبر کے باشد از خنجر گزارند
شنیدی قصّۂ یوسف کہ تا چوں | بتاں را دست شو یا بید از خوں
زنی کاں حسن را نظّارہ کردہ | ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حسنِ شہ پسندند | حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ دانست ایں کہ ہر جامی نشانم | چہ خونست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتشیں سوز | کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز
نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را | نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کاگاہ شد زیں قصۂ درد | ز ہر حرفے بسینہ دشنۂ خورد
ازیں گلہا کہ ہر برگے خراشیست | ہر آں خارے کہ بینی دور باشیست
چہ خار او ش و لے باشد کزیں خار | نیابد ہیچ خار از آہن آزار

۲- بارانِ خوں سا[۱] سا[۳] چر چر[۲] ع[۲] ب ع[۱] = بارانِ خود ع ۔ ۴- شد دل راسا[۳] ۵- بکارند سا[۳] چر ع[۲] = نگارند ع چر ب ۶- بتاں را سا سا[۳] چر چر[۲] ع[۲] ب ک د = زناں را ع ۷- نظارہ میکرد۔ پارہ میکرد سا[۳] ۱۰- بدیں سوز چر ح د ۱۱- داغِ نہاں را سا[۳] چر[۲] چر[۲] ع ب = رازِ نہاں را سا[۳] ع ایضاً پے بردسا[۱]۔

کسے کو سر نہد در پائے خوباں — سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہا نی ہوسناک — ز خونِ خود دہد ہمسائے خاک
بطے بر باز شد با ز آمدش پیش — کہ سازم جائے تو در سینۂ خویش
مبیں گلبرگِ خنداں چوں نگارے — تو آں بیں کش برابر ہست خارے
مبیں زیبائے خوبانِ مہوش — ازاں کز دور بہ دیدن در آتش
مبیں آب از لطافت راحت انگیز — تو بہرِ غرقہ بینش جنبشِ تیز
بر آں یاری کہ خوں از دوستی خورد — نشاید اعتمادِ دوستی کرد
بتاں کز غمزہ خوں کردن توانند — ندانم تیغِ خوں بہرِ چہ رانند

حکایت

شنیدم عارفی شاہد پرستی — ز خونابِ دلِ خود بود مستی
بجام از چشمِ پُر خوں بادہ داشت — نظر در روئے سلطاں زادہ داشت
چو سلطاں زادہ کردی گوئی بازی — وے از گریہ زمیں کردی نمازی
شناسا بود چوگاں بازِ طنّار — ز چوگاں بازیِ آں پیرِ سرباز
چو ماہے چند زیں بازی بر آمد — ز تشویشِ ذنب مہ را در آمد
بخاصاں گفت کاندر خوں ستیزند — بشمشیرِ بلا خونش بریزند

---

۸ - خون کردن س۳ حج حج۲ ع۲ ب ی = خونِ خوردن س۲ ع ۱۳ - عاشق بازی س۳
۱۴ - ز تشویشش ذنب مہ را درآمد حج۲ = ز تشویشِ ذنب مہ را درآمد حج ع۲ ک ی ع = کہ تشویشِ ذنب مہ را درآمد حج -

دو دیدند آنهمه فرمان پذیران | که از آهن کنند آن قلعه بیران
چو دید آن مهربان بیمهرِ دوست | چو مه در سلخ بیرون آمد از پوست
بزاری گفت من خود زین دلِ ریش | همی خواهم بصد جان مردنِ خویش
ولے دارم امید از چو تو شاہے | درین کشتن بسویم یک نگاہے
دلِ شاه اندران گستاخ روئی | تغیّر کرد زان گستاخ گوئی
اشارت کرد زود از چشمِ خونریز | که زود ش سر بُرند از خنجرِ تیز
هنوز او در اشارت غمزه زن بود | که جانِ مشتاق را بیرون زدن بود
چو بر عاشق اشارت تیغِ خون است | سیاست کردن از رحمت برون است
خضرخانے که چون وحشِ شکاری | ز غمزه داشت در جان زخمِ کاری
نشستے عاقبت زان زخمِ دلدوز | بروزِ ماتمِ خود بهترین روز
چه حاجت بود چرخِ بیوفا را | بروراندن ز خون تیغِ جفا را
ولیکن چون چنانش بود تقدیر | گسستن کی تواند بسته زنجیر
مع القصّه نهانی دانِ این راز | ز گنجِ راز زینسان در کند باز
که چون سلطان مبارک شاه بے مهر | ق | ز تلخی گشت بر خویشان ترش چهر
صلاحِ ملک در خونریزِ شان دید | سزاواری به تیغِ تیزِ شان دید

---

۴ - کن نگاہی ۲۳ ع۲ ۶ - نسخہ ع۲ میں یہاں سے ۲۲ شعر غائب ہیں۔
۱۱ - بکیں ۲۳ حہ حہ۲ ب ك ۵ = ز خونِ ع —

برآن شد تا کند از کین سگالی — زانبازان ملک اقلیم خالی
نہان سوئے خضر خان کس فرستاد — نمو داری بعذر راز دل برون داد
کہ اے شمعے ز مجلس دور ماندہ — تنت بیتاب و رخ بے نور ماندہ
تو میدانی کہ از من نیست این کار — ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار
گرت بندی است از گیتی خداوند — چو وقت آید ہمت بکشاید این بند
نمی شاید درین اندیشہ تعجیل — بہنجار از وحل بیرون رود پیل
کنون ما ہم در آن ہنجار کاریم — بہنجاری ازین بندت برآریم
چو درخوردی کہ باشی مسند آرائے — برایت قلیمے کنیمت کارفرمائے
ولے مہر کسے کاندر دلت رست — نہ درخورد علوّ ہمت تست
دولرانی کہ در پیشت کنیز است — کنیز ار مہ بود ہم سہل چیز است
شنیدم کانچنان گشت ارجمندت — کہ شد پابوس او سر بلندت
نہ بس زیبا بود کز چشم کوتاہ — پرستار پرستاری شود شاہ
کدو در صحن بستان کیست بارے — کہ جوید سربلندی با چنارے
خسے کو بر لب دریا نہد پائے — برد بادش بزخم سیلے از جائے
تمنّاے دل ما میکند خواست — کہ زان زانو نشین بربایدت خاست

۴- بعذر س۱ حہ۲ ۷- ما ہم س۱ س۳ حہ حہ۲ ب - باہم ع ایضاً کہ باہنجار از آن ب
۹- علوّ منزل س۱ ۱۲- بود شاہ ب
۱۴- برکف دریا س = برسر دریا ب -

چو زینجا رفت باز اینجا فرستش ‌‌ بپائین گاهِ تختِ ما فرستش
چو سودائے دولت کم گشت چیزے ‌‌ دہیمت باز تا باشد کنیزے
چو شد پیغام گوئی و برد پیغام ‌‌ خضرخاں را نماند اندر دل آرام
زخشم و غصّہ کرد آں ماه در سلخ ‌‌ چو مے ہم گریہ و ہم خندهٔ تلخ
نخست از دیده لب را جوشِ خوں داد ‌‌ پس آلوده بخوں پاسخ بروں داد
کہ شہ را ملک رانی چوں وفا کرد ‌‌ دولرانی بمن باید رہا کرد
چو دولت دور گشت از خانۂ من ‌‌ دولرانی است دولت رانئہ من
وراں دولت ہم از من دور خواہی ‌‌ مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو بامن ہمسر است ایں یارِ جانی ‌‌ سرِ من دور کن زاں پس تو دانی
پیام آور چو زاں جانِ غم اندود ‌‌ ببرجِ شاه برد آں آتشیں دود
شہنشہ گرم گشت از پائے تا فرق ‌‌ بگرمی خیره خندی کرد چوں برق
برآمد شعلۂ کیں را زبانہ ‌‌ بہانہ جوئے را نو شد بہانہ
بتندی سرسلاحی را طلب کرد ‌‌ کہ باید صد کرده امروز شب کرد
روُ اندر گوالیر ایں دم نہ بیں دیر ‌‌ سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
کہ من ایمن شوم زانبازیِ ملک ‌‌ کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک
بفرماں شد رواں مردِ ستمگار ‌‌ کبوتر پائے بند و جره نا ہار

۶- کہ باسہ ۳ ۱۰- چو از خانِ غم اندود، ایضاً ببرجِ شہ رساند ۳ حاشیہ -

شبا روزی بریدآں چند فرسنگ رسید و برزبر کرد از نہ آہنگ
رسانید آنچہ فرماں بودش از تخت شد اہلِ قلعہ در کارے چناں سخت
دروں رفتند سرہنگانِ بیباک بہ بیباکی درآں عصمتگہِ پاک
بُرد پوشیدگاں ہوئی درافتاد کزاں ہولرزہ در بام و در افتاد
درآں برج از شغب ہر تیر شد قوس قیامت میہماں آمد بفردوس
زکنجِ حجرہا با صد نژندے بروں جستند زشیراں بہ تندی
زبازو زور واز تن تاب رفتہ تواں مردہ خرد در خواب رفتہ
شد اندر غصہ شادی خانِ والا مدد جُست از پناہِ حق تعالیٰ
سُبک در کو تواں آویخت تا دیر تہ افگندش بکشتن جُست شمشیر
چو شمشیرِ ظفر گم گشتہ بودش ازآں تیرِ وے بیجا صل چہ سودش
عواناں در دویدند از چپ و راست درافتادند وآں اُفتادہ برخاست
بہر یک شیر دہگاں سگ درآویخت نگر سگ را کہ بر شیراں غضب ریخت
زہی سگساریِ چرخِ زبوں گیر کہ شیراں را سگاں سازند نخچیر
چو بستند آں دو دولتمند را سخت زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شگرفاں در زبونے برآمد سو بسو شمشیرِ خونے

۴- برد پوشیدگاں سا ستا حج ب ك ےَ = برآں پوشیدگاں حجا ع ۶- بروں رفتند ب = بدرجستند ستا ۹- جست شمشیر سا ع حج حجا ب ك = راند سا = خواست ستا ۱۲- بہر شہزادہ دہگاں سا ۱۳- سگساریِ سا ستا حجا ب ےا = سگبازیِ سا حج ع ےَ -

چو جست آوازِ بے رحمی ز خنجر — درآمد خونئ بے رحمت از در

جهانی مایۂ غم شادیش نام — مخالف چوں خطِ مهر و غم و دام

نہ شادی بلکہ غم با اوست مدغم — از و شادی گریزاں بلکہ غم ہم

جبینے تند چوں سکینِ جلاد — نگاہے تیز چوں تیشینِ فرہاد

بفن دجال را معزول کردہ — بشکل ابلیس را مخذول کردہ

بہر یک جانب از رو رفتہ میغے — ز ہر یک موئے ابرو رستہ تیغے

دہانش از خشمناکے گشتہ خنداں — گرفتہ خشم لبہایش بدنداں

ہمہ قہر و سیاست رغبت و رائے — ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پائے

اشارت کرد ہر سو راندنِ تیغ — نشد برقِ کسے در جنبش از میغ

عفا اللہ بر چناں روہائے چوں ماہ — کسے چوں برکشد شمشیرِ کیں خواہ

کرا در دل بیاید سوزِ جانے — ز افسوسِ چناں عمر و جوانے

فلک را باد یا رب سینہ صد چاک — کز ینساں ارجمنداں را کند خاک

بجز قصاب را رحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغ خود را سرخروئی

چو گل بند دبیر جلادِ خونریز — ز اندامے چو گل نبود بپرہیز

---

۱ - چو جست او از پئے زخمے ز خنجر حج۲ ۲ - خط مہر و غم و دام س ب د حج۱ ع = خط بے مہر غم و دام حج۳ = خط ہمزہ کج اندام ط ۴ - نہیبے تند س۳ حج حج۲ ب = ہیبے س۲ ی = نہادے ط = جبینے ع ۵ - منحول س۳ ح حج حج۲ ب ک = مخذول ع = مجہول س۱ ۶ - خفتہ میغے س۳ ه حج۲ = جستہ س۲ ی = رفتہ ع = بہر جانب زبانگ آشفتہ میغے ب ک ۸ - نفرین و لعنت س۳ حاشیہ ۱۴ - چو یک بند و س -

غرض کس را بر ایشاں چوں نشد رائے — کہ گردد تیغِ خوں را کارفرمائے
بجنبید از میاں چوں تند بادی — فروتر نسبتی ہندو نژادی
بسینہ صورتی آہرمن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار
غم افزائی چو عیشِ تنگ حالاں — کژ اندیشی چو عقلِ خُرد سالاں
چو بومِ نو بدیدن شوم چہری — چو صبحِ دی بغزنیں سرد مہری
چو شامِ غم جبینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز
لبے چوں پاشنائے جفت راناں — رُخے چوں بوسہ جائے کژ دہاناں
درآں ناخوش دہانِ خوں غراں — تبسّم گونہ چوں کفشِ پاں
درازش سبلتے پیچیدہ برگوش — زسبلت کردہ خود را حلقہ درگوش
شکنہاں صفِ سرہنگاں بروں جست — تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست
زراہِ مہر دامن درکشیدہ — بخوں ریز آستینہا برکشیدہ
ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جست — کشید و کرد دامانِ قبا چست
برآمد گردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی
شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ
سیاست را فلک زاری ہمیکرد — شہادت را ملک یاری ہمیکرد

۱- چوں نشد س۱ ح۲ ب = آں نشد س۲ ح ع ایضاً تیغِ خود س س۳ ب ک = تیغِ خوں ح ح۲ ع ع۱
۳- بسینہ ع س س۲ ک ح ح۲ ع۲ = ستمگر س۱ = قبیحہ = لعینہ ع۱ ۵- بوم پر بریدہ ع۱ ۱۰- جنبش -
طریقش س۱ ۱۴- شہادت خاست س س۲ س۳ ع۲ = خواست ح ح۲ ب ع -

درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں دُرو و آغاز کردہ
اذاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوئی شد ہم مہر و ہم ماہ
چو بر شد خنجرِ شہ جعد برداشت — ق درآں منظر فغاں چوں رعد برداشت
سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر کیسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد
قضا کامد ز بہرش ز آسماں زیر — قلم چوں راندہ بودش راند شمشیر
ز خونِ او چو رنگیں کرد جا را — ہم از خونش نوشت ایں ماجرا را
چو از تیغ آں سرِ والا قلم شد — خطِ مشکینِ او خونیں رقم شد
چو گردِ رویش از خوں سیل در گشت — گلِ لعلِ وے از خوں لعل تر گشت
ز فعلِ خود چو دل از تن خجل رفت — رواں شد جان و ہم دنبالِ دل رفت
ز گردن موجِ خوں کش پیش میرفت — دواں سوئے نگارِ خویش میرفت
دلِ خوں گشتہ کش از پیش بگریخت — دو دیدا ایں خون و باآں خوں در آمیخت
صراحی مے بروں دادہ ز سینہ — نہفتہ زیرِ یاقوت آبگینہ

۳- دَرِ و منظر سا = دَرِ و منظر حم = در و خاطر ث ۵- سپر گشتن حم ع۲ ب صعا ۹- ز تیغ آں سرو بالا چوں قلم شد سا حاشیہ ۱۱- از خود خجل سا = از فعلے خجل ع۲ ایضاً خجل ماند- دل ماند ب ۱۲- زگردن سا سا۲ حم۲ ع۲ ب = زگردوں حم ع ایضاً دواں سا حم۲ ع۲ ب ک = رواں حم ع-

بخون شستن بران شد چرخ دولاب — که ساز دچشمهٔ خورشید را آب
ولے چون درتن از جان دم نبودش — برون جانب زتن شستن چه سودش
دوالانی که با فرخنده گی بود — خضرخان را زلالِ زندگی بود
چو خضرِ چرخ با او درکمین گشت — همان آبِ حیاتش تیغِ کین گشت
چو دیدم اندرین شیشه به تمیز — بسے هست آبِ حیوان خضرکش نیز
برآمد جانِ عاشق خون فشانان — ولے میگشت گرد اگردِ جانان
گلے کز روے چکیدار قطرهٔ خوے — ق فشاندی خونِ خود صد بنده بر وے
بجاے آب ازان گل خون کشیدند — نگه کن تا گلابش چون کشیدند
بریده دستِ آن بے مهرِ خونریز — که زد بر گردنِ او خنجرِ تیز
دلش چون خون نشد از لاله پیکر — که از سوسن درود آن لالهٔ تر
اجل کو هست خندان بر زن و مرد — برآن خندان لب او گریه میکرد
بجان بردن سروشی کامدش پیش — نثار آورده صد جانِ دگر بیش
زتن خون و دم از جانِ رمیده — چو بیرون جسته بر زبانِ دو دیده
تنے کاسیبِ گل بودے دریغش — فلک بین تا چسان زد زخمِ تیغش

۱- بران شد س[۱] س[۳] حج حج[۲] ع[۲] ب = چنان شد س[۲] ع ۲- ولے چون درتنِ او جان نبودش س[۲] ع[۴]
۴- تیغِ کین س س[۲] س[۳] حج حج[۲] ع[۲] ب ع ع[۱] = آب کین ع ۷- چکیدار س[۱] = چکیدے س[۲] = چکیده
ب حج[۲] = چکیدان حج = چکیداز ع ع[۲] س[۳] ۱۲- جان و دلش پیش س س[۲] حج ب = جان و دل پیش
ع[۲] ۱۴- آسیب دل س[۱] ع ع[۲]-

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں　　　زنیشرش پرورد آنگہ خورد خوں
نگر تا چند گردد دورِ افلاک　　　کہ یک نو بادہ بیروں آرد از خاک
چو گشت ایں سرو بن در زیور و زیب　　　بخاک اندازدش باز از یک آسیب
کسے کو کرد کاسی بہرِ خوردن　　ق　　شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست　　　کہ نتواند از آنساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں　　　زبیش و کم کجا باشد ہراساں
چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز　　　ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کآدمی در جاں سپردن　　　بقائے خضر یابد بعدِ مُردن
زہر خونِ فسردہ زیرِ گردی　　　سگنگو رسے دمد یا سُرخ مردی
عجب خونی وبس فرخندہ جائے　　　کزاں خوں بردمد مردم گیائے
چو خونِ خضر خاں در خاک در شد　　　ز خونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود میگشت جانش　　　ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم　　　کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت زجاں کردم جُدائی　　　مبرّی ز آشنایاں آشنائی

۴- ب اور ل میں دوسرا مصراع یوں ہے = شدہم بر سرآں کاسہ گردن (ل میں قافیہ بجائے گردن کے خوردن ہے) ۱۳- صرف نسخہ س اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزل از زبانِ جانِ عاشق میرے نزدیک یہ عنوان سخت مہمل ہے اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں بہرت جُدائی س ایضاً مبری ز آشنایاں س ح ع ب = بری س ح = مبرا ع -

بہر جائے کہ خوں راند ایں تنِ پاک — گیاہِ مہر خواہد رستن از خاک

زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے — ازاں گوگردِ سرخ ایں کیمیا جوئے

یکے خواب من آں بودے کہ پیوست — بہ بزم عشرت از مے خفتمے مست

یکے خواب اینکہ بستر شد ز گردم — مے عشرت ز خونِ خویش خوردم

چہ خوش مے خسپم اندر عشرت و ناز — بدیں خوابی کہ نتواں خاستن باز

خوشم با اینہمہ کاندر تف و تاب — خیالِ یارِ خود بینم دریں خواب

زخوں خواب آید اینمعنی چناں گشت — کہ خونم رفت و خوابم جاوداں گشت

کہ بیدارم کند زیں خوابِ ناخوش — کہ شوید از من ایں خونابِ ناخوش

چو یارم کشت زو خونم مجوئید — وزیں خوں روئے گلگونم مشوئید

کجا شد آں بتِ خونابہ شوئیم — کز آبِ دیدہ شوید خوں ز رویم

خیالش کآشنا در خوں من کرد — نباید خواست عذر ار غوطہ خورد

نہ زیں خونریز جانم تنگ خویست — کہ خونِ شیرمرداں آبرویست

ولے مُردم دریں خونابۂ خویش — کہ دور افتادم از ہمخوابۂ خویش

نہ مرگست ایں کہ عمر آید بپایاں — ولے مرگست دوری ز آشنایاں

۲- خون خاکم س۳ ح۲ ع۲ = خون و خاکم س۲ ح ب ع ۳- بزم عشق ب ۴- شد بستر س۳ ع۲
ایضاً مے عشقت ب ۷- چنان است - جاودان است ب ع۱ ۹- وزین رو خونِ ب
۱۰- بیارید س ح۲ ع۲ ب = کجا شد س۲ س۳ ح ع د
۱۲- آب جویست س۳ ح ح ع۲ د

جُدائی ہائے ہر پیوندم از بند　　　نہ چوں درد جدائی شد زپیوند
ور آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش　　　ق　کہ خونم بر زمیں چوں میکند جوش
بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز　　　شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیارآید بزم بہمن وکئے　　　کہ من از خونِ خود خوش میخورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج　　　کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت　　　کہ دُرّش گم شد و لعلش فروریخت
ہر آں قطرہ کہ از خونم زمیں خورد　　　گہر ہائے مرا باید نگیں کرد
دلم کز سوزِ غم پُر تابہ بود　　　ازو ہر دم چکاں خونابہ بود
ندانم کاسماں را دور چوں گشت　　　کہ آں خونابہ من موجِ خوں گشت
گزشتیم از جہان و خاست ہوئے　　　نماند از ما بجا جز آرزوئے
نوردِ ہستیم شد ہیچ در ہیچ　　　ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ
گر اگویم بشرح ایں حرفِ مستور　　　من از جاں دور و جاناں ہم زمن دور
تعالی اللہ چہ شعلہ است ایں کہ ہر جاں　　　بداں نہ ارزد کہ گردد ہیزمِ آں
بسا دلہائے پاکاں کز چنیں داغ　　　بصحرائے بلا شد طعمۂ زاغ
جگرسوزی بداغِ ناخوشِ دل　　　جگرپختن بود بر آتشِ دل

۱- ہرپیوندے س۱ س۲ ع۱ = ہرپیوند حہ۲ ۲- میزند جوش س۱ س۲ س۳ ہم - بیارائید س۱ حہ حہ۲ ع = بیارائید ع ۷- فروریخت - نگیں ریخت (بلاقافیہ) ب ۱۱- ہنوزہستیم س۳ ۱۳- چہ شعلہ س۱ س۲ س۳ حہ۲ ع۱ ب = چہ شغل حہ ع ۱۵- جگرپختن س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۱ ب ل ۵ = جگرپختی ع -

چو عاشق را نبا شد جاں گدازی ہوس بازی بود نہ عشقبازی
مرا ہم ہست ازیں پیکاں خراشی کہ بجرم در جگر زد دور باشی
نہ خسرو بلکہ فرہادم دریں گِل کہ بے سنگ غمے چوں کوہ بر دل
نریزد پیشِ کس خونے زریشم کہ ہم خود مونسِ غمہائے خویشم
شبے دارم چو بختِ خود سیہ روز دلم در روے چراغے خویشتن سوز
دو شب بیداری آمد رسمِ عالم یکے بیدارئے شادی دگر غم
من از شبہائے غم زانگو نہ شادم کہ از شبہائے شادی نیست یادم
دو تاریکی است پیشِ چشمِ مشتاق ق کہ تاریک است ازاں در چشمش آفاق
یکے شبہا کہ آں خالی زماہ است دگر روزِ حیاتش کاں سیاہ است
خط و زلفے کہ خوبانِ جہاں راست بلا و فتنہ بہرِ عقل و جاں راست
ز زلفِ پر بلا ہر موئے ماریست زخط ہر موئے اژدرہا شکاریست
ازاں لب خونِ مردم چوں رہد چوں کہ گر تیزش بہ بینی خوں چکد خوں
خضر خاں کآبحیواں بود در جام دریں دریائے خوں گم شد سرانجام
غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

۷- یکے شبہائے شادی و دگر غم ب ۸- چشم مشتاق س۱ س۲ س۳ حج۱ ع۲ = چشم عشاق ب ع ایضاً کہ تاریکیست ازاں در چشمش آفاق س۲ س۳ حج۲ ب = کہ تاریکی ست زاں در چشم آفاق ع = در چشمش آفاق ع۲ ۹- یکے شبہا کہ او س۲ س۳ لع۲ = یکے شبہا کہ آں س۲ حج ب = یکے شبہائے او حج = یکے شب آنکہ آں ع ۱۳- آب حیواں داشت س۳ = خواست حج۲ = بود س۲ حج ع۲ ع ب د

شهابی کز سر نیزش بود گردی — چکید او نیز ازان جوے آبخوردی
چو شد خون شہیدان مشهد افروز — برآمد شور مستوران درآں سوز
کسے کآواز شاں دیوار نشنید — ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید
ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند — چو خورشید از شفق در خون فتادند
بچشم آب و برو خون همگنان را — عجب خونابهٔ رو دادشاں را
ز چہرہ ہر یکے پرکالہ میکند — ز روئے لالہ برگِ لالہ میکند
کشاں ہر موکہ بر دلہائے نومید — شبِ غم را دہد پیوند جاوید
ز موئے کندہ و خونِ روانہ — ز خون و مشک پُر شد صحنِ خانہ
جہاں در دیدهٔ ما در رشتہ تار — کہ از چشمش دو مردم رفت یکبار
ہوس بہرِ ہلاکِ خویش سے بُرد — ہمی مُرد از پئے مرگ و سے مُرد
فتادہ لُعبتاں چوں خاک بر در — بجائے گل فگندہ خاک بر سر
فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد — ببالا بردنِ جاں صبر میکرد
ہمیکرد ایں ندا ہاتف ز بالا — سَلَامٌ جَاءَ مِن رَبِّیْ تَعَالیٰ
دو لرانی دراں خونابہ سرگم — ق — چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم
ز تابِ مہر در صغرای و تاپاک — چو تابِ مہر سے اُفتاد بر خاک

۴۔ آواز شاں دیار ك ۶۔ ہر یتے سا ۲ حو حو ۲ ع ۲ ب ك = ہر یکے ۳ = ہر یتے ع
۱۰۔ از پئے مُردن ب ك ۱۴۔ چرخ انجم ۳ ۔

ز زخمِ ماهِ نو درهم کنان — بصد پاره رخی چون ماہپان
ز زخمی کاندران رخساره میشد — دلِ خورشید صد جا پاره میشد
نه زان رخساره میشد پارهٔ دور — که از مه دور میشد پارهٔ نور
صباحت هم بر آن رخسارِ گلگون — همیکرد از جراحت گریهٔ خون
ز چشم و رُخ که خون بیرون همیرفت — بهر سو سیلهای خون همیرفت
ز کوبش بر رُخِ پر خون و رنگین — حنا می بست بر دستِ نگارین
یکان پیچیده که عاشق را بدان بست — همی کند و همی پیچید بر دست
بساعد موبهای پیچ کرده — چو ماران گردِ صندل پیچ خورده
بیادِ پیچ موئی که جان داد — بپیچاپیچ مو میخواست جان داد
دران موها که پیچِ بیکران بود — دلِ خان جست و جانش همدران بود
فراوان رشته و مو کند از سرِ درد — نه او تنها چو او صد ناز پرورد
ولی چون رفته را باز آمدن نیست — غمِ بیهوده جز رنجِ بدن نیست
چو حال اینست به که طبعِ ناساز — روم اندر سرِ گفتارِ خود باز
چو شد هنگامِ آن کان کشتهٔ چند — ق بزندانِ ابد مانند دربند
شهیدان را ز مشهدگاه خونریز — روان کردند سوی خوابگه تیز

---

۴ جراحت همبران ع ؏ ح حؔ = صباحت د
۵ - هم دران سؔ ۷ - بیچیده ح ك = بآن موی سؔ حاشیه ۱۰ - بیکران یافت - همدران یافت
س سؔ ح ع ب ك ی = بود - بود ع = داد - داد سؔ ۱۳ - رویم س سؔ ع ۱۴ - کان کشته
س سؔ ع ح ۱ = کز کشته ح ب = سرگشته ع -

بیجے مندر کہ برسے زاں حصار ست ق شہاں را کاندر آں جائے قرار ست
درآں بردند شاں ریزاں زچشم آب کہ خسپند اندراں شاہانِ خوشخواب
بتنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ
بچشم ہر یکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید
چو پنہاں گشت در سنگ آں گہرہا جدا شد مہرۂ دولت ز سرہا
فروماندند ز آسیبِ زمانہ فراموش اندراں فرموش خانہ
فراواں یاد دارد چرخِ بدخوئے فرامش گشتگاں زینساں بہر کوئے
زحالِ آں فراموشانِ بے بہر ہمیگوید درازافسانۂ دہر
بدانساں مشنو ایں افسانۂ راز کہ خسپی و نگردے پیش بیدار
مخسپ از داری اندر سینہ جانے دریں افسانہ میکن ہوش دادنے
کہ چنداں خفت خواہی بے تف و تاب کہ بیداری نخواہی دید در خواب
مشو مغرورِ دہر و حاصلِ وے کہ چوں سیم قمار است ویخ وے
چہ بینی چرخ را زانگونہ خنداں نگر کش در شکم چند است دنداں
خردمندی کہ بندد در جہاں دل دل از نامِ خرد مندیش بگسل

۱- بیجے مندل ےا ایضاً شہے اکاندراں ۳ب = شہے راکاید آں ے حج۲ حج ع۲ = کہ شاہاں را دراں ۲
۵- خوابش رفتہ ۲ حج ک ۸- بہ سوئے ۳ ب ک ےا ۹- بے بہر سا ۲ ۳ حج حج۲ ع۱ ب ح = بے بہر
ع ۱۴- چہ بینی سا ۳ ع ۲ حج ک = چو بینی سا حج ع-

چو بر گرگے فرو آرد بزی شیر — نه از چوبِ شبان باشد برو تیر
خری کو خنده زد بر سبلتِ شیر — کُشد هم خندهٔ شیرش بشمشیر
چو نخچیرے کند بر اژدها ریش — چو ریشِ خود بود در زهر تشویش
نگاور توسنے شد زندگانی — عنانش باز کش گر میتوانی
عنانش را چو نتوان واکشیدن — ز دنبالش بباید پا کشیدن
رها کن سرکشی را تا دو دستند — تو در دامانِ عصمت پائے کن کند
که گر نتوان بعصمت جائے جان زیست — بغیر از زندگانی هم توان زیست
چنان کن زندگانی در زمانه — که از وے زنده مانی جاودانه
چو کس را نیست در عالم قراری — قرارِ کارِ خود مے جو تو باری
بخاکِ تیره بگذار آب و گِل را — عمارت کن بنورِ پاک دل را
کسے کز کارِ معموری بود دور — سزد جانش خراب و گور معمور
چو نیکی و بدی بے جستجو نیست — نکوئی کن که بد کردن نکو نیست
بد و نیک ار ندیدانی ز هر باب — تو هم زین نامه عبرت گیر و دریاب
بعشق آویز و زان سرمایه جو بهر — که فارغ گردی از نیک و بدِ دهر
وگر در عشقبازی ره ندانی — در آموزی گر این افسانه خوانی

---

۸ — که یابی زندگانی خاودانه س۳ ۹ — مے جوئے باری س۳ حج۲ ع۲ ب = مے جو تو باری ع ل
حج ے = میکن تو باری س ۱۲ — بے جستجو س۲ س۳ حج ع۲ ب ل ث ع۱ = در جستجو ع حج۲
۱۵ — بیاموزی چو ل —

که در هر بیتِ او پوشیده کاریست — زخونِ عاشقان نقش و نگاریست
دگر زین نامه ننویسی بجز نام — که کاہل را سفر باشد دو سه گام
چو خواہی عشق را پاینده بنیاد — ز تلقینِ خضر گیر این غزل یاد

غزل از زبانِ عاشق

بروے جانِ دور افتاده از من — بران جانی که دور افتاده از تن
دعائے خوانَش از سوزِ درونم — سلامی گویش آلوده بخونم
پس از خونم جگرہائے که داری — رسان پیشِ منکد آتش بزاری
بگویش کاے زمن مانده چنان دور — که گنجیده دو عالم نور تا نور
میانِ ما که پیرا ہن بدی یار — دو عالم در میان شد چون بو د کار
فلک بین تا چه سان برما جفا کرد — که ہر یک را بدین دوری جدا کرد
دو گل بودیم باہم رسته در باغ — چو نسرین خوش نه چون لاله بدل داغ
که داند صرصرِ ہجر از کجا جست — که شاخِ وصلِ ما را خورد و بشکست
ترا در محنت آبادی در افگند — مرا خود در جہانی دیگر افگند
چو گشت از لوحِ ہستی نامِ من پاک — تو باقی مان که ما رفتیم در خاک
زمانه گر مرا زد زخمِ جانی — ترا پاینده باد از زندگانی

---

۲ - نه نویسی ۳ حج ب ک = ننوشتی ج۲ ع۱ = ننویسی س۱ ع۲ ے ۵ ۔ بران جانی س۱ س۳ ج ج۲ ب ک ع۲ = بدان جانی ع ے ۸ ۔ کاے چنان مانده زمن ب ایضاً نور با نور ک = نور تا دور ۲ ۶ ۱۲ ۔ کجا خاست ۔ بشگافت ب ۔

ببین کاخترِ بزندانم نگہ داشت — کہ یوسف ہم بزنداں خوابگہ داشت
تو بر افسر نشیں چوں دُرِّ مکنون — کہ من در خاک خواہم خفتن اکنوں
چو من ہموارہ تیمارِ تو خوردم — ق دل و جاں در سر و کارِ تو کردم
میاری در دل ایں اندیشۂ خام — کہ از جامِ تو غیرے خوش کند کام
چو میدانی کہ از دورانِ کیں خواہ — ق گزر باشد ترا نیز اندریں راہ
نگیری آں رہِ بدگوہری پیش — کہ در دُرجِ کساں بندی دُرِ خویش
گر از تنہائی ہجرت بود جوش — خیالم را کنی با خود ہم آغوش
تو ز انجا خوانی افسونِ وفائی — منت زینجا دہم بادِ دعائی
وگر در بادِلت واپس نہ بیند — ق کہ روئے رفتگاں را کس نہ بیند
کسے کا گوشِ او را گرم داری — ہم از خویش وہم از وے شرم داری
کہ خواہد خواند او در آشنائی — ز سیمائے تو حرفِ بیوفائی
کسے کز تو وفا داری نہ بیند — وفائے چوں توئی را چوں گزیند
وفا دارے چو من گر شد زیادت — وفا از ہیچکس روزی مبادت
ز جانِ خضر چوں جست ایں دمِ سرد — ز خوں بر رُخ صنم نیز ایں رقم کرد

پاسخ از لبِ معشوق

بیارائید فردوسِ بریں را — بپوشانید زیورِ حورِ عیں را

۲ــ در خاک س۱ س۳ حج۳ ع۲ ب ے = در خواب ع ۷ــ اگر از ہجرِ من باشد ترا جوش ب
۸ــ دہم بادِ س۱ س۳ ع۲ حج۲ صا = دہم یادِ حج ع ۱۲ــ کے گزیند س۳ ــ

کہ می آید بہشتی روئے شاہے   کہ خواہد کردن آنجا ہا نگاہے
رواں شوخوش خوش اے بادِ بہشتی   زجوئے جنتش پیش آر کشتی
کہ ایں خضرآبِ حیواں را رہا کرد   بکوثر خواہد امروز آشنا کرد
گہے جوید بکشتی عیش سازی   گہ از عشرت کند در آب بازی
بہر نزہت گہے گاہِ تماشا   رحیق آر د بکف سے بادہ حاشا
شوید از نغمہائے مرغانِ فردوس   کہ ناچخ کش ببانِ زہرہ در قوس
نوا شیریں کنید اندر بم و زیر   زجوئے انگبیں و زچشمۂ شیر
چو پیشِ مشہدش مشعل فروزند   کنیزش را بپا یانش بسوزند
کہ رسمِ ہندوانِ آتش افروز   چنیں باشد بسوزِ خویشتن سوز
بدیناں سوختن در روشنائی   بہ از سوزش بشبہائے جدائی
بے پروانہ کز شمع او فتد دور   نخیزد از شہادت گاہِ او نور
وگر در دیں نباشد رسم گبراں   ق   کہ سوزند آہواں را با ہزبراں
براند از پئے سترِ عصمت از روئے   بروں انگیم و ر با تار و در کوئے
بخوانید از بروں مویہ گراں را   کہ کوبانند سرہا بے سراں را
میانِ خاکہائے خس تپیدہ   بغلطیم و بغلطانیم دیدہ

---

۲ - رواں شوخوش خوش س۱ س۲ س۳ مح مح۲ ع۱ ب ت = رواں خوشخوئے ع ۴ - ازعشرت س۱ س۲ س۳ مح مح۲ ع۲ ب ت = ازغیرت ع ۱۳ - سترِعصمت آنوئے س۳ -

بدیده خاکِ رهِ منزل گزینم | که بی او روی گیتی را نه بینم
چو زیرِ خاک خفت آن مسند آرائے | میانِ دیدہ زیبد خاک راجائے
وگراین نیز نگزارند کردن | همیں جا ما و خونِ خود بگردن
زنیم اندر جگرها دشنهٔ تیز | چو شیریں در زیارتگاهِ پرویز
برون ریزیم خونِ غمکش از پوست | بخونِ گرم پیوندیم با دوست
بتاں را گرچه گاهِ روئے کندن | بمویه رسم باشد موئے کندن
چه باشد کندنِ گیسوئے در هم | مرا گیسو بُرند از تیغ و سر هم
که چوں سر رفت با همسر شتابیم | وصالِ همسرِ خود باز یابیم
بدیں مرگ از وفا دلسوزیم باد | هم امروز ایں سعادت روزیم باد

بخشیدنِ برکت عین فرزند عین الدین مبارک را ازیں پندنامهٔ میمون تا در نقشِ ایں پند فرو شود و از بندِ نفس بیروں آید

ایا چشم و چراغِ دیدهٔ من | رخت بستان و باغِ دیدهٔ من
مبارک نام تو ز ایزد تبارک | چو نامت بر پدر گشته مبارک
تو ئی چوں پارهٔ از جان پاک | زتیمارِ تو جان را نیست چاک

۴- زیرِ خاک رفت ۳ حج ۲ ع ۲ ۱۰- نصیحت فرزند دلبند طاب الله عن الآفات ب = نصیحت فرزند قرة العیون عین الدین مبارک طاب الله عن جمیع الآفات والعاهات لک = نصیحت در حق فرزند دلبند خود گوید حج ۲

۱۴- زیں جان پاره ۳ -

بداماں تو خواہم کرد پیوند   ز اندرز و نصیحت رقعۂ چند
چو جاں خواہی ہمیشہ زندگانی   بجاں دوز ایںہمہ پیوندِ جانی
وصیّت انیست کاندر گلشنِ دہر   نباتِ شکّریں بشناسی از زہر
نہ بندی دل بر ایوانی کہ در وے   چو در رفتی بروں آئی پیاپے
نمودار کہ مے بینی زہر باب   خیالِ آئینہ است و صورتِ خواب
دریں آئینہ روئے کز منہ پیش   کہ تا ز وکژ نہ بینی صورتِ خویش
مبیں خوابِ پریشاں در حقِ کس   کاثر نیز از پریشانی وہد بس
کسے کو را بزرق و قلب یاریست   چو آبِ قلب کاراں قلب کاریست
بخواب آنچہ دہد وا می بابناز   در آئینہ تواند یافتن باز
ور از کس بر تو جوری رفت بیخواست   چو قصدی نیست زاں بربادیت خاست
بدی گرزد بخوابت طعنہ در جنگ   بہ بیداری بدش گوئی خوری سنگ
گراں سنگی گزیں چوں کوہِ خارا   کہ گوہر بخشد از سنگ آشکارا
کسے کِت بشکند از سنگ دنداں   تو از لبہا بر و دُر بار خنداں
ہمی خور سنگ و سنگِ خود نگہدار   کہ اینجا ہا شود گوہر پدیدار
بہر دامن کہ در خواہی زدن چنگ   متاعِ صلح جو نہ مایۂ جنگ

۱۔ نکتۂ[1] چند سا ح ۲۔ بجاں دوز سا[3] ح ح[2] = بجاں دار سا ع[2] ح ع
۴۔ نسخہ ع[2] میں یہاں سے ۲۲ شعر نادر دہیں ۱۰۔ جوری شد نہ بخواست سا[2]
۱۵۔ کہ خواہی در "زدن سا[3]

رهائی ده بکوشش بسته را — بمرهم پرورش کن خسته را
چو بازارِ بدی در ترس و بیم است — زیانِ کیسه پُر سودی عظیم است
همیشه چنگِ دل در یکدلان زن — دلے دو نیمه را دو نیمه کُن تن
مشو آتش بصحبت همرهان را — که خود را سوزی وانگه دیگران را
چو آبی باش لطف از حد فزونش — همه راحت ز بیرون و درونش
بود ماهی سزائے تا به تیسز — که خار است از درون بیرون دِرم ریز
چو ماهے را کند کس بازگونه — نماید خارِ پشتی را نمونه
مثل گر مار را گویند چون اوست — بتندی مار بیرون آید از پوست
مشو بهرِ گزندے تا توانے — گزیده ساعتے با سگ نمانے
فساد و فتنه رندان را جمال است — بکوئے شاهان تقوی وبال است
بود تاریکیِ شبهائے دیجور — بچشمِ کور موشان سرمهٔ نور
کسے کز آبریزش نیست پرهیز — اگر خود خونِ تست از خود برون ریز
ادب شرط است اگر فرزند شوخ است — سگِ دیوانه را دار و کلوخ است
به پشتِ بے ادب رحمت بود کوب — فرس چابک شداں بے ضربتِ چوب
مکن بدخوئے را با خویش گستاخ — ستورِ بد کمش ریزی زند شاخ

۳- دو نیم را دو نیم کن س[۱] س[۳] ۹- گزیده ساعتے ع حج = گزنده ساعتے ع حج[۱] = گزیده ساختے س = گزندی ساختے با سگ نمانی س[۲] ۱۰- تقوی محال است س[۳] ک ۱۲- از تن برون س[۱] س[۲] حج[۱] ع[۲] = از خود برون ع حج = از تن فرو س = از وے به پرهیز ک —

چو نافرجام را بر سر کنی جائے | مشو رنجه گرت بر سر نهند پائے
فغان زان سیل کاندم کاندر آید | ز پلوان بگزرد بر پل بر آید
بزرگ ار برد باری کرد با خرد | ز سنگش خرد گشت و از کلد مرد
نکوخویان سفیهان را زبونند | که اینان را هوا رآنان حرونند
بسگ گفتند کاشتر سرفراز است | بخنده گفت سگ گردن دراز است
شغال ار پیش بز گوید سرودی | ز چشم آرد ز بهر روده رودے
ز شوخی کادمی را از زبان جست | همه حال از تحمل وا توان رست
ز تندی گرچه کارت را بلندی است | سبک بودن نه رسم هوشمندی است
چو کوه از سنگ باید بست بنیاد | نشاید شد چو خس بازیچهٔ باد
به بے سنگی مکن بنیادِ درویش | کزان بے سنگ بینی خانهٔ خویش
بسیم بد مشو در خانه عامر | که زود افتد چو سوگندِ مقامر
چو گل برگے کن از پاکی مهیا | مبین رقصِ خساں بر روئے دریا
قناعت را بفلسی کیسه بر دوز | بپرجستن مشو دل را بد آموز
چه بینی خامه زن را گنج در زیر | که قصابیست از نے کرده شمشیر
ز یک تن خون فشاند تیغ در مشت | بیک خامه سپاهی را توان کشت

۶- زخشم آرد بهر یک چشم رو دے عا ۷- از زبان خست حو[۲] لث = جست ع حو ع[۲] کا ۱۰- به بے سنگی ما[۲] سا[۳] حو حو[۲] ع[۱] = بے سنگی ع ۱۲- برگے شو از پاکی ملا = برگے کن ار پاکی حو[۲] = کن سینه از پاکی ک ایضاً مبیں در رقص خس ہ ۱۴- که جلادیست ک۔

قلم زن کو برون آرد پیاپے | زر از نوکِ قلم چون آتش از نے
نه چون درزیست کز سوزن بهنجار | برون آرد ورم همچون گُل از خار
گر اُو زیسے کنی یابی بسے کم | ز عیسیٰ سوزن و رشته ز مریم
وگر کس آب یک سقّا به خواند | نه آبِ رو نه آبِ پشت ماند
وگر یک ماهیِ پاکست در شست | به از ده ماهیِ ناپاک در دست
حلال القبج بالِ پر نه بیند | کبوتر دانه جوید ورنه بیند
بود در خورد همّت کامِ هر کس | نخواهد کامِ شاهین قوتِ کرگس
غلیواز است نے باز آنکه هر بار | کند از جانور رغبت بمردار
حلالے خور ز خونِ تو و کند و انگ | حرامے را ز رِ گلگون بگلبانگ
چو خواهد تیغ زن زاهن خورد زر | ولش از تیغ باید آهنین تر
نباید از عروسان پهلوانے | نه از سیمین تنان آهن توانے
قباپوشانِ عزّدِل زهیر نام | تغرار کامگار از خنجرِ کام
مبین بر تیر رنگِ سُرخ و گلگون | که نبود تیر را رنگی به از خون
نهنگے شو که با دریا کند زور | کند زیر و زبر دریا بیک شور
نه با خذ کشِ چنان برگستوانے | سر اندر سینه دُزد و هرزمانے
چو کار اُفتد نه کار از هنر آن کن | غزار اباش و آشامِ سنان کن

۱۰- تور و برس ۱۲- غزاد کامگار س ۱۵- اندر سینه دارد س ۱۶- غذار اباش حج —

ببین گر بنعمت درمعده جو نیست که جانبازی بنان خواهی گرو نیست
بزن بر جانِ آن منعم سِنانے که نرزد نزدِ او جانے بنانے
ندارد همّتِ دادار سپهدار تو هم کوته مکن همّت گه کار
بجا پُر دلے کُن گاه و بے گاه چو شیری کش تهی باشد تهیگاه
گرآئی زنده کم ناید زر و کام دگر رفتی زهے زیبا سرانجام
ورت هستی دهِ بخشندهٔ هست هر انگشتی کلیدِ دل کن از دست
متاعے را که خواهد رفتن از پیش از و ناچار بستان بهرهٔ خویش
چو مرکب رابمردن کارو رانے همت ماتم بود هم میهمانے
بصرفه صرف کن نقدی که داری کر امساکت به از اسراف کاری
نه آن صرفه بود ز اندیشهٔ خام که بخلِ صرف را صرفه نهی نام
همان صرفه است کاپخت هست در بند چنان ریزی که بپسند خردمند
بده سیم و درم بے مایگاں را نه نُزل و هدیه عالی پایگاں را
بخشند د برق برابری که راند ز کشتِ خشک و بر دریا فشاند
مده سرمایه بر دستِ دغاباز مپرور سفله را در نعمت و ناز
برآرد از دماغِ عاقلاں دود بزیر دیگِ شلغم هیزمِ عود

۱-گر بنعمت درمعده ۲ ۳ حج ۲ ك ع ۳ = گر بنعمت گر معزع ۲-که نارزد ۲ ۳ ۳ حج حج ۲ ع ۲ = نیرزد ع ۵-کیمیا بی زر و کام حج ۲ ۸-چو مرگت رابمردن کاردانی حج ۲ ب ۲ = کاردانی ۳ ك ع ۱۱-حرف است ۲ حج-

توانگر را که بیش آید فرا پیش ... دران بیشی بود سود از زیان بیش

اگر گوهر فشاند ابر دُر بار ... کم از ژاله دان بر کشت پُر بار

چو روغن پُر فتد بر آتش تیز ... هم آتش کُش بود هم آتش انگیز

دهنده کش گره برابر دوان نیست ... به است ار چه از گره نقدش روان نیست

گشادن دست و پیشانی گره جود ... دو فتح است از پی خواهنده موجود

گشاد دست بی ابرو گشادن ... بود با استخوان لوزینه دادن

در احسان نیست چون ابرو گشاده است ... بیا کان نیز فتح رو گشاده است

چو گشتی در درم دادن کرم کوش ... ز فریاد درم خواهان مکن جوش

چو مقبل رم خورد زافغان محتاج ... دهد غوغای ادبارش بتاراج

گر آید گل ز بانگ بلبلان تنگ ... مگر گرگس کند سوی وی آهنگ

تو قطره ده کز آن دریای سیل است ... مجو نام نکوکان خود طفیل است

نه بخشد زر جوامرد از پی نام ... نجوید زر دیان مرغ از پی بام

چو زر داری چه از نامی پریدن ... نمی شاید بزر بادی خریدن

مده بیرون فریب عشوه پرورد ... که خلقت از گمان داند جوامرد

حذر زان گنج پاشی کز دل تنگ ... زبانش حاتم است و دست او سنگ

---

۴ - ار چه از س ۳ حج ۲ ع ۲ ی = ار چه س ۲ ع لک ب ۵ - گشاده دست س ۳

۷ - بپاکان س ۲ س ۳ حج حج ۲ ع ۲ = بیا کان ع ایضاً فتح رو گشاد س ۳ حج حج ۲ ع ۱ ب = فتح بر گشاد ع ۱۲ - دار دجوامرد س ۳ -

چو می جوید کسے زاں آبگینہ — گدائی بیندش باصد خزینہ
چو آید نقب زن در کنجِ درویش — کند رخنہ ولے در سینۂ خویش
مقامر کو زند بر قلب زن داو — بہ نقدِ کیسۂ خویش افگند کاو
برنج آنمایہ بہرِ خود مکن جمع — کہ از مومِ تو غیرے بر کند شمع
بنہ بر خویش رنجے بہرِ آں را — کزاں راحت رسانے دیگراں را
ز تو جز سوز نبود بہرۂ عود — ز حلوا قسمِ حلوا گر بود دود
وراز خود در وجود ست نیست جودے — بگیر ایں بخشش از کاہل وجودے
بروں دہ نقشے ار داری ز نقاش — چو نقشت نیست باری آئینہ باش
بکارے دست زن کائے دراں چست — چہ دزد و تیر چوں باشد کماں سست
خرد را سوئے بینائی بود زور — بچاہِ کور نفتد جز بطِ کور
چو خطِّ ما بحکمت شو نمونہ — مشو چوں خطِّ ہندو باژگونہ
چو مسطر راستی را نہ رگِ راست — چو چوبِ راست شو کو جدول آراست
کہ نام از راستی گیری بکشور — چو چوبِ جدول و چوں تارِ مسطر
بدانش راست باید داشت تن را — نشاید کژ نہادن خویشتن را
چو چشمِ راست عمداً کژ کند کس — نماید ہمچناں کژ چشمِ او بس

۱- چہ می جوید س۱ س۲ س۳ ع ۳- قلب زن س۱ س۲ س۳ ع ب ۲ = قلبہ زن ح ۲ ع ۱ = قبلہ زن س ح ایضاً بنقدِ کیسہ س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع ۲ ب ۲ = بنقد کیسہ ع ۷- وراز خود س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع ۲ ب = وراز خود ع ایضاً بگیر ایں بخش س ۱۰- برد زور ح ۱ ۱۵- نماید چشم او کژ ہمچناں س۳ —

قلم زن راکہ دست راست برجاست　　بدست چپ نگیرد خامہ راست
سناں ناید درست ار کژ گذارند　　الف نون آید ار از چپ نگارند
بدانش زندگانی کن ہمہ جائے　　کہ تا دانا و ناداں بوسدت پائے
چو طاؤس ارچہ پوشی حُلّہ بر دوش　　نشاید پائے خود کردن فراموش
چو خاک از پستی افزاید وجودت　　چو آتش سرکشی بکشند زود دست
برفتن ہر رہی در خور دپیکے است　　ز ہر دم ہر سلامی را علیکے است
بقدر خویش دارد ہر یکے زور　　چہ ہمدستے کند با اژدہا مور
نشاید نیشکر با پیل خوردن　　نہ در تگ با صبا تعجیل کردن
حریف آں گیر کز وے در نمانے　　سلاح آں جوئے کز وے کار رانے
سلاحِ رخش چوں بر خر نہد مرد　　بماند ہم ز خویش و ہم ز خر فرد
سزاوار است ہر کالا بہر جائے　　کُلہ بر فرق زیبد کفش در پائے
کسے کو از کلہ خس زیر پا رفت　　بباید کفش بر سر محکمش کوفت
روش آں کن کہ دانایاں پسندند　　نہ آئینے کہ نادانان بخندند
اگر زشتے برعنائی مزن گام　　کہ طفلانت نثار آرند دشنام
خراماں روستائی چوں نہد پے　　بخندد ہاشنائی پائے بروے
عجوزی کو کند گلگونہ بر روئے　　چو توسن زاشتر از وے رم خورد شوئے

ا۔ قلم را چونکہ س۳　۲۔ الف بے آید حج۲　۵۔ ار پیتی حج۱ = از پستی حج ع۲ ع　۷ = ہر کسے زور
س۲ ب　۱۴۔ محکم بر سرش س ع۲　۱۶۔ چو شوید روئے از وی رم خورد شوی مُر

برسمِ عاقلاں بگذار تن را — مکن خدمت ہوائے خویشتن را
زشہوتہا کہ برکار ست مستی — عنانِ باد پا گردآر ز مستی
مداں قطرہ کہ جست از مرد چوں برق — کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق
زناں را آں یکے قطرہ بگلشن — بہ از صد سلکِ مرواریدِ روشن
عروسے کز چناں نم ماند بے بہر — بکامش چشمۂ حیوان شود زہر
کنیزی کو ز آتش گشت در تاب — سبوش از مشکِ سقّایاں برد آب
ہر آں مردی کہ شاہد جوئے باشد — چو شاہد ستِ رنگ و بوئے باشد
بود مردِ خرد کرپاس بر دوش — ہم آگوشِ زناں ابریشمی پوش
زدانش کن لباسِ تن کہ زیب ست — بسیج و پرنیاں ابلہ فریب است
خردمند از لباسے چوں شود شاد — کہ کرمیش از دہنِ دیگر بروں داد
بسلے بس کن ار داری بدل چشم — کہ ابلہ حُلّہ پوشد کارداں پشم
حریرِ عنکبوت و جامۂ غوک — نزیبد جز باندامِ خرد وک
اگر زیور سزد بر مہرۂ خر — بہ از خرمہرہ نبود ہیچ زیور
بہر جانب کہ شغلت دارد آسیب — متاعِ سود جوئے نا یہٗ زیب
ہمہ کس گرچہ در زیبا پسند یست — ز زیبائے نکو تر سودمند یست

---

۲ - چو برکار است حمؔ حمؔ۲ بؔ ۳ - مداں قطرہ سؔ سؔ۲ عؔ = ہر آں قطرہ حمؔ = بداں قطرہ حمؔ۱ عؔ ۶ - پشت سقّایان سؔ سؔ۲ حمؔ عؔ۱ بؔ = مشک سقایان سؔ۳ = دست سقایاں حمؔ۲ ۹ - لباسِ خود سؔ۳ ۱۲ - خرولوک سؔ۲
۱۴ - سوائے عؔ کے باقی تمام نسخوں میں "دارد" ہے۔

بسرمه سود و زیبائی است موجود   زن از وی زیب جوید مرد از و سود

شتر را لب نباشد در خور بوس   ولیکن پشت باشد بابت کوس

خران را زیب نه دهد گوهرین ساخت   ولی پالان نو زیبد گه تاخت

بپای جفت ران منگر که زشت است   تو دهقش بین که دست افزار کشت است

عمل گر بهره اندک ور فزون داد   بامیدی دوانست آدمی زاد

یکی گوهر برد بی کندن کان   یکی را هم بکان کندن رود جان

چو بی روزی کسی کم یافت نانی   چرا بیهوده باید کند جانی

بکاری دست زن کارزد برنجی   بگل کندن نه هر کس یافت گنجی

چو در هر پیشه نیکی و بدی هست   بیندیش آنگه اندر پیشه زن دست

بگیر از خویشتن بر دست کاری   که مرکب ره نداند بی سواری

چو دل خواهی بمزدی شاد کردن   بباید خدمت استاد کردن

چو گیری تیشه بی استاد لازم   که دستت چوب گردد چوب هیزم

گلابی کاید از گلهای خودروی   نه درخورد دل مردم دهد بوی

بگیر آئین راه از نیکمردان   عنان از راه بدمردان بگردان

کسی کو در پی غولان زند گام   کند ریگ بیابان خونش آشام

۲- پشت باید س۳   ۹- نیک و بدی هست س ع۲   ۱۴- آئین نیک از نیکمردان س۳

۱۵- خویش آشام س، س۲ جح—

رهی رو کش بسے پے هست برجائے — بهر رخنه مشو چون یار بے پائے
همین ره شارعِ پرهیزگاری است — همان ره رو گریت زاقبال یاری است
لگامِ شرع کن نفسِ حرون را — بروب از فتنه میدانِ درون را
نخواهی کاب در جویت شود کم — بنا هائے شریعت دار محکم
بلندی بایدت افگندگی کن — خدا را باش و کارِ بندگی کن
بعشق آویز در کارِ الٰهی — مجو از زهدِ خشک آبے که خواهی
نه عشق است آنکه باید خورد خونے — ز پُر حیضی و یا گلخن درونے
همان عشق ست کت برگیرد از خاک — برد پاکت بسوئے عالمِ پاک
کسے کیں کیمیاش از دل بکار است — رخِ زردش زرِ کامل عیار است
ز قلب این کیمیائے دل مکن سلب — که هست آن کیمیا هائے دگر قلب
فشاند این جرعه بر من پیرِ هشیار — کم از مستی ز هستی کرد بیزار
غلط کردم تفاوت چند گویم — نه بخشیدند زان گلزار بویم
چه لافد آنکه تر دامن چو میغ است — که این بوے از همه پاکان دریغ است
خوش آن پاکان که کردند این قدح نوش — وزین می جاودان ماندند مدهوش
خدا روزی کند زان پُر شرابے — دلت را مستی و خانه را خرابے

۱- بسے پے هست ۳ حج ۲ ب ۵ = پل هست ۳ = بے پاست ع ر ۷- اینکه بر خیزد ز خونے ۳
۹- بکار است ر حج ع ۲ = نگار است ع حج ۲ ۱۱- کم از مستی ب = کم این مستی ع ۲ = که این مستی ع حج ۲
۱۴- خاموش ب —

از آن جام ار دهندت شربتی نو | بریزی جرعهٔ بر خاک خسرو
دلِ دانا شناسد کین چه راز است | با ابله گفتن آبے در جواز است
خسان این مهره را قیمت ندانند | که دُرِّ پاک را خرمهره خوانند
کس این گوهر بگوشِ خر چه بندد | که بر بندنده گوهر بخندد
اگر خربنده با خر راز گوید | خرش از راه دیگر باز گوید
بگلخن کش نشاید مشک دادن | بکامِ تشنه پستِ خشک دادن
تفِ خورشید رک را شعله گیرد | جُعَل گر بوئے گل یابد بمیرد
برپشت این دو دازان می فشانم | که هست آزارِ تو آزارِ جانم
اگر کس چشم غیرے را کند ریش | نباشد چون خراشِ دیدهٔ خویش
در آتش خرمنِ بیگانه سوزد | چنان نبود که رختِ خانه سوزد
مرا نامی است روشن تر ز خورشید | تو روشن کن که هست این عمرِ جاوید
وجودت گرچه از من گشت موجود | بدانگونه که نامِ نیکو از جود
مپنداری که زیرِ نیلگون بام | ز نامِ من ترا روشن شود نام
درختے شو که از خود میوه ریزد | نه میوه کز درختش تام خیزد
چراغے باش کافروزد جهان را | نه آن شعله که سوزد خان ومان را
مشو تاریک رو چون بوم و خفاش | چو بازِ پادشا فرخنده رو باش

---

۳ - نیکو ندانند ب ۸ - برفشانم ج ۱۲ - نامِ نیک ب ۱۶ - تاریک خو ۱۳ —

اگرچوں من شوی روشن بجمعے — تو ئی شمعے که افروزد ز شمعے
وگر بر من نشیند از تو داغے — تو آں دودے که زاید از چراغے
ز بارِ تلخ خیزد خواریِ شاخ — ز شمعِ مرده کے رُوشن شود کاخ
ترا میگویم ایں پندِ دل افروز — که دارم بهرِ تو سوزِ جگرسوز
توئی چوں مردمِ چشم زتقدیر — بچشمِ مردمی ایں سرمه بپذیر
اگر زیں تو تیا روشن کنی چشم — به بینش باز دانی گوهر از پشم
وگر زیں روشنے بے نور مانے — من آن خویشتن کردم تو دانے

دراختتام ایں سوادپرآبِ زندگانی که ماجرائے دولرانی وخضرخان است خصّصهما الله بعمرالخضر

بحمد الله که از عونِ الٰهی — بپایاں آمد ایں منشورِ شاهی
بقدرِ چار ماه و چند روزے — فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
درو کرد آسماں گنجینهٔ صرف — که عمرے کرد گردش حرف بر حرف
بخرجِ ایں متاعِ دیرحاصل — عُطاردِ رازیان داد و مراد دل
گهر کامد دریغ از مهر و مینش — دریں شد خرج یکیک بید ریغش

۱- بوئے شمعے سا ع ۳- بوئے دوئے حا = توئی دودے س سا سا حج حج ع ب ے = تواں دوئے ع
۴- مهرے جگرسوز سا حاشیه ۸- دراختتام کتاب تعداد ابیات حج = درختم کتاب ع ۱۱- گوهر فروزے ب
۱۴- صرف س سا ع ب = خرج سا حج حج ع-

نه زانگونه گهرهائے که سنگی   گرفت از پرتو خورشید رنگی
گهرهائے بتاب از نور جاوید   کزان رنگ آورد یاقوت خورشید
چو ز املائے رقم سنجان تقدیر   ق   نگارش یافت این فرخنده تحریر
عروسے شد جمالش مایهٔ عشق   ز سرتا پائے در پیرایهٔ عشق
قلم بسیار در سودا فروشد   که زلف آرائے این خورشید روشد
تو گوئی صورت یوسف درین رو   ز نون و صاد کرده چشم و ابرو
زهی لعبت که گاه گش خرامے   شود از غمزه برصد ویس رامے
درین وقت ار بخیزد وامق از گل   از آن عذرا برین عذرا نهد دل
هم اینجا لیلی و مجنون گرو شد   هم از شیرین و خسرو قصه نو شد
گر اوّل بود عیطینوشش را جوش   نشد حاصل ز بهمن نوشش این نوش
دگر از ورقه و گلشن کنی یاد   هم از حسن سخن افتاد بنیاد
تو این دیبا نگر ز انصاف بینش   که فرض است آفرینش ز آفرینش
درین گیتی بشادی و نژندے   کسے کم خواند ز مینان دردمندے
بهر حرفش درون ده نامهٔ شوق   بهر لفظش نهان صد عالم ذوق
مروّح صحن هر بیتی چو فردوس   دقایق جمع چون برجیس در قوس

۵- نطق آرائے ب ۶- سورهٔ یوسف س ۲ س ۳ حم حم ۲ ع ۱ ب = صورت یوسف ع ۸- گش خرامے س ا س ۲ حم حم ۲ ع ۱ = خوش خرامے س ۳ ب ع ۱۰- عیطیطوش حم ۲ ایضاً نوش بن نوش حم س ۱ ۱۱- نقاد بنیاد حم ۲ = افتاده بنیاد س ۱۲- این زیبا س ۳ ایضاً وگر فرصت بیابی ز آفرینش س ۳ ـ

جمال آراست این ماهِ دل افروز　　ز ذوالقعده دوم حرف و سیوم روز
مورّخ چون شمارِ سالِ وے کرد　　عطارِد بر سرِ ذوالقعدے کرد
دگر تاریخ بگشایند ز ابجد　　ز ہجرت پانزده گیرند و ہفصد
دگر داننده پرسد بیت چند است　　ق　درین نامه که از عشق ارجمند است
بصد خوبی نشاند در دل و جان　　غم خوبِ دولرانی خضر خان
چو بر بالا کشد این پرده را کس　　چہار الف است و دو بیت انیقدر بس
پس از خونِ شہیدانِ پرانده　　نوشتم سه صد و زان پس ده و نه
اگر بر راستی خواهی گوا خواست　　شہید انیک گواهی میدهد راست
دگر زیر و زبر گردند همره　　چہار الف است و پانصد بانه و ده
درین میمون سوادِ خضر خانی　　ز کلک افشاندم آبِ زندگانی
چو خضر افگندم اندر چشمه ماهی　　نهفتم آبِ حیوان در سیاهی
جراحتهائے مشتاقانِ شب خیز　　خراشیدم بنوکِ خامهٔ تیز
نه دود است اینکه بیرون آمد از نے　　که خونِ سوخته زاد از سرِ وے
سرِ دکین شعله گرد گیتی افروز　　که از دودِ دو آتش وار دارین سوز
اگرچه تشنه را آبی دهد خوش　　زند در خرمنِ هستی هم آتش

۱- ذی القعده ح۳ ع۲ = ذوالقعده ح ح الیضاً ششم روز س۳ ح۲ ع۲ = سوم روز س۲ ح ب ء
۷- بیت انبه س س۲ ح ح۲ ع۲ ع = پرانده ء ع حاشیه = مشهد افروز - نه ده ازان روز س۳
۱۴- دودِ پرآتش س۳ -

بدل رنج آرد و در سینہ زحمت　　جسد را مرہم و جاں را جراحت
بشادیہا دہد در نغمہ یاری　　کند ہنگامِ غمہا غمگساری
بہ مے خواراں دہد داروے مستی　　بخونخواراں صلاے بت پرستی
جگرہا بر سرِ آتش نشاند　　نمک بر رخنۂ دلہا فشاند
زہے آتش فشاں دیباچۂ درد　　کزو ہم بادہ و ہم خوں تواں خورد
شکر پروردہ خوزستانی از ناز　　کہ خواند سوئے خود جانہا بہ آواز
مفرّح شربتے کاری چو در پیش　　شود از بیش خوردن تشنگی بیش
شود بیدار عشق و عقل در خواب　　ہوس مستسقی و اندیشہ سیراب
فسردہ دل نیاز اندیش گردد　　نیازی را نیازش بیش گردد
درون جان و دلے منزل کند راست　　چو فرزندے کہ یابندش بصد خواست
مرا گرچہ دریں گفتارِ دلدزد　　بہر حرفے سزد صد گنجِ زر مزد
نیم با اینہمہ زیں گفت و گو شاد　　کہ ہنگامِ پریدن نیست زیں باد
بسر شد نوبتِ حسن و جوانی　　نماند آبے بجوئے زندگانی
شد از من روزگارِ خرّمی دور　　تبدل کرد آسماں مشکم بکافور
بروں شد ماہیٔ امیدم از شست　　بناد رخنانۂ ہفتاد پیوست

۳- بت پرستی سا سا² سا³ حم حم² ع ع² ح عا = شب پرستی ع ۶- جانہا بآواز عا
۹- نیازے بیش سا³ ب ۱۰- درون جان و دل سا سا² سا³ حم حم² ب = درون جان و دلے ع
۱۱- بہر حرفے رسد ب —

فروغ از روے و تاب از تن تهی گشت   چراغِ دیده را روغن تهی گشت
خزاں در باغِ هستی غارت آورد   سمن پژمرده گشت و ارغواں زرد
غرض را در خزینه ماند عقدے   نماند از آرزو در سینه نقدے
بزنگ آورد روے آئینهٔ هوش   سخن را راه می ندهد بخود گوش
صدف را مهر زد لبهاے خنداں   تزلزل یافت گوهرهاے دنداں
نوید با درِ جانم زهر باب   صلا گفت از برادر خواندهٔ خواب
متاعِ عیش را بازار بشکست   تمنا را کلید کار بشکست
سهی سروے خراماں ماند بر جائے   تواں از دست رفت و جنبش از پائے
دو زانو ضعفِ خود کردند معلوم   شدند آئینه هائے آهنیں موم
دریں هنگام کآمد گاهِ آنم   ق   که در جنبیدن آید کار بانم
چه جائے آنست وه کیں نفسِ خودکام   نهد بنیاد هائے نا سرانجام
برغبت بسته دل در هرزه چند   نه شرم از خویش دنے بیم از خداوند
گہے یارِ جوانانِ غزل گوئے   گہے در بندِ طفلانِ نکو روے
گہے بادی و رآرم در سراز گفت   گہے گویم ندارم در جهاں جفت
همیشه با زنخ بود است کارم   سراسر در زنخ شد روزگارم

٣- برخزانه سا[٣] = برخزینه حج[٢] ب. ایضاً در کیسه نقدی سا[٣] ح حج[٢] = در سینه نقدی سا[٣] ع

١٠- درجنبیدن آید سا[٣] حج[٢] = درجنبیدن آمد سا[١] حج ع —

نشد سر رشته بر دست از نجاتم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که بربندد ز تیغ هم درحیاتم
ز حرفے کاں بنوکِ خامه دادم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ سیه شد نامهٔ من چوں سوادم
زنقشِ بدستوه آمد قلم گیر ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ نماند اندر صحیفه جائے تحریر
فرشته چوں بزیرم رخت ریزد ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که دیو از سایهٔ من میگریزد
دریں سودا دلِ دیوانه درماند ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ وزیں قلما قلم افگنده سرماند
غرضهائے که رونق بخشد ایں سوئے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ همه در پیشم آمد روئے در روئے
مراد از گفت گر کامم کشاد است ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ گرفتم هرچه در عالم مراد است
بکشتِ من ز ابرِ بختیاراں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ز اُمیدِ من افزوں ریخت باراں
بزرگاں کرده از دستے چو دریا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ مرادِ خاطرم یکیک مهیّا
ز اوراقے که با هم غنچه بستم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چو گل در بزمِ سلطاناں نشستم
نسیم را چناں شد بخت خواهاں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که گشت ایں غنچه دستنبوئے شاهاں
مرا بود از چنیں فرخنده کارے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کلاهِ عزت از هر تاجدارے
ز هر شاه آمدم هر دم خراماں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چو سوئے سرخ روئے و زر بداماں
نه با هر مشتری کردم قرانے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ نه هر مرّیخ را دادم عنانے

۴- چوں سوادم س۱ س۳ حج۲ = زاں سوادم ب = در سوادم ع ۴- دل درمانده س۲ س۳ ایضاً وزیں قلماں ء = وریں قلماً حج۲ = وزیں کالا س۳ ۷- مُرادِ گفت س۱ حج۲ ء = مُراد از گفت س۳ ب ۸- اُمیدِ بختیاراں س۱ س۲ س۳ حج حج۲ ع۱ ب = ز ابرِ بختیاراں ح ع۲
۱۰- بزم سلطانے س۲ س۳ ب ۱۳- آیدم س۲ —

نه از ذیلِ عنایت سایه جُستم نه در ظلِّ حمایت پایه جُستم
همه جا بودم از بختِ پر اُمید عُطارد وار همزانوئے خورشید
به هر کف جائے کردم یاسمین وار ز بر دستِ زبردستان نگین وار
ولے با این فریبش گشته مغرور به آسان چون توانم کردنش دور
ندانم چون بجا آرد سزایم فرامش کاریِ شکرِ خدایم
برین بس نیست دیگر خلقِ ناداں به تحسین دادنم دارند شاداں
مرا خود دوزخے کرده فنِ زشت دگر ایشاں بدم سازند انگشت
یکے از من غزل جوید دگر بیت فشانندم بر آتش روغنِ زیت
به دو دانگیزیِ زینگونه سوزے حدیثِ من بداں ماند که روزے

حکایت

یکے را خانه بود آتش گرفته دلش را شعلهٔ ناخوش گرفته
دواں با چشمِ گریان و دلِ ریش به آبِ دیده میکُشت آتشِ خویش
برو بگذشت ناگه ابلهے مست نمک خورده کبابے کرده بردست
بدو گفت ایکه آتش میکُشتی تند بیا وین شعله چندانے مکن کند
که من بر آتش اندازم کبابے ترا نیز اندرین باشد ثوابے
همین است اندرین گفتار حالم که خلق از من خوش و من در وبالم

---

٦ - به تحسینے دلم ـ ب = به تحسین و نهم ـ ۳ ٨ - غزل خواهد یکے ـ ب ـ

کجا شاید ز عقلِ دانش آموز — که در افسانۂ و افسون رود روز
تنم را دہر زاں سور و فتہ جائے — دلم را زیں طرف زنجیر در پائے
نگہ کن کیں کشاکش بر چہ سانست — کاجل زآنسو اجل زینسو کشانست
تنے کش در کشش دو رشتہ بندند — ہمہ بند ش بخونی گریہ خندند
سخن گر خود ہمہ سحرِ مبین است — فراواں موم و اندک انگبین است
گلے نشگفت ازیں خرم بہارم — کہ ضائع گشت روز و روزگارم
چو من آلودہ دامن گل نباشد — سیہ رو تر ز من بلبل نباشد
نگر تا چند ز افسوں یافتم دام — کہ ایں طوطی ہند آں بلبلم نام
رسانیدم سخن را تا بداں جائے — کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے
نہ در ملکِ عرب تیزیم کند است — کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است
چو از نعتِ نبی تابد جمالم — بجائے رضا ندہد کمالم
دری را خود دری شد باز بر من — کہ غیرے را نزیبد ناز بر من
خدایم داد خود چنداں معانے — کہ بگرفتم بساطِ ایں جہانے
دریغ آں سو ندارم مایہ با خویش — علف در خانہ خوردم راہ در پیش

۴۔ تنے کش در کشش سا ۱ سا ۳ حج ۲ ط ۱ = تنے کاندر کشش ع ایضاً بخونِ گریہ ب ۷ ۔ سنبل نباشد حج ۸ ۔ یافتم دام سا ۲ ع ۲ ۱۰ ۔ نہ رخشم ب ع ۱۱ ۔ یابد جالم سا ۳ حج ۲ ایضاً بجائے یک زصد ندہد کمالم سا ۳ ۱۳ ۔ چندانے معانے سا ۱ سا ۲ سا ۳ ع ۲ = چندانم معانے سا ۳ ۱۴ ۔ مایۂ خویش سا ۱ سا ۳ = مایہ با خویش سا حج ۲ ع ۲ = پایہ بر خویش ح = بایہ با خویش ح۔

زدل سختی تنم آئینه کردار — ازین سو روشن و زانسوئے زنگار
بدین بازی که طفلاں رافریب است — نه دانا باشد آنکو ناشکیب است
گرفتم خود گرفت آفاق حرفم — برآمد بر فلک نامِ شگرفم
چه سود م زین چو گاهِ رستگاری — نیابم زو بری جز شرمساری
چه خوش گردم کنوں زین نغمۂ خوش — که پاکو با ندم فردا بر آتش
دو مایه حاصلِ شعراست در دهر — بهر دو نیست زامیدزیاں بهر
یکے مالی که سلطاں بخشد و میر — دوم نامی که گردد آسماں گیر
بچشم هر دو در راهِ خطرناک — غبارے داں که این بادهست و آں خاک
رهم شیب و فراز و دیده پُر گرد — فرس هم کور جولاں چوں تواں کرد
چو این لاشه بچاه افتد نگونسار — نه سلطاں دستِ من گیرد نه سالار
چو فردا از زمین بالاکنم پشت — چه باشم خاکسارے باد درمشت
خداوندی که مارا کار با اوست — بهر نیک و بدم گفتار با اوست
بود واجب کزین نقشِ تباهم — نگرداند بحشر روسیاهم
برد در دوزخم با آتشیں بند — گلوبسته در روغن و قرصے چند
دریغا رهبرِ داننده در پیش — دلِ من هم براں گمراهیِ خویش
چو من خود را زنخ یکسو فگندم — گنه بر دامنِ رهبر چه بندم

۶ - ازامیدان بهرساماً حج = اُمیداماں بهرستاً = زاُمیدواماں بهرب ۸ - بچشم آں هر دو ستاً = بچشم هر دو حجاً ع = بچشم هر دو ساماً حج ب ع ۱۳ - حرف تباهم ب -

ندیدم پی بهر جانب که راندم ز همراهان و رهبر دور ماندم
به بی آبی چو گم شد اشترِ مست بقربان داد پیش از تردیه دست
پس از من هر که آید یا گر آید پی اندر پی رسد آنجا که شاید
مرا این غول نفسِ دیو پندرا فگند اندر خرابهائے بسیار
کنون زین بادیه تا کاروانم مگر کرگس رساند استخوانم
ولے باہمه امید دارم که غافل نیست رهبر از شمارم
ز صالح ناقه گر تنگ زد بفرسنگ برآرد ناقهٔ خود صالح از سنگ
بزی کو راه جُست از پیش و از پس عصائے راهِ او چوبِ شبان بس
شدم تسلیم پس او داند و پیش که من این ره نیارم رفتن از خویش
بدو فضلِ خدا ایم کرد تسلیم هم او صدقِ دیم بخشد به تعلیم
خداوندا بسوئے رهنمایم که با این ره نما سوئے تو آیم
همه کس حاجتے آرند در پیش چه حاجت من که گویم حاجتِ خویش

نمی خواهم ز تو بخشی چو هر کس
تو خسرو را چه مے بخشی همان بس

۱- بازماندم سا سا حج ع حج = نیز ماندم ب ۲- بقربان داشت ب ۳- هرجا که خواهد ب ۴- دیو کردار سا
۸- بزے کو می جهد = بز کو را [illegible] سا ۹- شدم تسلیم پیر او داند و پیش سا حج حج ع ب ۱۰- صدق دیم
سا سا ب ۱۳ ابخشش چو هر کس سا سا ع حج ب —

تاریخ طبع مثنوی دَوَلرانی و خضرخاں از حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری

الا اے آنکه داری مایۂ ذوق
بخواں ایں دفترِ افسانۂ شوق

بہ بیں ایں قصّۂ نغزِ کہن را
بہ بیں نیرنگیِ رنگِ سخن را

بہ بیں اندازِ سحرِ سامری چیست ؟
بہ بیں اعجازِ فنِّ شاعری چیست ؟

بہ بیں تا خامۂ خسرو چه چیزست ؟
که در مصرِ سخن همچوں عزیزست

سوادِ او زُلالِ زندگانی ست
که آبِ خضر در ظلمت نهانی ست

اگرچه آں صوفیِ اندر گلیم ست
ولیکن طورِ معنی را کلیم ست

کلامش در بلندی عرش پیماے
فروتر نهد از بامِ فلک پاے

چو طوطی شکّر افشانیش مشهور
بشیرینی گرَو بُرد از لبِ حُور

ازاں مشهور در ایرانیاں ست
که خسرو طوطیِ هندوستان ست

مسلّم نزدِ استادانِ نامی ست
که شاهِ مثنوی گویاں نظامی ست

چرا کو در سخن عالی مقام ست
جهانِ نظم را از وے نظام ست

جوابش گرچه افزوں از حساب ست
هنوز آں خمسۂ او لاجواب ست

ولے بعد از نظامی خسروِ ماست
که در ملکِ سخن مسند برآراست

زبانش ملکِ معنی کرد تسخیر
به تیغِ هندیِ خود شد جهانگیر

باقلیمِ سخن سکہ رواں کرد — زمینِ شعر رشکِ آسماں کرد
جوابِ خمسۂ نظمِ نظامی — نوشت و داد دادِ خوش کلامی
مگر چوں پیروِ نقشِ دگر بود — نہ بتوانست چیزے برسرے افزود

بطرزِ نو وے ایں قصہ بنگاشت — کہ اہلِ قصہ در پیشِ نظر داشت
بہ پیشِ گل کہ بلبل نغمہ خواند — چناں اندر زمستاں کے تواند
بہ پیشِ شمع پروانہ شود تیز — بجولانِ تماشا گرم مہمیز
زپیراں ایں مثل باشی شنیدہ — "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"
ازاں ایں نظم را رنگِ دگر شد — ز دیگر مثنویہا خوب تر شد
نوآئیں شد ہر ایں افسانہ را ساز — مےِ ہندی ست اندر جامِ شیراز
دولرانی خضرخاں زندہ گشتند — ز نظمِ خسروی پائندہ گشتند
بداد از چشمۂ شیریں زبانی — خضر را خود زلالِ زندگانی
مپندار ایں کہ افسانہ طرازی ست — بعبرت بیں کہ رمزِ عشقبازی ست

پئے تاریخِ طبعش گفت اسلم
دولرانی و خضر آباد باہم
۱۹۱۶ء